عمران سیریز
پرنس شاما
مظہر کلیم ایم اے

اسی طرح ایک خط میں نہ شہر کا نام درج ہے اور نہ ہی قاری کا۔ باقی جو
خطوط جگہ کی تنگی کی وجہ سے شائع ہونے سے رہ گئے ہیں ان میں پشاور
سے محمد ناصر، روہیلانوالی سے محمد رمضان عطاری، دنیہ سے حبیب
الرحمان، اسلام نگر سے حافظ محمد وسیم اکرم، بدوملہی سے رضوان
فرید، واہ کینٹ سے سیفل احمد سیفی اور ایم اے صدیقی، لاہور سے
عبداللہ اور ان کے ساتھی، دیپال پور سے سہیل احمد، راولپنڈی سے
محمد اسلم شاہد، بھلوال سے توصیف احمد، عبداللہ اور شہداد کوٹ شہر
سے عمران حیدر۔ کیماڑی کراچی سے جواد شہزادہ، بورے والا سے محمد
التماس یونس، لاہور سے عاصم محمود، سکردو بلتستان سے غلام حیدر
آتش، لکی مروت سے فضل کریم، گاؤں دوپیری ضلع گجرات سے ایم
احسن اعوان۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ہوٹل گرانڈ کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر وہ اسے
ایک طرف بنی ہوئی وسیع و عریض پارکنگ کی طرف لے گیا۔ اس
نے کار خالی جگہ پر پارک کی۔ اور پھر نیچے اتر کر کار لاک کی اور
پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف
بڑھتا چلا گیا۔ اس کے جسم پر اس وقت سلیقے کا لباس تھا اور اس
لباس میں وہ خاصا وجیہہ اور سمارٹ نظر آرہا تھا۔ ہال میں داخل ہو کر
اس نے ایک نظر ہال پر دوڑائی۔ ہال تقریباً بھرا ہوا تھا۔ البتہ آخری
کونے میں دو تین میزیں خالی تھیں لیکن اس کے باوجود ہال میں کوئی
شور نہ تھا۔ سب لوگ سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے اور باوردی
ویٹر چابکدستی سے مختلف میزوں کے درمیان گھومتے پھر رہے تھے۔
ہال میں موجود افراد کے لباس اور ان کے انداز بتا رہے تھے کہ وہ
سب دارالحکومت کے اعلیٰ طبقے کے لوگ ہیں۔ ان میں عورتیں بھی

تھیں اور مرد بھی۔ عمران سرہلاتا ہوا آخری کونے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ایک خالی میز کے گرد پڑی ہوئی کرسی کو ہٹا کر ایڈجسٹ کیا اور پھر اطمینان سے اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ایک ویٹر اس کے قریب آیا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مینو کارڈ اس کے سامنے رکھ دیا اور خود پنسل اور نوٹ بک لے کر کھڑا ہو گیا۔

"ایک گلاس شربت مینگو لے آؤ"...... عمران نے کارڈ کو دیکھے بغیر سنجیدہ لہجے میں ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے بغیر حیرت ظاہر کئے ہاتھ بڑھا کر مینو کارڈ اٹھایا اور واپس مڑ گیا تو عمران کی آنکھیں سرچ لائٹس کی طرح چاروں طرف اپنے حلقوں میں گھومنے لگیں۔ اس نے اپنے طور پر یہ مذاق کیا تھا لیکن ویٹر نے جو رسپانس دیا تھا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں واقعی شربت مینگو سرو کیا جاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ویٹر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹرے پر ایک گلاس رکھا ہوا تھا جو تین چوتھائی سنہرے رنگ کے مشروب سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں گلاس اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ کیا ہے"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شربت مینگو۔ آپ نے اس کا آرڈر دیا تھا جناب"...... ویٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ تو کوئی شراب ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سٹار وہسکی ہے جناب۔ اسے ہی کوڈ میں شربت مینگو کہا جاتا ہے"...... ویٹر نے اسے اس انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا جیسے عمران پہلی بار کسی بڑے ہوٹل میں آیا ہو۔

"کون کہتا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سب کہتے ہیں جناب۔ یہاں ہال میں شراب کی سپلائی قانونی طور پر ممنوع ہے اس لئے شربت پیش کئے جاتے ہیں"...... ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لے جاؤ اور میری طرف سے تم پی لو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔ میں شراب نہیں پیتا۔ بہرحال آپ جو آرڈر دیں آپ کے آرڈر کی تعمیل ہو گی"...... ویٹر نے مینو کارڈ ایک بار پھر اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ البتہ اس نے شراب کا گلاس اٹھا کر ٹرے میں رکھ لیا تھا۔

"اگر میں کہوں کہ میرے سر پر جوتیاں مارو تو تم کیا کرو گے"۔ عمران نے کہا تو اس بار ویٹر بے اختیار آہستہ سے ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کے اس آرڈر کی تعمیل کی جائے"...... ویٹر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم مجھے پہچانتے ہو۔ کیسے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ ہوٹل گرانڈ میں بہت کم آتا تھا۔

"میں ہوٹل شیرٹن میں طویل عرصہ رہا ہوں اور آپ وہاں اکثر

آتے جاتے رہتے تھے"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر ہاٹ کافی لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"اب مزید کیا کیا جا سکتا ہے سوائے ہاٹ کافی پینے کے"۔ عمران نے آنکھیں بند کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں"...... اچانک ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو کرسی کے ساتھ ایک نوجوان لڑکی موجود تھی۔ لڑکی مقامی تھی لیکن اس کا لباس اور انداز بتا رہا تھا کہ اس کا تعلق بھی اعلیٰ طبقے سے ہے۔

"تشریف رکھیں۔ آپ کو بیٹھنے سے کون منع کر سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ میرا نام رافعہ ہے"...... لڑکی نے بڑے ناز بھرے لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میرا نام پرنس ٹمبکٹو ہے"...... عمران نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"پرنس ٹمبکٹو۔ کیا مطلب"...... رافعہ نے حیران ہو کر کہا۔

"مطلب تو آج تک مجھے بھی نہیں معلوم ہو سکا حالانکہ بے شمار ڈکشنریاں چھان ماریں۔ لغات کا مطالعہ کر لیا لیکن ٹمبکٹو کا معنی کہیں نظر نہیں آیا۔ البتہ پرنس کا معنی ہر جگہ لکھا ہوا نظر آیا ہے اور

میرے لئے اتنا ہی کافی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ دلچسپ آدمی ہیں۔ میرے ڈیڈی ڈونش بینک کے چیئرمین ہیں"...... رافعہ نے کہا۔

"ڈونش بینک۔ کیا یہ بینک کارمن میں ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔ ویسے اس نے پہلی بار اس بینک کا نام سنا تھا۔

"جی ہاں"...... رافعہ نے مختصر سا جواب دیا۔ اسی لمحے ویٹر نے میز پر کافی کے برتن لگانے شروع کر دیئے۔

"مس رافعہ جو آرڈر دیں وہ لے آؤ اور فکر مت کرو۔ یہ ڈونش بینک کے چیئرمین کی صاحبزادی ہیں اس لئے ان کا دیا ہوا چیک ڈس آنر نہیں ہو گا۔ کیوں مس رافعہ"...... عمران نے کہا تو رافعہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔ ویٹر کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"میں تو آپ کی مہمان ہوں اس لئے چیک آپ کو دینا ہو گا"۔ رافعہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ آپ مجھے دے دینا میں ویٹر کو دے دوں گا"۔ عمران نے کہا تو رافعہ نے ویٹر کو اپنے لئے بھی ہاٹ کافی لانے کا کہہ دیا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران نے اس دوران کافی کی پیالی تیار کی اور اسے رافعہ کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ نہیں۔ آپ لیں"...... رافعہ نے تکلف کرتے ہوئے کہا۔

"یہ نسوانی کافی ہے اس لئے آپ لیں"....... عمران نے کہا تو رافعہ بے اختیار چونک پڑی ۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"نسوانی کافی ۔کیا مطلب"....... رافعہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خواتین بھی جذباتی طور پر ہاٹ ہوتی ہیں"....... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو رافعہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اور مرد کیا ہوتے ہیں"....... رافعہ نے کافی کی پیالی کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"کافی جیسے ۔جس کا ذائقہ خاصا کڑوا ہوتا ہے"....... عمران نے جواب دیا تو رافعہ ایک بار پھر ہنس پڑی ۔اسی لمحے ویٹر واپس آیا اور اس نے ایک اور ہاٹ کافی کے برتن میز پر لگائے اور واپس مڑ گیا۔

"پرنس ۔آپ کیا کرتے ہیں"....... رافعہ نے پوچھا۔

"خوشامد"....... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو رافعہ کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"خوشامد ۔کیا مطلب ۔یہ کیا پیشہ ہوا"....... رافعہ نے کافی کی چسکی لے کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انتہائی کامیاب پیشہ ہے ۔اپنے ڈیڈی کنگ ٹمبکٹو کی خوشامد کرتا ہوں تو کنگ خزانوں کے منہ کھول دیتے ہیں ۔کسی خاتون کی خوشامد کی جائے تو وہ خوش ہو کر ہاٹ کافی منگوا لیتی ہے"۔ عمران

نے جواب دیا تو رافعہ بے اختیار ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"مس ۔آپ کی کال ہے"....... اچانک ویٹر نے قریب آ کر کارڈلیس فون پیس رافعہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"....... رافعہ نے چونک کر کہا اور فون پیس لے کر اس نے اس کا بٹن پریس کیا اور اسے آن کر دیا۔

"یس ۔رافعہ بول رہی ہوں"....... رافعہ نے دبی آواز میں کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں ۔میرے کمرے میں آجاؤ۔ تمہارا کام ہو گیا ہے"....... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ عمران چونکہ اسی میز پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے ہلکی سی آواز اس کے کانوں میں بھی پہنچ گئی تھی۔

"اوکے ۔میں آ رہی ہوں"....... رافعہ نے کہا اور فون آف کر کے میز پر رکھ دیا۔

"سوری پرنس ۔مجھے ایک ضروری کام ہے"....... رافعہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"وہ ڈونش بینک کا چیک تو دیتی جائیں ورنہ اس ویٹر نے جو ابھی مسکرا رہا تھا بھوت کی طرح چہرہ بگاڑ لینا ہے"....... عمران نے کہا تو رافعہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"بے فکر رہیں ۔کاؤنٹر پے منٹ کر دوں گی"....... رافعہ نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی ۔اس نے کاؤنٹر مین سے کچھ کہا اور پھر تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران اطمینان سے بیٹھا کافی سپ کر رہا تھا۔ پھر اس نے کافی کی

پیالی خالی کر کے میز پر رکھی ہی تھی کہ ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا آیا۔ اس نے فون پیس اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر برتن اٹھا کر ٹرالی میں رکھنے شروع کر دیئے۔

"کیا تم اسے جانتے ہو"...... عمران نے ویٹر سے کہا تو ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ دو روز سے اپنے غیر ملکی ساتھی کے ساتھ اسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں"...... ویٹر نے آہستہ سے جواب دیا۔

"کس ملک کا ساتھی پسند آیا ہے اسے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کارمن کا لگتا ہے جناب"...... ویٹر نے کہا اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے بھی اسی جواب کی توقع تھی۔ وہ ویسے ہی گھومتے پھرتے ادھر آ نکلا تھا۔ ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اور عمران کا موڈ گھومنے پھرنے کا بن گیا تھا اس لئے کار لے کر فلیٹ سے نکل پڑا تھا۔ اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ وہ اب واپس فلیٹ پر جائے یا کسی ممبر کے فلیٹ پر کہ اچانک وہ چونک پڑا۔ اس نے لفٹ میں سے رافعہ اور اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے کارمن نژاد نوجوان کو نکلتے دیکھا۔ ان دونوں کا رخ بیرونی دروازے کی طرف تھا لیکن ان دونوں نے ایک نظر عمران کی طرف دیکھا اور رافعہ کے چہرے پر دور سے ہی مسکراہٹ تیرتی نظر آ گئی تھی اور پھر وہ دونوں مین گیٹ سے

باہر چلے گئے۔ عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر میز پر پڑے ہوئے ایش ٹرے کے نیچے رکھا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر آ کر وہ پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ البتہ اس نے رافعہ اور انتھونی کو ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف جاتے دیکھ لیا تھا لیکن اس نے توجہ نہ کی اور اپنی کار لے کر وہ گیٹ سے باہر آیا اور اس نے کار کا رخ اس سڑک کی طرف کر دیا جہاں سے وہ دانش منزل جا سکتا تھا۔ اس کا اچانک موڈ دانش منزل جانے کا بن گیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ دانش منزل جانے والی سڑک پر پہنچتا اسے فٹ پاتھ پر پیدل چلتی ہوئی رافعہ نظر آ گئی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے لاشعوری طور پر کار کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر رافعہ ایک انٹرنیشنل کوریئر سروس کے آفس میں داخل ہو گئی تو عمران کے ذہن میں بے اختیار گھنٹیاں سی بج اٹھیں۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں روکی اور کار کی سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس نے اس میں سے ماسک میک اپ باکس نکالا اور پھر اس میں سے ایک ماسک نکال کر اس نے اسے سر اور منہ پر چڑھایا اور بیک مرر میں دیکھ کر دونوں ہاتھوں سے اسے ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کا حلیہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا۔ اس نے کار میں بیٹھے بیٹھے کوٹ اتارا اور اسے پلٹ کر پہن لیا۔ اب کوٹ کا نہ صرف رنگ بدل چکا تھا بلکہ اس کا ڈیزائن بھی۔ پھر عمران کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز تیز

قدم اٹھاتا اس کوریئر سروس کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ آفس خاصا بڑا تھا۔ اس کے تین کاؤنٹر تھے اور پھر ایک کاؤنٹر پر اسے رافعہ کھڑی نظر آ گئی۔ وہ کاؤنٹر بوائے سے رسید لے رہی تھی۔ رسید لے کر وہ مڑی اور اس نے ایک نظر عمران پر ڈالی جو اس کاؤنٹر کی طرف ہی بڑھ رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں شناسائی کی چمک نہ ابھری اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"جی صاحب فرمائیے"....... کاؤنٹر بوائے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مینجر کہاں بیٹھتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"جی دائیں ہاتھ راہداری میں ان کا آفس ہے"....... کاؤنٹر بوائے نے جواب دیا تو عمران تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ راہداری میں مڑ گیا۔ وہاں واقعی شیشے کا ایک دروازہ موجود تھا جس پر مینجر ندیم انصاری کی پلیٹ موجود تھی۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ ندیم انصاری ادھیڑ عمر آدمی تھا جو فون پر کسی سے بات کر رہا تھا اور اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تشریف رکھیں جناب"....... ندیم انصاری نے سیدھے ہو کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران میز کی دوسری طرف کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک کارڈ نکال کر مینجر کے سامنے رکھ دیا۔ مینجر نے کارڈ اٹھا کر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"سپیشل پولیس۔ اوہ جناب فرمائیے"....... مینجر نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی ایک خاتون نے جن کا نام مس رافعہ ہے کاؤنٹر نمبر تین پر کوئی بکنگ کرائی ہے۔ سپیشل پولیس کو اس بارے میں تفصیل چاہئے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... مینجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر چند نمبر پریس کر دیئے۔

"اسلم صاحب۔ کیا آپ کے کاؤنٹر پر کسی خاتون مس رافعہ نے کوئی بکنگ کرائی ہے"....... مینجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ پیکٹ اور رجسٹر میرے پاس لے آئیں"۔ مینجر نے دوسری طرف کی بات سن کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کارمن کے لئے ایک چھوٹا سا پیکٹ مس رافعہ کی طرف سے بک ہوا ہے جناب"....... مینجر نے رسیور رکھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کاؤنٹر بوائے ہاتھ میں ایک بکنگ رجسٹر اور ایک چھوٹا سا پیکٹ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر عمران کی طرف دیکھا اور رجسٹر اور پیکٹ اس نے مینجر کے سامنے رکھ دیئے۔

"آپ جائیں اور دوسرے رجسٹر پر بکنگ شروع کریں۔ اسے یہیں کلوز کر دیا جائے گا"....... مینجر نے کاؤنٹر بوائے سے کہا۔

"یس سر"....... کاؤنٹر بوائے نے کہا اور واپس چلا گیا۔ مینجر نے

ایک نظر رجسٹر کو دیکھا اور پھر اسے اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔
عمران نے دیکھا کہ رجسٹر پر آخری انٹری مس رافعہ کی طرف سے تھی
اس کا ایڈریس ہوٹل گرانڈ کمرہ نمبر دو سو دو درج تھا اور پیکٹ کارمن
بھجوایا جانا تھا۔ کارمن میں اس کو وصول کرنے والے کا نام اور
ایڈریس یوگارڈو تھرٹین تھوبی مینشن کارمن درج تھا۔ عمران نے
دونوں پتوں کو غور سے دیکھا اور پھر رجسٹر اٹھا کر اس نے واپس
رکھا اور پیکٹ اٹھا لیا۔ یہ چھوٹا سا ڈبیہ نما پیکٹ تھا اور پیکٹ پر لکھے
ہوئے ایڈریس وہی تھے جو رجسٹر میں درج تھے۔ عمران نے پیکٹ
کو کھولنا شروع کر دیا۔ مینجر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے پیکٹ
کھولا تو اندر ایک گتے کی ڈبیہ تھی۔ اس نے ڈبیہ کھولی تو بے اختیار
چونک پڑا کیونکہ ڈبیہ کے اندر ایک انگوٹھی تھی جس پر نگ کی جگہ
سچا موتی لگا ہوا تھا۔ عمران نے غور سے انگوٹھی کو اوپر نیچے سے دیکھا
انگوٹھی عام سی تھی۔ عمران نے غور سے اس سچے موتی کو دیکھا لیکن
وہ بھی عام سا تھا۔ کافی دیر تک انگوٹھی کی چیکنگ کرنے کے بعد اس
نے ایک طویل سانس لے کر انگوٹھی واپس ڈبیہ میں بند کر دی۔
اس نے انگوٹھی کے رنگ کو بھی چیک کیا تھا لیکن یہ اندر سے
کھوکھلا نہ تھا اور کوئی مشکوک بات سامنے نہ آئی تھی۔ عمران نے
انگوٹھی واپس ڈبیہ میں رکھ کر اس نے ڈبیہ مینجر کے آگے رکھ دی۔
" ٹھیک ہے۔ آپ کے تعاون کا شکریہ۔ آپ اسے دوبارہ پیک
کر کے بھجوا دیں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" ہم صاف ستھرا کام کرتے ہیں جناب اور ہمیشہ حکومت سے
تعاون کرتے رہتے ہیں"...... مینجر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور عمران
اس کا شکریہ ادا کر کے واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آفس سے باہر آ
گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک بار پھر دانش منزل کی طرف اڑی
چلی جا رہی تھی۔ اسے اب اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ خواہ مخواہ ہر
کسی پر شک کرنے کا عادی ہوتا جا رہا ہے لیکن اس کے باوجود نجانے
کیا بات تھی کہ اس کی چھٹی حس مسلسل خطرے کا الارم دے رہی
تھی لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ دانش منزل میں
داخل ہونے سے پہلے اس نے ماسک میک اپ اتار دیا تھا۔ تھوڑی
دیر بعد عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک
زیرو اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔
" آج بڑے دنوں بعد دانش منزل یاد آئی ہے آپ کو عمران
صاحب"۔ سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" جب تک بیٹری کام کرتی رہتی ہے گاڑی چلتی رہتی ہے۔ جب
بیٹری ڈاؤن ہو جاتی ہے تو اسے چارج کرانے کے لئے دانش منزل کا
رخ کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو
بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری
کے نمبر پریس کر دیئے۔
" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"کارمن کا رابطہ نمبر دیں اور اس کے دارالحکومت کا بھی"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبر بتا دیئے گئے تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہربرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف سپیکنگ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"دارالحکومت میں کوئی تھوبی مینشن نام کی عمارت ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ بڑا مشہور بزنس پلازہ ہے"...... ہربرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک ایڈریس نوٹ کرو۔ یوگارڈو تھرٹین تھوبی مینشن۔ اس ایڈریس پر پاکیشیا سے ایک مقامی خاتون مس رافعہ نے گرانڈ ہوٹل سے ایک پیکٹ نیشنل کوریئر سروس کے ذریعے بھیجا ہے۔ اس پیکٹ میں سچا موتی لگی ہوئی ایک انگوٹھی ہے۔ یہ خاتون کارمن سے پاکیشیا آئی ہے اور اس کے ساتھ ایک کارمن نژاد نوجوان بھی ہے جس کا نام انتھونی ہے۔ اس یوگارڈو، انتھونی اور رافعہ کے بارے میں تفصیلات حاصل کر کے رپورٹ دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کہا تو ہے کہ بیٹری ڈاؤن ہو گئی ہے اس کو چارج کرانا ہے اور اس بیٹری کا چارجر وہ چھوٹا سا چیک ہے جو تم دیتے ہو اور ظاہر ہے تم نے چارجر بغیر کسی وجہ سے تو دینا نہیں اس لئے مجبوراً کوئی نہ کوئی کیس بنانا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ زبردستی کیس بنانے پر تلے ہوئے ہیں لیکن آخر اس کی کوئی بنیاد تو ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے ہوٹل گرانڈ میں جانے سے لے کر یہاں پہنچنے تک کی ساری کارروائی بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ آپ کے ذہن کی بیٹری واقعی فیل ہو گئی ہے"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جب میں خود اعتراف کر رہا ہوں تو پھر واقعی کا کیا مطلب"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ انہیں یقیناً آپ کے بارے میں پہلے سے معلوم ہو گا اور آپ جب ہوٹل گرانڈ میں گئے ہوں گے تو وہ چونک پڑے

ہوں گے اس لئے آپ کو ڈاج دینے کے لئے رافعہ کو آپ کی میز پر بھجوایا گیا اور پھر یقیناً انہیں آپ کے تعارف کا بھی علم ہو گیا ہو گا اس لئے رافعہ کو عام سی انگوٹھی دے کر بھجوا دیا گیا جبکہ اصل کام اس انتھونی نے کرنا ہو گا اور اب آپ دیکھیں کہ ہربرٹ کی طرف سے یہی رپورٹ آئے گی کہ تھوبی مینشن میں کوئی یو گارڈو موجود نہیں ہے اور نہ ہی کوئی انتھونی اور رافعہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ ہنس رہے ہیں جبکہ آپ دیکھیں گے کہ ایسا ہی ہو گا جیسے میں نے کہا ہے"...... بلیک زیرو نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو اس لئے ہنس رہا ہوں کہ میں تو چھوٹا سا چیک بنانے کے لئے خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ کرتا پھر رہا ہوں جبکہ تم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ چیک واقعی دو گے اور یہ میرے لئے خوشی کی بات ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے یہاں"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی کہ خود سلطان رعایا کو یاد کرے اس کا مطلب ہے کہ خلعت فاخرہ اور پچاس گاؤں کا انعام آج ہی ملے

گا"...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"میں نے پہلے تمہارے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ پھر یہاں کیا ہے۔ انتہائی اہم مسئلہ درپیش ہے۔ تم فوراً میرے آفس آ جاؤ"۔ دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سرسلطان اب بالغ ہوتے جا رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"سرسلطان نے آپ کی باتوں سے بچنے کا یہ اچھا نسخہ سوچا ہے کہ بات کی اور رسیور رکھ دیا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہربرٹ کی طرف سے کوئی رپورٹ آئے تو رسیو کر لینا اور جولیا کو فون کر کے کہہ دو کہ ہوٹل گرانڈ کے کمرہ نمبر دو سو دو میں رافعہ اور انتھونی کی نگرانی کریں لیکن صرف نگرانی۔ شاید چیک لینے کی واقعی کوئی صورت نظر آ جائے"...... عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جب وہ سرسلطان کے آفس میں داخل ہوا تو سرسلطان اپنے آفس میں بے چینی سے ٹہل رہے تھے۔ ان کے چہرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے کمرے میں داخل ہو کر بڑے خشوع خضوع سے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ ادھر ریٹائرنگ روم میں آ جاؤ۔ جلدی"۔

سرسلطان نے چونک کر اور انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور خود بھی تیزی سے ریٹائرنگ روم کی طرف بڑھ گئے ۔ عمران ان کی سنجیدگی دیکھ کر خود بھی سنجیدہ ہو گیا تھا کیونکہ وہ سرسلطان کی فطرت جانتا تھا کہ وہ عام حالات میں اس قدر پریشان نہیں ہوتے تھے ۔

" عمران بیٹے ۔ پاکیشیا میں آئندہ ماہ ایک انتہائی اہم سربراہ کانفرنس ہو رہی ہے جس میں تمام مسلم ممالک کے سربراہ شرکت کر رہے ہیں اور چونکہ تمام سربراہوں کی سیکورٹی کا ذمہ دار پاکیشیا ہے اس لئے اس بارے میں انتہائی وسیع و عریض انتظامات کئے گئے ہیں ۔ ملٹری انٹیلی جنس اور سول انٹیلی جنس کے ساتھ ساتھ ملٹری کی کئی تنظیمیں اس کام پر مامور کر دی گئی ہیں لیکن آج ہی ایک افریقی مسلم ملک کاٹرے کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ اس کانفرنس کے دوران ان کے سربراہ ہزہائی نس گوڈے کو ہلاک کرنے کی سازش کی جا رہی ہے ۔ یہ اطلاع مجھے ایک اور افریقی ملک والٹا کے چیف سیکرٹری کی طرف سے بھجوائی گئی ہے ۔ اس اطلاع نے مجھے شدید پریشان کر دیا ہے کہ اگر ایسا واقعہ یہاں ہو گیا تو پاکیشیا کو اس کے انتہائی خوفناک نتائج بھگتنا پڑیں گے "...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک فائل نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی ۔ عمران نے فائل کھولی تو اس میں صرف ایک کاغذ تھا جسے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ۔ سرسلطان خاموش بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان کے چہرے پر تشویش کے تاثرات

نمایاں تھے ۔

" اس میں تو بس ایک مبہم سی اطلاع ہے ۔ کوئی تفصیل نہیں ہے " ۔ عمران نے فائل بند کرتے ہوئے کہا ۔

" میں نے والٹا کے چیف سیکرٹری سے فون پر بات کی ہے ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ان کی سرکاری ایجنسی کے چیف گوسام کو اطلاع جنوبی ایکریمیا کے ملک فاک لینڈ سے ملی ہے ۔ فاک لینڈ جنوبی بحر اوقیانوس میں دو جڑے ہوئے جزائر پر مشتمل ہے اور یہاں گریٹ لینڈ کی حکومت ہے ۔ انہوں نے بتایا کہ فاک لینڈ کے ایک ہوٹل ڈاپن کے ایک کمرے میں چار افراد کی میٹنگ چیک کی گئی ہے ان افراد کا تعلق فاک لینڈ کے ایک سینڈیکیٹ سے ہے جسے وہاں فاگو سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے ۔ یہ سینڈیکیٹ پورے فاک لینڈ پر چھایا ہوا ہے اور انتہائی خطرناک ہے ۔ اس میٹنگ کے دوران باقاعدہ اس بات پر ڈسکس کی گئی کہ پاکیشیا میں ہونے والی سربراہی کانفرنس میں ہزہائی نس گوڈے کو ہلاک کیا جانا ہے ۔ یہ اطلاع چونکہ بے حد اہم تھی اس لئے ہمیں پہنچا دی گئی "...... سرسلطان نے کہا ۔

" تو اس میں اتنی پریشانی کی کیا بات ہے ۔ آپ نے بہرحال سربراہوں کی حفاظت کے جو انتظامات کئے ہوں گے انہیں مزید سخت کر دیجئے اور خاص طور پر ہزہائی نس گوڈے کے حفاظتی انتظامات کو "...... عمران نے جواب دیا تو سرسلطان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔

"انتظامات کی فائل میں لے آتا ہوں ۔ تم پہلے انہیں دیکھ لو پھر بات ہو گی"...... سر سلطان نے کہا اور اٹھ کر خود ہی ریٹائرنگ روم سے باہر چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک فائل موجود تھی ۔ انہوں نے فائل عمران کی طرف بڑھا دی اور عمران نے فائل کھول کر پڑھنا شروع کر دی ۔ فائل خاصی ضخیم تھی اس لئے سرسری طور پر وہ چیک کر رہا تھا ۔ پھر کاٹرے کے سربراہ کے بارے میں جو انتظامات کئے گئے تھے انہیں اس نے بغور پڑھا اور پھر فائل بند کر دی ۔

" اس سے زیادہ فول پروف انتظامات اور کیا ہو سکتے ہیں ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ پاکیشیا کی عزت پر انشاء اللہ کوئی حرف نہیں آئے گا"۔ عمران نے کہا۔

" کانفرنس میں ابھی ایک ماہ باقی ہے اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اس سازش کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کر دو تاکہ مکمل طور پر اطمینان ہو جائے "...... سر سلطان نے کہا۔

" ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں چیف کے نوٹس میں لے آتا ہوں ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر سلطان کے چہرے پر اتنی تیزی سے اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کہ عمران خود حیران رہ گیا۔

" شکریہ عمران بیٹے ۔ تمہاری اس بات نے میری تمام بے چینی دور کر دی ہے ۔ اب میں مطمئن ہوں"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ بزرگ ہیں اس لئے آپ کو سمجھانا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے ۔ انسان تو غلطی کر سکتا ہے اور میں اور میرے ساتھی بہرحال انسان ہیں ۔ اصل اطمینان تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ تم جس معاملے میں بھی ہاتھ ڈالو گے اس معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ضرور ہو گی"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

ایک ہال نما کمرے میں ایک مستطیل شکل کی میز کے گرد چار افراد موجود تھے۔ ان کا رنگ و روپ بتا رہا تھا کہ وہ ایکریمین نژاد ہیں ایک اونچی پشت والی کرسی خالی تھی۔ یہ چاروں ادھیڑ عمر تھے لیکن قدوقامت اور جسامت بتا رہی تھی کہ ادھیڑ عمری نے ان پر اپنے اثرات نہیں ڈالے۔ وہ چاروں خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ ہال نما کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بھی چوڑا تھا اور چہرے پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے سر پر سیاہ رنگ کی مخصوص انداز کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ چاروں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھیں"...... آنے والے نے بھاری لہجے میں کہا اور خود بھی

خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ بریف کیس اس نے کرسی کی سائیڈ پر زمین پر رکھ دیا تھا۔ اس کے بیٹھتے ہی وہ چاروں افراد بھی بیٹھ گئے۔

"آپ سب کو اس میٹنگ میں اس لئے کال کیا گیا ہے کہ فاگو کو ایک انتہائی اہم مشن ملا ہے اور یہ مشن ہمارے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ مشن ہمیں آنگالا کے پرنس شاما نے خصوصی طور پر دیا ہے اور اس مشن کی کامیابی کے بعد فاگو سینڈیکیٹ کو نہ صرف کثیر دولت ملے گی بلکہ ساتھ ساتھ آنگالا اور کاٹرے میں بھی فاگو سینڈیکیٹ کو بے شمار مراعات دی جائیں گی"...... بعد میں آنے والے نے اپنے مخصوص بھاری لہجے میں کہا۔

"چیف۔ اس مشن کی تفصیلات کیا ہیں"...... ایک آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں اس طرف آ رہا تھا۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ کاٹرے اور آنگالا پہلے ایک ہی ملک تھا لیکن بعد میں یہ دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے جبکہ آنگالا کے پرنس یہ چاہتے ہیں کہ کاٹرے جس طرح علیحدہ ہوا ہے اسی طرح دوبارہ آنگالا میں شامل ہو جائے لیکن کاٹرے ایک مسلم ملک ہے کیونکہ وہاں مسلمانوں کی آبادی کثرت میں ہے جبکہ آنگالا میں مسلمانوں کی تعداد خاصی کم ہے اس لئے کاٹرے کو مسلم بلاک کی پشت پناہی حاصل ہے اور اس کی وجہ کاٹرے کے سربراہ گوڈے ہیں۔ وہاں جو اپوزیشن پارٹی ہے وہ بھی مسلمان ہیں لیکن وہ چاہتے ہیں کہ آنگالا کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ اس کی اصل

وجہ یہ ہے کہ آنگالا اپنے خصوصی جنگلات اور معدنیات کی وجہ سے
انتہائی امیر ملک ہے جبکہ کاٹرے غریب ملک ہے۔ اس طرح وہ
چاہتے ہیں کہ آنگالا کی دولت سے کاٹرے کے عوام بھی مستفید ہوں
جبکہ آنگالا کا پرنس شاما غیر مسلم ہے۔ وہ کاٹرے پر اس لئے قبضہ کرنا
چاہتا ہے کہ اس کے اسلامی تشخص کا خاتمہ کر کے اسے اپنے تحت کیا
جائے اور اس کی خفیہ دھات جو پہاڑوں میں مدفون ہے اس سے
آنگالا کے عوام کو مستفید کیا جائے اور یہ بات طے ہے کہ اگر کاٹرے
کے سربراہ گوڈے کو ہلاک کر دیا جائے تو وہاں اپوزیشن پارٹی برسر
اقتدار آجائے گی کیونکہ گوڈے کے تمام امراء اور وزراء درپردہ ہماری
دولت کی وجہ سے اپوزیشن پارٹی کے سربراہ بوگے نے خرید رکھے ہیں
لیکن چونکہ عوام میں سربراہ گوڈے بے حد مقبول ہے اس لئے وہ
اس کے خلاف اپنے ملک میں کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ
اپوزیشن کے سربراہ جناب بوگے اور پرنس شاما دونوں نے سربراہ
گوڈے کی ہلاکت کا مشن فاگو سینڈیکیٹ کے خفیہ سیکشن پرل رنگ
کو دے دیا ہے لیکن یہ شرط لگائی گئی ہے کہ سربراہ گوڈے کی ہلاکت
کاٹرے سے باہر کہیں ہونی چاہئے۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ فاگو
سینڈیکیٹ ویسے تو غنڈوں اور بدمعاشوں کا سینڈیکیٹ ہے لیکن اس
کا سیکشن پرل رنگ سیکرٹ سروس کے انداز میں کام کرتا ہے اور اس
میں بہترین غیر ملکی ایجنٹس کو شامل کیا گیا ہے اور پرل رنگ نے جو
شاندار کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ اس سے نہ صرف جنوبی ایکریمیا

بلکہ ایکریمیا اور پورے یورپ میں اس کا نام کامیابی کی ضمانت سمجھا
جاتا ہے۔ ویسے کسی کو بھی نہیں معلوم کہ پرل رنگ فاگو
سینڈیکیٹ کے تحت کام کرتا ہے۔ اس مشن کے سلسلے میں جب
میری پرنس شاما سے تفصیلی بات ہوئی تو پرنس شاما نے نہ صرف
ہماری مرضی کا معاوضہ پیشگی ہمیں ادا کر دیا ہے بلکہ ہم نے ان سے
آنگالا اور کاٹرے میں بھی فاگو سینڈیکیٹ کے سلسلے میں انتہائی
مراعات حاصل کر لیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ مشن ہمارے
لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ ہم اس مشن کی تکمیل کے سلسلے میں
سوچ ہی رہے تھے کہ اچانک اطلاع ملی کہ ایشیا کے ایک ملک
پاکیشیا میں مسلم ممالک کے سربراہوں کی تین روزہ کانفرنس ہو رہی
ہے جس میں گوڈے اپنے وفد کی سربراہی بذات خود کر رہے ہیں اس
لئے میں نے گوڈے کی ہلاکت کا پاکیشیا میں فیصلہ کیا ہے۔ اب ظاہر
ہے پاکیشیا میں سربراہوں کی حفاظت کا انتہائی سخت انتظام کیا جائے
گا اس لئے پرل رنگ کے دو ایجنٹ ہم نے پاکیشیا بھجوا دیئے تاکہ
وہاں سے ان انتظامات کی فائل منگوائی جاسکے۔ پرل رنگ کے چیف
کرنل براؤن نے پرل رنگ کے دو ایجنٹوں کو اس کام کے لئے
مخصوص کیا۔ ان میں سے ایک پاکیشیائی نژاد ہے جبکہ دوسرا کارمن
نژاد ہے۔ ان دونوں نے وہاں سے فائل حاصل کر کے بھجوا دی ہے
اور یہ فائل کارمن سے ہوتی ہوئی کرنل براؤن تک پہنچ گئی ہے لیکن
ساتھ ہی ایک انتہائی اہم اطلاع بھی ملی ہے کہ پاکیشیا کی سیکرٹ

سروس جسے دنیا کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس سمجھا جاتا ہے ۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی جس کا نام عمران ہے وہ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے اور یہ سروس گو اس فائل کے مطابق حفاظتی انتظامات میں شامل نہیں ہے لیکن بہرحال یہ ایسے موقع پر کام ضرور کرتی ہے اور جب تک اس کو علیحدہ نہ کیا جائے وہاں مشن کا مکمل ہونا خاصا مشکل ہے ۔ چنانچہ اس کے لئے کرنل براؤن نے ایک مشن ترتیب دیا ہے ۔ اس مشن کے تحت پاکیشیا کے ایک بڑے سائنس دان کو فاگو سینڈیکیٹ کے افراد پاکیشیا جا کر اغوا کر لیں گے اور اپنا واضح کلیو وہاں چھوڑ آئیں گے ۔ لامحالہ اس سائنس دان کو برآمد کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس فاگو سینڈیکیٹ کے پیچھے یہاں فاک لینڈ پہنچے گی جس کے ساتھ عمران بھی ہو گا ۔ ان کا اول تو یہاں خاتمہ کر دیا جائے گا یا کم از کم انہیں اس وقت تک یہاں الجھا کر رکھا جائے گا جب تک پاکیشیا میں ہمارا مشن مکمل نہیں ہو جاتا اور یہ سارا کام فاگو سینڈیکیٹ نے کرنا ہے ۔ پرل رنگ سامنے نہیں آئے گا اس لئے یہ میٹنگ کال کی گئی ہے "۔ چیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" چیف ۔ کیا یہ ضروری ہے کہ وہ لوگ لازماً یہاں آئیں گے "۔ ایک آدمی نے کہا۔

" ہاں ۔ جس سائنس دان کو اغوا کیا جانا ہے وہ سائنس دان پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم ہے اور وہ لازماً اس کی برآمدگی پر کام کریں

گے "...... چیف نے کہا۔

" لیکن باس ۔ کیا وہ لوگ یہ نہیں سمجھیں گے کہ سینڈیکیٹ کا سائنس دان سے کیا تعلق ہو سکتا ہے ۔ اس لئے وہ لوگ کہیں پرل رنگ کا سراغ نہ لگا لیں "...... ایک اور آدمی نے کہا۔

" تمہارا یہ سوال اچھا ہے ہارڈی ۔ یہ سوال ہمارے ذہنوں میں بھی پیدا ہوا تھا اس لئے مشن میں تھوڑی سی ترمیم کی گئی ہے ۔ سائنس دان کا اغوا کارمن کی ایک پرائیویٹ ایجنسی سے کرایا جائے گا ۔ اس ایجنسی کا نام راپڑ ہے اور پھر راستے میں اس ایجنسی راپڑ سے فاگو سینڈیکیٹ کے لوگ اس سائنس دان کو چھین لیں گے اور پھر اس ایجنسی سے بھاری تاوان طلب کیا جائے گا اور یہ کام فاگو سینڈیکیٹ کرتا رہتا ہے "...... چیف نے کہا۔

" یس چیف ۔ یہ بہترین پلاننگ ہے "...... اس بار تقریباً چاروں افراد نے ہی بیک آواز ہو کر کہا تو چیف کے سنجیدہ چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" اب اس میٹنگ پر آتے ہیں ۔ آپ چاروں فاگو سینڈیکیٹ کے ماسٹرز ہیں اور چاروں فاگو سینڈیکیٹ کے علیحدہ علیحدہ سیکشنز کے کنٹرولر ہیں لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس جب یہاں آئے گی تو وہ لامحالہ فاگو کے کسی بڑے ماسٹر پر ہی ہاتھ ڈالے گی اس لئے ہم نے یہ پلاننگ کی ہے کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچے تو یہاں صرف ایک ہی ماسٹر ہو ۔ باقی تینوں ماسٹرز وقتی طور پر انڈر گراؤنڈ ہو

جائیں تاکہ پورے فاک لینڈ میں ایک ہی ماسٹر کا کنٹرول ہو اور تمام
رپورٹیں اسے ملتی رہیں اور وہی اس سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن
مکمل کرے ۔ اب آپ بتائیں کہ کس کو مرکزی حیثیت دی
جائے "۔ چیف نے کہا۔

" چیف ۔ پوزیشن ہی ایسی ہے کہ ہم سب مرکزی حیثیت حاصل
کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے اس کا فیصلہ آپ خود کر دیں ۔
ہم سب آپ کے احکام کے تابع ہیں "...... ایک ادھیڑ عمر نے کہا۔

" اوکے ۔ پھر میں اس کے لئے ماسٹر روگھو کا انتخاب کرتا ہوں اس
لئے کہ ماسٹر روگھو ایکریمیا میں طویل عرصے تک سیکرٹ ایجنسیوں
سے بھی وابستہ رہے ہیں اس لئے وہ بہتر انداز میں کام کر سکتے ہیں ۔
کیا کسی کو کوئی اعتراض ہے "...... چیف نے کہا۔

" نہیں چیف ۔ آپ کا فیصلہ ہم سب کو خوشی سے منظور ہے "۔
سب نے کہا۔

" اوکے ۔ پھر سوائے ماسٹر روگھو کے آپ سب جا سکتے ہیں ۔ جیسے
ہی ان لوگوں کی آمد کے بارے میں اطلاع ملے گی آپ کو اطلاع دے
دی جائے گی اور آپ سب فاگو سینڈیکیٹ سے لاتعلق ہو کر انڈر
گراؤنڈ ہو جائیں گے "...... چیف نے کہا تو تین افراد اٹھ کھڑے
ہوئے اور صرف ایک آدمی جو لمبے قد اور ورزشی جسم کا تھا بیٹھا رہ گیا
ان تینوں نے سلام کیا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔

" چیف ۔ آپ نے مجھ پر اعتماد کر کے مجھے خرید لیا ہے ۔ میں آپ

کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اتروں گا "...... ان تینوں کے جانے کے
بعد ماسٹر روگھو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں تمہاری صلاحیتوں سے پوری طرح واقف ہوں مسٹر روگھو
اس لئے میں نے بہت سوچ سمجھ کر تمہارا انتخاب کیا ہے کیونکہ اب
تم نے سب کچھ کرنا ہے ۔ اس سائنس دان کے راپڈ سے لے کر اس
سیکرٹ سروس کے یہاں پہنچنے اور انہیں ہلاک کرنے تک ۔ لیکن
پلاننگ وہی رہے گی اور یہاں بھی تم نے اس وقت تک انہیں
روکے رکھنا ہے جب تک کہ وہاں پرل رنگ گوڈے کو ہلاک کر
دینے میں کامیاب نہیں ہو جاتا اور یہاں بھی تم نے صرف فاگو
سینڈیکیٹ کو آگے رکھنا ہے "...... چیف نے کہا۔

" یس چیف ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ لیکن یہ کب شروع ہونا ہے "۔
ماسٹر روگھو نے کہا۔

" پاکیشیا میں آئندہ ماہ کی بیس تاریخ کو کانفرنس ہونی ہے اور
انیس تاریخ کو تمام سربراہ پاکیشیا پہنچیں گے اس لئے ہم نے پلاننگ
کی ہے کہ اس ماہ کے آخری ہفتے میں سائنس دان کو اغوا کیا
جائے "...... چیف نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس ۔ یہ بہترین پلاننگ ہے "...... ماسٹر روگھو نے
کہا تو چیف نے نیچے کرسی کی سائیڈ پر پڑا ہوا بریف کیس اٹھا کر میز پر
رکھا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے ایک فائل نکالی اور ماسٹر روگھو
کی طرف بڑھا دی۔

عمران سر سلطان سے ملنے کے بعد واپس دانش منزل میں آ گیا اور
اس نے سر سلطان سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔
" پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔ کیا سیکرٹ سروس کو آپ اس سربراہ
کی حفاظت پر مامور کریں گے یا پہلے جا کر اس فاگو سینڈیکیٹ کی
سرکوبی کریں گے "...... بلیک زیرو نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید
کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔
" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
" جولیا بول رہی ہوں باس "...... دوسری طرف سے جولیا کی
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
" یس "...... عمران نے کہا۔
" صفدر کی ڈیوٹی ہوٹل گرانڈ میں لگائی گئی تھی ۔ صفدر نے
رپورٹ دی ہے کہ ہوٹل گرانڈ کے کمرہ نمبر دو سو دو میں رہنے والا

جوڑا پاکیشیائی نژاد رافعہ اور کارمن نژاد انتھونی ان کے وہاں پہنچنے سے
ایک گھنٹہ قبل کمرہ چھوڑ گئے ہیں ۔ صفدر نے مزید انکوائری کی تو
معلوم ہوا کہ یہ دونوں ہوٹل کی کار میں سوار ہو کر ایئرپورٹ گئے
ہیں ۔ صفدر نے ایئرپورٹ پر جا کر معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ
وہ دونوں کارمن جا چکے ہیں "...... جولیا نے تفصیل سے رپورٹ
دیتے ہوئے کہا۔
" ایئرپورٹ پر ان کے کاغذات کی نقول موجود ہوں گی ۔ ان سے
ان کے کارمن کا ایڈریس معلوم کراؤ "...... عمران نے کہا۔
" صفدر نے پہلے ہی معلوم کر لیا ہے ۔ دونوں کاغذات پر تھرٹین
تھوبی مینشن کا پتہ لکھا ہوا ہے "...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔
" اوکے "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن رسیور رکھتے
ہی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔
" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
" ہربرٹ بول رہا ہوں چیف ۔ کارمن سے "...... دوسری طرف
سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
" کیا رپورٹ ہے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
" چیف ۔ تھوبی مینشن کے تھرٹین نمبر میں ایک کاروباری فرم
ڈیوڈسن انجینئرنگ قائم ہے ۔ وہاں نہ کوئی یوگارڈو ہے اور نہ ہی وہاں

رافعہ اور انتھونی کے بارے میں کوئی جانتا ہے۔ البتہ پاکیشیا سے ایک پیکٹ ضرور انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے وہاں وصول ہوا ہے۔ یہ پیکٹ اس فرم کے ایک گارڈ نے وصول کیا ہے۔ اس گارڈ کا نام جیفرسن ہے۔ اس کی نگرانی کی گئی تو یہ گارڈ اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر کارمن کے سب سے بدنام کلب ریالٹو گیا اور وہاں اس نے مینجر ہمفرے سے ملاقات کی اور پھر واپس اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا۔ واپسی پر اس کی جیب میں خاصی بھاری مالیت کے کرنسی نوٹ موجود تھے"...... ہربرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ہمفرے کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہمفرے ریالٹو کلب کا مینجر ہے اور یہ کلب کارمن کا بدنام ترین کلب ہے۔ ہمفرے ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے اور اس کے تعلقات اونچے طبقے سے ہیں۔ البتہ اس کے بارے میں ایک خصوصی رپورٹ بھی ملی ہے کہ کارمن میں ایک پرائیویٹ ایجنسی راپڈ ہے جو معروف لوگوں کو اغوا کر کے انہیں بھاری معاوضے پر آگے فروخت کر دیتی ہے اور اغوا شدہ افراد کو خریدنے والے ان اہم لوگوں کے عوض بھاری تاوان وصول کرتے ہیں اور ہمفرے اس ایجنسی کے لئے کام کرتا ہے۔ یہ اس کے بکنگ ایجنٹوں میں سے ایک ہے"...... ہربرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"رافعہ اور انتھونی پاکیشیا میں دیکھے گئے ہیں اور پھر وہ کارمن چلے

گئے ہیں۔ ان کے پاسپورٹ اور دیگر کاغذات پر تھرٹین تھوبی مینشن کا ہی پتہ لکھا ہوا ہے۔ تم کارمن ایئرپورٹ سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور رپورٹ دو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں یہ کام کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"معاملات پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں عمران صاحب۔ اس رافعہ نے سچے موتی والی انگوٹھی بھجوائی اور خود بھی واپس کارمن چلی گئی۔ اگر اس نے خود وہاں واپس جانا تھا تو پھر اس نے انگوٹھی کیوں بھجوائی۔ وہ اسے ساتھ لے جا سکتی تھی اور یہ انگوٹھی ہربرٹ کی رپورٹ کے مطابق ریالٹو کلب کے مینجر ہمفرے کے پاس پہنچ گئی ہے اس کا آخر کیا مطلب ہوا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی سکرین صاف نہیں ہے۔ بہرحال سکرین کے پیچھے کوئی نہ کوئی کھچڑی ضرور پک رہی ہے۔ فی الحال ہمارے سامنے کاٹرے کا مسئلہ ہے۔ ہمیں اس پر توجہ کرنی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"یہ مسئلہ تو آئندہ ماہ کا ہے۔ فوری طور پر تو اس سلسلے میں کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ ہم کاٹرے کے سربراہ کی خصوصی حفاظت کی فول پروف پلاننگ میں اپنے آپ کو شامل کر لیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ لیکن

اصل بات یہ ہے کہ فاگو سینڈیکیٹ کس پارٹی کے کہنے پر یہ کام کر رہی ہے ۔ اس بارے میں ہمیں علم ہونا چاہئے ورنہ فاگو سینڈیکیٹ کا تعلق فاک لینڈ سے ہے جبکہ کاٹرے افریقہ میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو وہاں ٹیم لے کر جانا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ۔ ٹیم کی ضرورت نہیں ہے ۔ ایک آدمی ہی کافی ہے ۔ معلومات ہی حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اگر آپ اجازت دیں تو میں چلا جاؤں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ۔ اس معاملے میں خاور ٹھیک رہے گا کیونکہ خاور نے ٹریننگ کا طویل عرصہ جنوبی ایکریمیا میں گزارا ہے ۔ وہ وہاں کے حالات سے بخوبی واقف ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"خاور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... خاور کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تم اپنی ملٹری ٹریننگ کے دوران جنوبی ایکریمیا میں رہے ہو کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ میں نے وہاں تین سال گزارے ہیں"...... خاور نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایک اہم مشن پر تمہیں وہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ عمران تمہیں اس بارے میں بریف کر دے گا ۔ لیکن تمہاری طرف سے لفظ ناکامی نہیں سننا چاہتا کیونکہ عمران کا اصرار تھا کہ وہ خود اکیلا یہ مشن مکمل کر لے گا لیکن میری نظر میں تم عمران سے زیادہ اچھے انداز میں یہ مشن مکمل کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا باس"...... خاور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔ میں نے عمران کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ تمہیں بریف کر دے اور تم نے کوئی وقت ضائع کئے بغیر روانہ ہو جانا ہے"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر آپ مناسب سمجھیں تو خاور کے ساتھ ایک اور ساتھی کو بھی بھجوا دیں ۔ ایک کی بجائے دو زیادہ بہتر رہیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ۔ اکیلا آدمی فوری فیصلہ کرتا ہے اور اس پر عمل بھی کر لیتا ہے ۔ دو آدمیوں میں رائے کا اختلاف بعض اوقات مشن کو نقصان پہنچا دیتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا ظاہر ہے وہ مزید کیا کہہ سکتا تھا اور عمران مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

خاور فاک لینڈ کے ایک فائیو سٹار ہوٹل کے کمرے میں کرسی پر
نیم دراز ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھا ۔ وہ پاکیشیا سے پہلے جنوبی
ایکریمیا پہنچا اور پھر وہاں اس نے نہ صرف مقامی میک اپ کر لیا تھا
بلکہ اس نے جنوبی ایکریمیا کے بدمعاشوں اور غنڈوں کا مخصوص
لباس بھی خرید کر پہن لیا تھا ۔ جنوبی ایکریمیا سے تعلق رکھنے والے
غنڈے اور بدمعاش نیلی جینز کے اوپر تیز سرخ رنگ کی شرٹ اور اس
پر بلیک لیدر جیکٹ پہنتے تھے اور اس وقت یہی لباس خاور نے پہنا ہوا
تھا ۔ اس نے جنوبی ایکریمیا سے اپنے لئے کاغذات بھی تیار کرا لئے
تھے اور کاغذات کی رو سے اس کا نام جیکسن تھا اور اس کا تعلق جنوبی
ایکریمیا کے دارالحکومت میں ہولڈ رکھنے والے ایک سینڈیکیٹ سے
تھا ۔ وہ اس سینڈیکیٹ جس کا نام بلیک ڈیتھ تھا کا سپیشل کارکن
تھا ۔ یہ بلیک ڈیتھ سینڈیکیٹ واقعی جنوبی ایکریمیا کا معروف
سینڈیکیٹ تھا اور جیکسن اس کا سپیشل ورکر بھی تھا اور خاور اس

جیکسن سے مل چکا تھا ۔ جیکسن مسلسل شراب نوشی کی وجہ سے
جسمانی طور پر تقریباً ناکارہ ہو چکا تھا لیکن چونکہ اس کی خدمات بلیک
ڈیتھ کے لئے بے پناہ تھیں اس لئے سینڈیکیٹ نے اسے اس عہدے
سے نہ ہٹایا تھا ۔ یہ اور بات تھی کہ اب جیکسن اپنی رہائش گاہ تک
ہی محدود ہو کر رہ گیا تھا لیکن اسے سینڈیکیٹ کی طرف سے پوری رقم
مل جاتی تھی لیکن مسلسل شراب نوشی کی وجہ سے یہ رقم پورا مہینہ
اس کا ساتھ نہ دے سکتی تھی اس لئے جب خاور نے جیکسن کو اس
قدر دولت دے دی جس سے وہ چھ ماہ تک اطمینان سے شراب نوشی
کر سکتا تھا تو جیکسن نے نہ صرف اپنے بارے میں بلکہ سینڈیکیٹ کے
بارے میں بھی تفصیل بتا دی اور یہ وعدہ بھی کر لیا کہ وہ اب سامنے
نہیں آئے گا اور یہی مشہور کرے گا کہ وہ فاک لینڈ گیا ہوا ہے ۔ البتہ
اس نے خاور کو فاک لینڈ کے بدنام ترین سینڈیکیٹ جسے فاگو
سینڈیکیٹ کہا جاتا تھا کے بارے میں کافی کچھ بتا دیا تھا لیکن یہ عام سی
معلومات تھیں ۔ البتہ ان میں صرف کام کی ایک بات تھی کہ فاک
لینڈ کو اس سینڈیکیٹ نے چار حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے اور ہر
حصے کا ماسٹر علیحدہ ہے اور اس علاقے کا کنٹرول اس ماسٹر کے پاس ہی
ہوتا ہے جبکہ جیکسن کے مطابق فاگو سینڈیکیٹ کا مین مرکز فاک لینڈ
کا بلیک کلب ہے جسے عرف عام میں ڈیول کلب کہا جاتا تھا کیونکہ
وہاں تقریباً ہر ٹائپ کے جرائم پیشہ افراد موجود رہتے تھے اور وہاں
لڑائی جھگڑا عام سی بات سمجھی جاتی تھی حتیٰ کہ کئی کئی قتل ہو جاتے

اور لاشیں اٹھا کر باہر پھینک دی جاتی تھیں اور وہاں ان باتوں کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا۔ڈیول کلب کا مینجر راسٹن تھا جسے بلیک راسٹن کہا جاتا تھا۔یہ دیو کی طرح جسامت اور طاقت رکھنے والا بدنام ترین غنڈہ اور قاتل تھا۔لڑائی بھڑائی میں بھی اسے پورے فاک لینڈ میں سر مین کہا جاتا تھا۔وہ انتہائی درجے کا مشتعل مزاج اور بلا کا ہتھ چھٹ آدمی سمجھا جاتا تھا اس لئے سب اس سے اس طرح ڈرتے تھے جیسے عام آدمی موت سے خوفزدہ رہتا ہے۔یہ تمام معلومات جیکسن سے حاصل کر کے خاور فاک لینڈ پہنچا تھا اور اب ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا اپنے آئندہ مشن کے بارے میں سوچ رہا تھا۔عمران نے اسے تفصیل سے بتا دیا تھا کہ آئندہ ماہ مسلم ممالک کی جو سربراہی کانفرنس پاکیشیا میں ہو رہی ہے اس میں افریقی ملک کاٹرے کے سربراہ گوڈے بھی شرکت کر رہے ہیں اور فاگو سینڈیکیٹ اس سربراہ کو پاکیشیا میں ہلاک کرنا چاہتا ہے اور جو اطلاع ملی تھی اس کے مطابق یہ کام فاگو سینڈیکیٹ نے سرانجام دینا تھا جبکہ فاگو سینڈیکیٹ مقامی غنڈوں اور بدمعاشوں کا سینڈیکیٹ تھا اور پھر اس کا بظاہر کوئی تعلق کاٹرے سے نہ بنتا تھا۔چونکہ سربراہی کانفرنس میں ابھی ایک ماہ رہتا تھا اس لئے چیف چاہتا تھا کہ اس ایک ماہ کے دوران یہ معلوم کیا جا سکے کہ فاگو سینڈیکیٹ کو یہ کام کس پارٹی نے دیا ہے اور فاگو سینڈیکیٹ کا انتخاب کیوں کیا گیا ہے اور عمران نے اسے بتایا تھا کہ اس کی بے حد منت سماجت کے باوجود چیف نے اس پر خاور

کو ترجیح دی تھی اس لئے خاور اب بیٹھا سوچ رہا تھا کہ وہ کیا لائن آف ایکشن اختیار کرے کہ چیف کے اعتماد پر پورا اتر سکے۔پھر سوچتے سوچتے آخر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اسے اپنی انکوائری کا آغاز ڈیول کلب کے مینجر راسٹن سے کرنا چاہئے تھا۔اسے یقین تھا کہ راسٹن فاگو سینڈیکیٹ کے کسی بڑے کو جانتا ہو گا اور پھر اس بڑے پر ہاتھ ڈال کر وہ اصل معاملات کو سامنے لے آنے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن اسے یہ بھی پوری طرح احساس تھا کہ وہ جانتے بوجھتے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال رہا ہے اس لئے اسے پہلے اس سلسلے میں پوری تیاری کر لینی چاہئے۔اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کسی ایسے پراپرٹی ڈیلر کا نمبر دیں جو وقتی طور پر رہائش گاہ اور کار وغیرہ کا انتظام کر سکے"...... خاور نے کہا۔

"لو بیلو رئیل اسٹیٹ ساگوم روڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی اس کا فون نمبر بھی بتا دیا تو خاور نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"لو بیلو رئیل اسٹیٹ آفس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا آپ سیاحوں کو رہائش گاہ اور کار وغیرہ دینے کا کام کرتے

ہیں"...... خاور نے پوچھا۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں جناب"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں ہوٹل سٹار سے بول رہا ہوں ۔ میں یہاں دو تین ہفتے گزارنا چاہتا ہوں لیکن مجھے ہوٹل کے ماحول سے وحشت ہوتی ہے اور ٹیکسی میں سفر کرنے سے میں ویسے ہی الرجک ہوں"...... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو سیکورٹی اور کرایہ کی رقم نقد دینا ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"...... خاور نے کہا۔

"آپ سنگل ہیں یا پورا گروپ ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"میں اکیلا رہنا پسند کرتا ہوں"...... خاور نے جواب دیا۔

"ایک ہفتے کے دس ہزار ڈالر ہوں گے ۔ اس کے ساتھ آپ کو پچاس ہزار ڈالر سیکورٹی نقد دینا ہو گی"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں ۔ سوری ۔ یہ تو بہت مہنگا سودا ہے"...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کا ذہن اچانک پلٹ گیا تھا کیونکہ اسے خیال آ گیا تھا کہ جب اس کی جنگ فاگو سینڈیکیٹ سے شروع ہو گی تو فاگو سینڈیکیٹ بڑی آسانی سے ایسے پراپرٹی ڈیلروں سے اس کی رہائش گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہے اس لئے کسی ایسے آدمی سے یہ سب کچھ حاصل کیا

جائے جس تک وہ لوگ پہنچ نہ سکیں لیکن ایسا آدمی کون ہو گا اور کہاں ملے گا ۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی ۔ اچانک دروازے پر دستک ہوئی اور پھر دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ویٹر اندر داخل ہوا ۔ وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا ۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں خاور کو سلام کیا اور پھر میز پر موجود کافی کے برتن اٹھا کر اس نے ٹرالی میں رکھنا شروع کر دیئے ۔ خاور نے ایک لمحے کے لئے ویٹر کو غور سے دیکھا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک بڑا نوٹ نکال لیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... خاور نے کہا ۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی کرختگی تھی کیونکہ وہ بہرحال غنڈوں کے لباس میں تھا۔

"ٹامی جناب"...... ویٹر نے چونک کر جواب دیا۔

"کب سے کام کر رہے ہو یہاں"...... خاور نے پوچھا۔

"اس ہوٹل میں تو مجھے چار سال ہو گئے ہیں جناب ۔ ویسے تو میں یہ کام بیس سالوں سے کر رہا ہوں"...... ٹامی نے جواب دیا۔

"فاگو سینڈیکیٹ کے کسی کلب میں بھی کام کرتے رہے ہو"۔ خاور نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب ۔ میں نے کبھی ایسے کلبوں میں کام نہیں کیا ۔ وہاں کسی کی زندگی محفوظ نہیں ہوتی"...... ویٹر ٹامی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم پر اعتماد کیا جا سکتا ہے ۔ میں سیاح ہوں اور مجھے ہوٹلوں میں رہنا پسند نہیں ہے اور اسی طرح ٹیکسیوں

میں سفر کرنے سے بھی مجھے الرجی ہے ۔ اگر تم مجھے کسی ایسی پرائیویٹ پارٹی کا پتہ بتا دو جو نقد رقم کے عوض مجھے کوئی رہائش گاہ اور کار مہیا کر سکے تو یہ نوٹ تمہارا ہو سکتا ہے"...... خاور نے نوٹ انگلیوں میں نچاتے ہوئے کہا۔

" جناب ۔یہاں تو بہت سی پارٹیاں یہ کام کرتی ہیں ۔ ویسے ان سب میں زیادہ بااعتماد پارٹی کارشو ہے لیکن کام وہ نقد ہی کرتی ہے"...... ویٹر نے جواب دیا۔

" کیا پتہ ہے اس کا"...... خاور نے کہا۔

" تھرڈ ایونیو پر کھلونے فروخت کرتی ہے ۔ کارشو ٹوائے شاپ ۔ لیکن اس کا اصل کام یہی ہے ۔آپ اسے میرا حوالہ دے دیں وہ آپ کا کام کر دے گا"...... ویٹر نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نوٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔

" جناب ۔اور کوئی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں"...... ثامی نے جلدی سے نوٹ لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ تھینک یو "...... خاور نے کہا تو ثامی ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد خاور اٹھا اور کمرے سے باہر آ گیا اور پھر کچھ دیر بعد وہ ٹیکسی میں سوار تھرڈ ایونیو کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ اس نے چونکہ اس ہوٹل کے مشینی جوئے خانے سے بھاری رقم جیت کر جیبوں میں ڈالی ہوئی تھی اس لئے اسے رقم کی پرواہ نہیں تھی اور پھر کارشو واقعی کام کا آدمی ثابت ہوا ۔ اس نے گو

رقم نقد لی تھی لیکن اس کے چہرے کے خدوخال دیکھ کر ہی خاور سمجھ گیا تھا کہ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے اور پھر اسے براڈلے کالونی میں ایک چھوٹی کوٹھی مل گئی جس میں نئے ماڈل کی کار اور اس کے کاغذات موجود تھے۔

" شکریہ مسٹر کارشو"...... خاور نے اٹھتے ہوئے کہا ۔ وہ اس وقت ٹوائے شاپ کے اندر بنے ہوئے آفس میں موجود تھا۔

" مسٹر جیکسن ۔اگر آپ کو خصوصی اسلحہ چاہئے تو وہ بھی مل سکتا ہے۔اس کے علاوہ جو بھی آپ چاہیں"۔کارشو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ فی الحال تو ضرورت نہیں ہے ۔اگر ضرورت پڑی تو میں تم سے رابطہ کر لوں گا"...... خاور نے کہا اور پھر کارشو سے مصافحہ کر کے وہ شاپ سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی میں موجود تھا کوٹھی اس کے مطلب کے مطابق تھی ۔ اس نے کار چیک کی اور پھر اسے کوٹھی کے گیٹ سے باہر لے آیا۔اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر اس نے پھاٹک بند کر کے اس کو باہر سے مخصوص تالا لگایا اور چند ہی لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے ڈیول کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔چونکہ اس نے ہوٹل میں پورے فاک لینڈ کا نقشہ بغور دیکھ لیا تھا اس لئے اسے معروف جگہوں اور سڑکوں کے بارے میں معلوم تھا گو اسے معلوم تھا کہ وہ بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے جا رہا ہے لیکن اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"داور بول رہا ہوں عمران۔ اہم مسئلہ ہے۔ ریڈ لیبارٹری کے انتہائی اہم سائنس دان ڈاکٹر اعظم کو ان کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا گیا ہے اور ان کی بیگم، دو بچوں اور چار ملازموں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے سرداور نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا پولیس اور انٹیلی جنس کو اطلاع دی جا چکی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ پولیس اور انٹیلی جنس وہاں

موجود ہے لیکن عمران بیٹے۔ ڈاکٹر اعظم ملک کے لئے انتہائی اہم پراجیکٹ کی تکمیل میں مصروف تھے۔ اس پراجیکٹ پر حکومت کا بے پناہ سرمایہ لگا ہوا ہے۔ اگر ڈاکٹر اعظم کو فوری طور پر برآمد نہ کیا گیا تو پھر پراجیکٹ ضائع ہو جائے گا اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ تم چاہو تو اپنے چیف کو رضامند کر لو چاہے اپنے طور پر پرائیویٹ کام کرو لیکن ڈاکٹر اعظم کو فوری برآمد ہونا چاہئے"...... سرداور نے کہا۔

"کہاں ہے ان کی رہائش گاہ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف کالونی کوٹھی نمبر اٹھارہ"...... سرداور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں آپ کا کام بہرحال ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ میرا نہیں ملک کا کام ہے اور انتہائی اہم ہے ورنہ میں اس قدر پریشان نہ ہوتا"...... سرداور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں"...... عمران نے پرعزم لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور سرداور سے

ہونے والی بات چیت دوہرادی۔

"اوہ۔یہ تو واقعی اہم مسئلہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم سرسلطان سے بات کرو اور انہیں میرے بارے میں بتا دو کہ میں اس مشن پر کام کر رہا ہوں۔میں کوٹھی پہنچ کر حالات کا جائزہ لینے کے بعد پھر بات کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد اس کی سپورٹس کار تیزی سے چیف کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔کوٹھی نمبر اٹھارہ کے باہر پولیس کی کاریں موجود تھیں اور ساتھ ہی اس نے ایک طرف سپرنٹنڈنٹ فیاض کی سرکاری جیپ بھی دیکھ لی باہر لوگ بھی جمع تھے۔عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ اندر نہیں جا سکتے"...... گیٹ پر موجود پولیس کے سپاہی نے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سپیشل پولیس۔ایک طرف ہٹو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو سپاہی چونک کر ایک طرف ہٹا اور عمران تیزی سے کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا۔ابھی وہ برآمدے تک نہ پہنچا تھا کہ برامدے سے سوپر فیاض دو انسپکٹروں کے ساتھ آتا دکھائی دیا۔عمران کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"تم اور یہاں"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آرام کرو سوپر فیاض۔کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا گیا

ہے اور میں یہاں چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے اس طرح اطمینان بھرا طویل سانس لیا جیسے اس کے کاندھوں سے ٹنوں بوجھ اتر گیا ہو لیکن دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔

"لیکن اس کا ثبوت۔ورنہ تمہارے ڈیڈی تو مجھے شوٹ کر دیں گے"...... سوپر فیاض نے کہا لیکن اسی لمحے ایک انسپکٹر چونک پڑا۔اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ہیلو۔اوور"...... دوسری طرف سے بھاری آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا جبکہ سوپر فیاض اور دونوں انسپکٹر یہ آواز سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"یس سر۔میں انسپکٹر شیر بول رہا ہوں۔اوور"...... انسپکٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سپرنٹنڈنٹ کہاں ہیں۔اوور"...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمن نے کہا۔

"موجود ہیں سر۔اوور"...... انسپکٹر نے کہا اور ٹرانسمیٹر سوپر فیاض کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر۔فیاض بول رہا ہوں سر۔اوور"...... سوپر فیاض نے ٹرانسمیٹر لے کر بھیک مانگنے والے انداز میں کہا۔

"ڈاکٹر اعظم کا کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے اس لئے تم واپس آ جاؤ۔ اب وہاں مزید کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوپر فیاض نے ٹرانسمیٹر آف کر کے انسپکٹر کی طرف بڑھا دیا۔

"اب تو تمہارا اطمینان ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب ہم جا رہے ہیں"...... سوپر فیاض نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ۔ یہاں پولیس افسران کو بتاتے جاؤ کہ میں سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تم خود کہہ دو"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دراصل مجھے پولیس کی یونیفارم سے ڈر لگتا ہے"...... عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو سوپر فیاض ہنس پڑا۔

"انسپکٹر شبیر۔ پولیس انسپکٹر کو بلاؤ"...... سوپر فیاض نے اس انسپکٹر سے کہا جس کے پاس ٹرانسمیٹر تھا۔

"یس سر"...... انسپکٹر شبیر نے کہا اور تیزی سے عمارت کے اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک پولیس انسپکٹر تھا۔

"یس سر"...... پولیس انسپکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر اعظم کا کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہو گیا ہے اس لئے ہم واپس جا رہے ہیں۔ یہ علی عمران صاحب ہیں۔ سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"یس سر"...... پولیس انسپکٹر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"انسپکٹر ہاشم"...... پولیس انسپکٹر نے جواب دیا۔

"او کے۔ آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے میں پہنچ گیا۔

"ڈاکٹر اعظم کو کہاں سے اور کس حالت میں اغوا کیا گیا ہے"۔ عمران نے انسپکٹر سے پوچھا۔

"جناب۔ یہ ساری کارروائی رات کو ہوئی ہے۔ وہ اپنی خواب گاہ میں ہوں گے۔ ویسے ان کی بیگم اور دو بچے علیحدہ بیڈ روم میں تھے۔ ان کو بیڈز پر ہی گولیاں ماری گئی ہیں۔ ویسے سرسری انداز میں دیکھنے کے بعد میرا خیال ہے کہ پہلے یہاں بے ہوش کرنے والی گیس پھیلائی گئی اور پھر انہیں ہلاک کیا گیا"...... انسپکٹر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تم ذہین آدمی لگتے ہو۔ کہاں ہے ڈاکٹر اعظم کی خواب گاہ"...... عمران نے کہا تو انسپکٹر ہاشم اسے ایک کمرے میں لے گیا جو

واقعی بیڈ روم تھا۔ وہاں پڑے ہوئے کمبل اور بستر کی حالت بتا رہی تھی کہ وہاں واقعی کوئی سویا رہا ہے۔ نیچے چپل موجود تھی۔

" آپ اپنی رسمی کارروائی کریں۔ میں یہاں تفصیل سے جائزہ لوں گا"...... عمران نے کہا تو انسپکٹر ہاشم سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ عمران نے غور سے اس بیڈ روم کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور پھر وہ اچانک چونک پڑا جب اس نے دروازے کے قریب دیوار کے ساتھ ایک کارڈ پڑا ہوا دیکھا۔ کارڈ دیوار کے ساتھ پڑا ہوا تھا۔ گہرے سرخ رنگ کا کارڈ تھا۔ عمران نے جھک کر کارڈ اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس پر کارمن زبان میں راپڈ کا لفظ لکھا ہوا تھا جس کے اوپر انسانی کھوپڑی اور نیچے ایک کراس بنا ہوا تھا۔ جس کے نیچے چار کا ہندسہ تھا۔ عمران چند لمحے غور سے کارڈ کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور کارڈ جیب میں ڈال کر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ اس نے کوٹھی سے باہر آ کر ادھر ادھر کے چوکیداروں سے معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ ایک چوکیدار نے اسے بتایا کہ صبح منہ اندھیرے اس نے سیاہ رنگ کی کار کو کوٹھی سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ دائیں طرف مڑ گئی تھی لیکن وہ چوکیدار اس کار کا نمبر اور ماڈل وغیرہ نہ بتا سکتا تھا۔ البتہ عمران نے کافی کوشش کے بعد اس سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ کار کے عقبی بمپر پر لپکتے ہوئے چیتے کا اسٹیکر موجود تھا جو اسے کار کے مڑنے پر نظر آیا تھا۔ عمران نے انسپکٹر ہاشم کو ضروری کارروائی کرنے کا کہا اور خود واپس آ

کر اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے موجود ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر۔ چیف کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ سے ایک معروف سائنس دان ڈاکٹر اعظم کو اس کی خواب گاہ سے اغوا کیا گیا ہے۔ ان کی بیوی، دو بچوں اور چار ملازموں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کوٹھی سے صبح کے وقت ایک سیاہ رنگ کی کار نکلتے دیکھی گئی ہے جس کے عقبی بمپر کے ایک کونے پر لپکتے ہوئے چیتے کا اسٹیکر موجود ہے۔ فوری طور پر معلوم کرو کہ یہ واردات یہاں کے کس گروپ نے کی ہے۔ کار کے بارے میں پتہ چلانا ہے اور ڈاکٹر اعظم کے بارے میں بھی اور پھر مجھے جلد از جلد ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو۔ اوور"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر کار آگے بڑھا دی کیونکہ اب کوٹھی میں اس کا کوئی کام نہ رہا تھا۔ باقی کام پولیس کا تھا۔ وہ کار چلاتا ہوا دانش منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے سامنے جاتی ہوئی کاروں میں سے ایک سیاہ رنگ کی نئے

ماڈل کی کار چیک کر لی جس کے عقبی بمپر پر لپکتے ہوئے چیتے کا نشان موجود تھا۔ اس نے اپنی کار اس کار کے پیچھے ڈال دی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب یہ کار ہالیڈے کلب کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی تو عمران نے بھی کار اس کے عقب میں موڑ دی لیکن اسٹیکر والی کار بجائے پارکنگ کی طرف جانے کے سیدھی مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران نے کار ایک سائیڈ میں روکی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس انداز میں ایکسیلیٹر دبانا شروع کر دیا جیسے کار سٹارٹ ہونے کے باوجود آگے نہ بڑھ رہی ہو۔ اس کی نظریں مین گیٹ کے اندر کی طرف جمی ہوئی تھیں۔ اسٹیکر والی کار مین گیٹ کے سامنے جا کر رکی اور اس میں سے ایک مقامی لڑکی اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتی مین گیٹ کے اندر کی طرف بڑھتی چلی گئی جبکہ کار تیزی سے آگے بڑھی اور پھر گھوم کر پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران نے بھی کار آگے بڑھائی اور چند لمحوں بعد اس نے اس اسٹیکر والی کار کے ساتھ لے جا کر کار روک دی۔ اسٹیکر والی کار کا ڈرائیور باہر نکل آیا تھا۔ اس کے سینے پر کلب کا بیج بھی موجود تھا۔ وہ کار لاک کر کے تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے نے عمران کو کارڈ دیا۔

"یہ کار ہوٹل کی ہے"...... عمران نے اسٹیکر والی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پارکنگ بوائے سے پوچھا۔

"کلب کے مالک اور مینجر مارٹی کی ہے جناب"...... پارکنگ بوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا واپس مین گیٹ

کی طرف بڑھ گیا لیکن ابھی وہ مین گیٹ سے کچھ فاصلے پر تھا کہ اس نے ٹائیگر کی کار کو کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ رک گیا ٹائیگر نے بھی عمران کو دیکھ لیا تھا اس لئے وہ کار کو پارکنگ کی طرف لے جانے کی بجائے عمران کے قریب لے آیا۔

"آپ اور یہاں باس"...... ٹائیگر نے کار روک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کار پارک کر کے آؤ۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے کار آگے بڑھا دی جبکہ عمران وہیں ایک سائیڈ پر ہو کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کی نظریں کلب میں آنے جانے والوں پر جمی ہوئی تھیں۔ آنے جانے والوں میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی لیکن ان سب کے تقریباً بگڑے ہوئے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ گو عام سے غنڈے اور بدمعاش نہیں ہیں لیکن بہرحال ان کا کسی نہ کسی انداز میں زیر زمین دنیا سے تعلق ضرور ہے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر عمران کے پاس پہنچ گیا۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ لپکتے ہوئے چیتے کا اسٹیکر اس کلب کے مالک اور مینجر مارٹی کی سیاہ رنگ کی کار پر موجود ہے۔ آپ نے جب اس اسٹیکر والی کار کا ذکر کیا تو میں فوراً سمجھ گیا کہ مارٹی کی کار اس واردات میں استعمال ہوئی ہو گی۔ آپ کی کال جب ملی تو میں اس وقت برونو کلب میں تھا۔ وہاں سے سیدھا یہاں آیا ہوں۔ مارٹی کی کار اب بھی

آپ کی کار کے ساتھ پارکنگ میں موجود ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مجھے یہ کار راستے میں نظر آگئی تو میں اس کے پیچھے یہاں آیا ہوں اس کار میں ایک مقامی نوجوان لڑکی موجود تھی۔ وہ ہوٹل کے مین گیٹ پر اتری ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا نام جوزفین ہے باس۔ وہ مارٹی کی بیٹی ہے اور کسی غیر ملک میں پڑھتی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس مارٹی سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ عام سے معاملات میں ملوث ہے اس لئے میرے اس سے تعلقات نہیں ہیں۔ البتہ وہ میرے بارے میں جانتا ضرور ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس مارٹی کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ مارٹی اتنی بڑی واردات میں ملوث نہیں ہو سکتا۔ اس کی کار استعمال ضرور ہوئی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس واردات میں اس کا ڈرائیور یا اس کے ساتھ کوئی اور ملوث ہو اس لئے میرا خیال ہے کہ پہلے اس مارٹی سے بات کر لی جائے ورنہ مارٹی کے اغوا ہوتے ہی اصل آدمی غائب ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"...... عمران نے رضامندی کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور مڑ کر گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ کلب کا ہال خاصا بڑا تھا اور وہاں شراب کی تیز بو کے ساتھ ساتھ منشیات کی بو بھی ملی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر ایک چھوٹی داڑھی والا قوی ہیکل آدمی موجود تھا جبکہ اس کے ساتھ دو اور آدمی تھے جو ویٹرز کو سروس مہیا کرنے میں مصروف تھے۔ عمران اور ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"باس۔ مجھے بات کرنے دیں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہیلو سوٹو۔ مارٹی آفس میں ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر کہا۔

"ہاں ہے لیکن مصروف ہے"...... اس قوی ہیکل آدمی نے قدرے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مصروفیت ہے اس کی۔ کیا کسی کے سر پر تیل کی مالش کر رہا ہے"...... ٹائیگر کے بولنے سے پہلے عمران بول پڑا تو قوی ہیکل آدمی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ یہ فقرہ عمران نے بولا ہے۔

"تم۔ تم نے ماسٹر کے بارے میں یہ بات کی ہے"...... سوٹو کا لہجہ اس بار خاصا سخت تھا۔

"تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو سوٹو اس لئے مارٹی سے کہو کہ ٹائیگر آیا ہے"....... ٹائیگر نے فوراً ہی مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے جس انداز کا جواب دینا ہے اس کے بعد معاملات بگڑتے چلے جائیں گے۔

"بتایا تو ہے کہ ماسٹر مصروف ہیں اور کیسے بتاؤں"....... سوٹو کا لہجہ پہلے سے زیادہ بگڑ گیا تھا اور وہ اس طرح تن کر کھڑا ہو گیا تھا جیسے ابھی فضا میں اڑ جائے گا۔

"کوئی بات نہیں ٹائیگر۔ جب اس کا ماسٹر فارغ ہو جائے گا تب اس سے مل لیں گے۔ آؤ چلیں"....... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور مڑ گیا۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے بڑی زہریلی نظروں سے سوٹو کی طرف دیکھا اور پھر واپس مڑ گیا۔

"اس طرح ہنگامہ کر کے وہاں تک پہنچنے سے بھی واردات کرنے والے مشکوک ہو سکتے ہیں۔ کیا اس کے آفس کا کوئی عقبی راستہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ آئیے"....... ٹائیگر نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کلب کے عقب میں ایک تنگ سی گلی میں داخل ہو گئے۔ یہاں دیوار میں لوہے کا ایک دروازہ موجود تھا لیکن یہ دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر نے اس پر دو بار مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازے کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹا سا طاقچہ کھل گیا جس میں سے ایک آدمی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔

"کیا بات ہے"....... ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر ہوں۔ ماسٹر مارٹی نے ادھر سے آنے کا حکم دیا ہے"۔ ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"کوڈ"....... اندر سے پوچھا گیا۔

"پرفیکٹ ڈے"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے"....... اندر سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی طاقچہ بند ہو گیا اور پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ ٹائیگر آگے بڑھا اور اندر داخل ہو گیا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ پھر ایک راہداری مڑ کر وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر ایک چھوٹی سی گیلری میں پہنچ گئے جہاں ایک دروازہ موجود تھا۔ یہ دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر نے اس پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے عمران تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے میں بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک درمیانے قد لیکن خاصے بھاری جسم کا آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے لیکن اس کا چہرہ بالکل نوجوانوں جیسا تھا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس نے کسی کیمیکل کی مدد سے بال سفید کئے ہوں جبکہ میز کی سائیڈ پر ایک کرسی پر وہی مقامی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جسے عمران نے کار سے نکل کر کلب میں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں رسیور تھا جو اس نے کان سے لگایا ہوا تھا۔

"تم۔ ٹائیگر تم۔ کیا مطلب۔ سپیشل ڈور سے۔ کیا مطلب"۔

اس آدمی نے جو یقیناً مارٹی تھا ٹائیگر کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لڑکی کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔ اس نے بغیر کوئی بات کئے رسیور فون کے کریڈل پر رکھ دیا تھا۔

"تمہارا آدمی سونو آج میرے ہاتھ سے زندہ بچ گیا ہے۔ آئندہ اسے بتا دینا کہ ٹائیگر سے ٹیڑھا منہ کر کے بات کرنے والا دوسرا سانس نہیں لیا کرتا"...... ٹائیگر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ کون ہے"...... مارٹی نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"۔ عمران نے ٹائیگر کے بولنے سے پہلے کہا اور اطمینان سے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔

"ڈی ایس سی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا ڈی ایس سی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں مس جوزفین ویسے مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ پڑھتی ہیں۔ کس ملک اور کس یونیورسٹی میں پڑھتی ہیں آپ"...... عمران نے بڑے بے تکلف لہجے میں کہا۔ مارٹی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا جبکہ ٹائیگر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"میں کارمن کی سپر نیشنل یونیورسٹی میں معاشیات پڑھ رہی ہوں"...... جوزفین نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم کب سے پاکیشیا آئی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک ہفتے سے۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... جوزفین نے کہا۔

"ٹائیگر۔ تم اپنے آدمی سمیت ابھی یہاں سے چلے جاؤ۔ میں اپنی بیٹی کے ساتھ کچھ نجی گفتگو کر رہا ہوں"...... مارٹی نے کہا۔

"تم جب سے آئی ہو تمہیں مارٹی کی کار میں دیکھا جا رہا ہے۔ کیا مارٹی تمہیں دوسری کار لے کر نہیں دے سکتا تھا"...... عمران نے کہا تو مارٹی کے ساتھ ساتھ جوزفین بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑی۔

"تم۔ تمہیں کیسے معلوم ہے"...... جوزفین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ جوزفین وہ کار چلاتے ہوئے زیادہ خوبصورت لگتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ لیکن تم ہو کون اور یہاں کیسے آئے ہو"...... جوزفین نے کہا۔

"اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو چلے جاتے ہیں۔ ٹائیگر۔ مارٹی کو ہاف آف کر دو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر جو عمران کو اٹھتے دیکھ کر خود بھی ایک جھٹکے سے اٹھا تھا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے کمرہ مارٹی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی کنپٹی پر مخصوص انداز کی

ضرب پوری قوت سے لگا دی تھی۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ یہ ۔ یہ کیا"...... جوزفین نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو گھوما اور جوزفین چیختی ہوئی کرسی کی سائیڈ پر موجود صوفے پر ایک دھماکے سے گری اور پھر پلٹ کر نیچے فرش پر گر کر بے حس و حرکت ہو گئی جبکہ مارٹی کا جسم کرسی پر ہی لڑھک گیا تھا۔

"دروازے کو اندر سے لاک کر دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی بیلٹ کھولی اور فرش پر اوندھے منہ پڑی ہوئی بے ہوش جوزفین کے دونوں بازو عقب میں کر کے بیلٹ کی مدد سے اس کے دونوں ہاتھ جکڑ دیئے ۔ پھر اس نے اسے اٹھا کر صوفے کی کرسی پر ڈال دیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیئے ۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

چند لمحوں بعد جوزفین نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن سامنے مشین پسٹل لئے کھڑے عمران کو دیکھ کر اس نے کوشش ترک کر دی ۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سنو جوزفین ۔ میں صرف پانچ تک گنوں گا پھر گولی چلا دوں گا اور تمہاری کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گی"...... عمران

نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مگر ۔ یہ سب کیا ہے ۔ میرا کیا قصور ہے ۔ کون ہو تم"...... جوزفین نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کل رات تمہاری کار کس کے پاس رہی ہے"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"کار ۔ میری کار ۔ میرے دوست اور کلاس فیلو جیمز کے پاس ۔ اس کے دوستوں نے اسے پارٹی دی تھی اور وہ کار لے گیا تھا ۔ اس نے آج دن کو گیارہ بجے کار واپس کی ہے ۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو کیا مطلب"...... جوزفین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیمز کا قد وقامت اور حلیہ کیا ہے اور وہ اب کہاں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ ہماری رہائش گاہ پر ہے ۔ وہ میرے ساتھ ہی کارمن سے آیا تھا ۔ وہ میرا کلاس فیلو ہے"...... جوزفین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کا حلیہ اور قد وقامت بھی بتا دیا۔

"اس کے دوست یہاں کہاں سے آ گئے جبکہ وہ خود کارمن سے آیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ دوست بنانے میں بے حد ماہر ہے ۔ اس نے یہاں چند دوستوں کا گروپ بنا لیا تھا"...... جوزفین نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے تمہاری رہائش گاہ کا"...... عمران نے پوچھا تو جوزفین نے نمبر بتا دیا۔

"ٹائیگر۔ نمبر پریس کر کے رسیور جوزفین کے کان سے لگا دو"۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"سنو جوزفین۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو جیمز کو یہاں بلاؤ"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہاں ۔ مگر کیوں"...... جوزفین نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آئندہ اگر کیا اور کیوں کے الفاظ ادا کئے تو ایک لمحے میں ٹریگر دبا دوں گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اچھا ۔ اچھا ۔ جیسے تم کہو گے میں ویسے ہی کروں گی"۔ جوزفین نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا ۔ اس دوران ٹائیگر نے جوزفین کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر کے رسیور اس کے کان سے لگا دیا ۔ البتہ اس نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوزفین بول رہی ہوں"...... جوزفین نے کہا۔

"اوہ آپ ۔ میں جیک بول رہا ہوں مس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیمز سے میری بات کراؤ"...... جوزفین نے کہا۔

"جیمز تو آپ کے جانے کے بعد فوراً چلے گئے ہیں ۔ ڈرائیور انہیں ایئرپورٹ پر چھوڑ کر آیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایئرپورٹ ۔ کیوں ۔ کیا مطلب"...... جوزفین نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ مجھے تو ڈرائیور نے بتایا ہے ۔ وہ موجود ہے اگر آپ کہیں تو اسے بلا لوں"...... جیک نے کہا۔

"ہاں ۔ بلاؤ اسے"...... جوزفین نے کہا۔

"جی مس صاحبہ ۔ میں اسلم ڈرائیور بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اسلم ۔ جیمز صاحب کہاں ہیں"...... جوزفین نے کہا۔

"مس صاحبہ ۔ آپ کے جانے کے بعد انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ دوسری کار نکالوں ۔ انہوں نے کہیں جانا تھا ۔ وہ بار بار گھڑی پر وقت دیکھ رہے تھے ۔ میں نے کار نکالی اور پھر جب ہم کوٹھی سے باہر آئے تو انہوں نے مجھے کہا کہ فوری طور پر کارمن جا رہے ہیں اس لئے انہیں ایئرپورٹ پر ڈراپ کر دیا جائے ۔ راستے میں میں نے ان سے پوچھا بھی کہ اچانک ان کی واپسی کا پروگرام کیوں بن گیا ہے جبکہ آپ مس صاحبہ سے بھی مل کر نہیں جا رہے تو انہوں نے کہا کہ کارمن سے انہیں ایمرجنسی کال ملی ہے ۔ اس پر میں خاموش ہو گیا اور انہیں ایئرپورٹ پر ڈراپ کر کے میں واپس آ گیا"...... اسلم نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے"...... جوزفین نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے رسیور اس کے کان سے ہٹا کر واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"جیمز کارمن میں کہاں رہتا ہے"...... عمران نے جوزفین سے

پوچھا۔

"یونیورسٹی ہوسٹل کے کمرے میں۔ ویسے اس کا آبائی مکان کارمن کے ایک چھوٹے شہر مارگ میں ہے"...... جوزفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دارالحکومت میں اس کا خاص ٹھکانہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"دارالحکومت میں ایک زیتائن کلب ہے اس کا مالک و مینجر جوسرم جیمز کا قریبی دوست ہے اور جیمز باقاعدگی سے ویک اینڈ پر کلب جاتا ہے۔ کئی بار میں بھی اس کے ساتھ گئی ہوں۔ اس کے لئے کلب میں کمرہ نمبر ایک سو بارہ مستقل طور پر بک رہتا ہے"...... جوزفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو جوزفین۔ تمہاری کار پر گزشتہ رات پاکیشیا کے انتہائی اہم سائنس دان کو بے ہوش کر کے اغوا کیا گیا ہے اور اس سائنس دان کی بیوی، دو بچوں اور چار ملازموں کو انتہائی بے دردی سے ہلاک کر دیا گیا ہے اور چونکہ کار تمہاری استعمال ہوئی ہے اس لئے تم دونوں باپ اور بیٹی اس واردات میں بہرحال ملوث ہو۔ مجھے چونکہ معلوم ہو گیا ہے کہ تم دونوں کو صرف استعمال کیا گیا ہے اس لئے میں تم دونوں کو زندہ چھوڑ رہا ہوں ورنہ تم دونوں کی لاشیں یہاں پڑی نظر آتیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"قتل۔ اغوا۔ اوہ نہیں۔ ہم نے نہیں کیا۔ جیمز تو ایسا آدمی

نہیں ہے۔ وہ تو ایسا نہیں کر سکتا"...... جوزفین نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے مڑ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

"فیاض بول رہا ہوں سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سوپر فیاض کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں فیاض۔ ڈاکٹر اعظم کو جس کار میں اغوا کیا گیا ہے یہ کار ہالیڈے کلب کے مالک اور مینجر مارٹی کی ملکیت ہے اور اس کی بیٹی جوزفین جو کارمن سے آئی ہے اس کے کارمن دوست جیمز نے یہ ساری کارروائی کی ہے۔ میں اس وقت مارٹی کے آفس سے بات کر رہا ہوں۔ میں واپس جا رہا ہوں۔ جوزفین اور مارٹی کو تم اپنی تحویل میں لے لو اور پھر مزید انکوائری کراؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ کیس تو سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہو گیا ہے"...... سوپر فیاض نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر اعظم کی برآمدگی کا کیس منتقل ہوا ہے اس کی بیوی، دو بچوں اور چار ملازموں کی ہلاکت کا تو نہیں ہوا۔ اگر تم نہیں چاہتے تو ٹھیک ہے۔ میں انسپکٹر شبیر کو کال کر لیتا ہوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ نہیں۔ میں آ رہا ہوں۔ میں پہنچ رہا ہوں"...... دوسری

طرف سے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر ٹائیگر کی طرف مڑ گیا۔

" اسے بھی ہاف آف کر دو اور میری بیلٹ کھول لو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ جوزفین کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ایک ہی ضرب سے اس کی گردن ڈھلک گئی تھی ٹائیگر نے بیلٹ کھولی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے بیلٹ باندھی اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" آؤ ہم نکل چلیں۔ اب فیاض خود ہی سب کچھ سنبھال لے گا"۔ عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں عقبی گلی میں پہنچ گئے۔ وہاں موجود مسلح آدمی نے خود ہی دروازہ کھول دیا تھا۔

" تم ایئر پورٹ جاؤ اور اس جیمز کے بارے میں معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دو"...... عمران نے گھوم کر کلب کی پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ عمران اپنی کار لے کر دانش منزل کی طرف بڑھ گیا تاکہ ڈاکٹر اعظم کی برآمدگی کے لئے مزید کارروائی کر سکے۔ چونکہ جیمز اکیلا کارمن گیا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر اعظم ابھی تک پاکیشیا میں موجود ہو گا دانش منزل پہنچ کر وہ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" ڈاکٹر اعظم کے بارے میں کوئی رپورٹ "...... عمران نے

سلام دعا کے بعد اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میں نے آپ کے فون کے بعد سر سلطان کو فون کر کے کہہ دیا تھا اور پھر میں نے جولیا کو بریف کر دیا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کو ڈاکٹر اعظم کی برآمدگی کے لئے ایسے گروپس کے بارے میں اطلاعات جمع کر کے رپورٹ دیں جو اس طرح کی وارداتوں میں ملوث ہو سکتے ہیں لیکن ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر اعظم کے اغوا میں جو کار استعمال ہوئی ہے اس کا سراغ مل گیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہالیڈے کلب میں ہونے والی تمام کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

" پھر تو اس جیمز کو کارمن پہنچتے ہی گھیرا جا سکتا ہے اگر وہاں کے فارن ایجنٹ کو الرٹ کر دیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ جیمز کارمن نہ گیا ہو بلکہ اس نے جوزفین سے پیچھا چھڑانے کے لئے ایسا ظاہر کیا ہو اس لئے میں نے ٹائیگر سے کہہ دیا تھا کہ وہ ایئر پورٹ سے جیمز کے بارے میں معلومات حاصل کر کے مجھے کال کرے۔ اس کی کال آنے کے بعد پتہ چلے گا کہ کیا وہ گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی۔ پھر اس نے ٹرانسمیٹر ایک طرف رکھ کر فون کو اپنی طرف کھینچ لیا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ جونیئر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"جونیئر کو اپنے سینئر کے سامنے ہمیشہ نرم اور مؤدبانہ لہجے میں بات کرنی چاہیئے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ عمران تم ۔ تم کیسے سینئر بن گئے ہو"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"تمہاری یادداشت اگر اس چھوٹی سی عمر میں اتنی خراب ہے تو بڑھاپے میں کیا حال ہو گا ۔ ابھی تھوڑا عرصہ پہلے تمہارے اور میرے درمیان تفصیلی بحث ہوئی تھی اور آخرکار یہی نتیجہ نکلا تھا کہ میں تم سے آٹھ گھنٹے بیس منٹ اور پندرہ سیکنڈ پہلے سکول میں داخل ہوا تھا اس طرح میں سینئر ہو گیا اور تم ویسے ہو ہی جونیئر"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بولنے والا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"چلو تم سینئر ہی سہی ۔ اب بتاؤ کیا حکم ہے جونیئر کے لئے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کارمن میں کوئی سرکاری یا غیر سرکاری ایجنسی یا تنظیم یا کوئی سینڈیکیٹ ہے جس کا نام راپڈ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ ایک جرائم پیشہ تنظیم ہے لیکن اس کا کام تو اسلحے کی اسمگلنگ ہے اور وہ بھی یورپ کے چند ملکوں تک محدود ہے ۔ تمہیں اس سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"...... جونیئر نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"اس تنظیم نے یہاں پاکیشیا کے ایک معروف سائنس دان ڈاکٹر اعظم کو اغوا کر لیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے واردات کے بارے میں تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ کارڈ کے بارے میں بھی بتا دیا۔

"کیا تفصیل ہے کارڈ کی"...... جونیئر نے کہا تو عمران نے جیب سے کارڈ نکال کر اس کی تفصیل بتا دی۔

"کارڈ تو واقعی راپڈ کا ہے لیکن جو کچھ تم کہہ رہے ہو ایسا کبھی انہوں نے کیا تو نہیں ۔ بہرحال میں معلوم کرتا ہوں ۔ اگر انہوں نے یہ کام کیا ہے تو معلوم ہو جائے گا ۔ تم بے فکر رہو ۔ ڈاکٹر اعظم ان کے پاس ہو گا تو یہ میری ذمہ داری کہ وہ واپس پہنچ جائے گا"۔ جونیئر نے کہا۔

"بات تو تم اس ذمہ داری سے کر رہے ہو جیسے راپڈ کے چیف تم خود ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جونیئر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تمہارا جونیئر تو ہو سکتا ہوں مگر دوسروں کا نہیں ۔ یہاں کارمن میں جونیئر کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا نہیں اور راپڈ تو بہت چھوٹی سی تنظیم ہے ۔ ان بے چاروں نے میرے مقابل کہاں کھڑا ہونا ہے"...... جونیئر نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو یقیناً اسے استعمال کیا گیا ہو گا ۔ تم نے

ڈاکٹر اعظم کی برآمدگی کے ساتھ ساتھ اس پارٹی کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ضرور۔ میں سمجھتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ سب کب تک ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد مجھے فون کر لینا۔ ابتدائی معلومات مل جائیں گی پھر اس کی روشنی میں آگے بڑھیں گے"...... جونیئر نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ جونیئر کارمن سیکرٹ سروس کا سیکنڈ چیف ہے ناں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بے حد تیز اور سمجھ دار آدمی ہے۔ یہ ضرور اصل بات کا کھوج لگا لے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے اوور"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ جیمز چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کارمن چلا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک مریض اور چار دوسرے کارمن افراد بھی تھے اور

کاغذات کی رو سے اس مریض کا تعلق بھی کارمن سے تھا اور وہ یہاں آ کر اچانک شدید بیمار ہو گیا اور اسے علاج کے لئے کارمن لے جایا گیا ہے۔ ڈاکٹر کی رپورٹس وغیرہ ان کے پاس تھیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کب گئی ہے یہ پرواز اور اس کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں اوور"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چھ گھنٹے ہو گئے ہیں پرواز کو روانہ ہوئے اور میرا خیال ہے کہ وہ اب تک کارمن پہنچ چکی ہو گی یا پھر پہنچنے والی ہو گی۔ اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور ساتھ ہی فلائٹ کے بارے میں تفصیلات بھی بتا دیں۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر کارمن ایجنٹ ہربرٹ سے رابطہ ہوتے ہی اس نے اسے فلائٹ کے بارے میں بتا کر اس کی تفصیلات بھی بتا دیں۔

"جسے مریض ظاہر کر کے لے جایا گیا ہے وہ پاکیشیا کا معروف سائنس دان ڈاکٹر اعظم ہے۔ یقیناً اس پر کارمن میک اپ کیا گیا ہو گا۔ اس ڈاکٹر اعظم کو صحیح سلامت برآمد کرانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں یہ کام کر لوں گا"۔ دوسری طرف سے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا گیا۔

"کام ہوتے ہی مجھے ضرور رپورٹ دینا"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جس انداز میں جیمز اور اس کے ساتھیوں نے کام کیا ہے اس سے تو لگتا ہے کہ یہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں جبکہ جونیئر کہہ رہا تھا کہ ان کا تعلق اسلحے کی اسمگلنگ سے ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ منصوبہ بندی کسی ایجنٹ کی ہو۔ بہرحال اب انشاء اللہ ڈاکٹر اعظم برآمد ہو جائے گا۔ اگر ہربرٹ نہ بھی کر سکا تو جونیئر آسانی سے یہ کام کر لے گا"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہربرٹ بول رہا ہوں چیف"....... دوسری طرف سے ہربرٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو نہ صرف عمران بلکہ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی چونک پڑا کیونکہ اتنی جلدی ہربرٹ کی کال آنے کی انہیں توقع ہی نہ تھی۔

"یس"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف۔ پاکیشیا سے مریض لے کر آنے والی فلائٹ کارمن خالی پہنچی ہے۔ فلائٹ راستے میں ڈیگارو ایئرپورٹ پر تیل لینے کے لئے ٹھہری تھی کہ اچانک ایئرپورٹ پر کسی پارٹی نے حملہ کیا اور انہوں

نے جہاز کو گھیر لیا۔ جہاز میں چھ افراد کو انہوں نے ہلاک کر دیا اور مریض کو ایک جیپ میں ڈال کر لے گئے۔ انہوں نے ایئرپورٹ کے دس افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے"....... ہربرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ڈیگارو میں۔ ویری بیڈ۔ تم نے وہاں رابطہ کیا ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے آپ کو کال کرنے سے پہلے وہاں سے کنفرمیشن کر لی ہے۔ وہاں واقعی یہ خوفناک واردات ہوئی ہے اور پولیس اور دیگر حکومتی ادارے وہاں اس بارے میں تفتیش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا"....... ہربرٹ نے جواب دیا۔

"تم وہاں کے کسی ایسے گروپ سے رابطہ کرو جو معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر اعظم کا سراغ بھی لگا سکے۔ ہمیں ہر صورت میں ڈاکٹر اعظم کو برآمد کرنا ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ویری بیڈ نیوز"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"حیرت ہے۔ اس کیس میں ساری باتیں ہی عجیب ہو رہی ہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹہ گزارنے کے بعد اس نے

رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جونیئر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جونیئر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جونیئر"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ تمہیں ڈیگارو والی رپورٹ مل چکی ہے"...... دوسری طرف سے جونیئر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم نے کیا معلوم کیا ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"ڈیگارو میں خوفناک حملہ کر کے ڈاکٹر اعظم کو راپڈ سے چھین لیا گیا ہے اور راپڈ کے چھ آدمی بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہ کارروائی فاک لینڈ کے ایک سینڈیکیٹ جسے فاگو سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے کی ایماء پر کی گئی ہے"...... جونیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اور بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑے۔

"فاگو سینڈیکیٹ۔ کیا تم کنفرم ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو جبکہ مجھے تو معلوم نہیں ہے"...... جونیئر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی تھی کہ فاگو سینڈیکیٹ پاکیشیا میں ہونے والی

سربراہی کانفرنس میں کسی سربراہ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے لیکن مجھے یقین نہ آیا تھا کیونکہ سینڈیکیٹ تو بدمعاشوں، غنڈوں اور عام جرائم پیشہ افراد پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ کسی سربراہ کو اس کے اپنے ملک میں ہلاک کرنا بھی مشکل ہوتا ہے جبکہ دوسرے ملک میں تو اس کی حفاظت انتہائی سختی سے کی جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی یہ سنا ہے کہ فاگو سینڈیکیٹ عام سینڈیکیٹ ہے لیکن انہوں نے جس طرح راپڈ کے خلاف کارروائی کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ویسے نہیں ہیں جیسے ہم سمجھ رہے تھے"...... جونیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ ڈاکٹر اعظم کو کہاں پہنچایا گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں کوشش تو کر رہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ میں تمہیں تمہارے فلیٹ کے نمبر پر اطلاع دے دوں گا"۔ جونیئر نے کہا۔

"کب تک معلوم کر سکو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"کئی گھنٹے لگ جائیں گے کیونکہ مسئلہ کارمن کا نہیں دوسرے ملک کا ہے"...... جونیئر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ کوشش جاری رکھو"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے گڈ بائی کے الفاظ کے ساتھ ہی جب رابطہ

ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے خاور کو فاک لینڈ بھیجا تھا لیکن اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی جبکہ اب تو فاگو سینڈیکیٹ براہ راست اس انداز میں ملوث ہو گیا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"جونیئر کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ خاور کا کام ہماری توقع سے زیادہ مشکل ہے۔ بہر حال مجھے یقین ہے کہ وہ اصل حقائق تک پہنچ جائے گا"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اب کیا ہم صرف اطلاعات کا انتظار ہی کرتے رہیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"جب تک یہ بات سامنے نہ آجائے کہ ڈاکٹر اعظم کو کہاں پہنچایا گیا ہے اس وقت تک کام آگے نہیں بڑھ سکتا۔ ویسے جہاں تک میرا خیال ہے ڈاکٹر اعظم کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ورنہ ان کے بیوی، بچوں اور ملازمین سمیت انہیں بھی ہلاک کیا جا سکتا تھا۔ پھر جس انداز میں ان کو اغوا کیا اور جس انداز میں انہیں چھپایا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لے جانے یا چھپنے والوں کا مقصد ان کی ہلاکت نہیں ہے بلکہ وہ ان سے کوئی کام لینا چاہتے ہیں۔ اس بارے میں جب تک تفصیل سامنے نہیں آجاتی ہم کیسے کام کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بلیک کلب جسے عرف عام میں ڈیول کلب کہا جاتا تھا کی عمارت خاصی وسیع اور دو منزلہ تھی۔ مین گیٹ کے سامنے کافی بڑا ایریا تھا۔ اس کے بعد کمپاؤنڈ گیٹ تھا۔ سائیڈ پر ایک کافی بڑی پارکنگ بنی ہوئی تھی۔ مین گیٹ کے اوپر بلیک کلب کا جہازی سائن بورڈ موجود تھا جس پر موت کا مخصوص نشان ایک انسانی کھوپڑی اور دو ہڈیاں بنی ہوئی تھیں۔ خاور نے کار کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ اس نے ایک نظر میں ہی ساری صورت حال جانچ لی تھی۔ مین گیٹ سے باہر آنے اور اندر جانے والے افراد اپنے لباس اور حلیوں سے انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے نظر آ رہے تھے۔ ان میں عورتیں بھی شامل تھیں جن کے جسموں پر لباس صرف نمائش کے لئے لپٹا ہوا تھا ورنہ وہ نیم عریاں کیا دو تہائی حد تک عریاں نظر آ رہی تھیں اور مرد اور عورتیں چلتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ اس

انداز میں فحش حرکات بھی کر رہے تھے کہ جس کا تصور شاید کسی مہذب ملک میں کسی تنہائی میں بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پارکنگ میں کاریں کافی تعداد میں موجود تھیں اور تقریباً ہر کار پر نیم عریاں عورتوں کے بڑے بڑے اسٹیکر اور انتہائی فحش کلمات لکھے ہوئے تھے اس کے علاوہ بے شمار اسٹیکرز اور بھی تھے جن میں ٹکر مارتے ہوئے بینڈھے سے لے کر بڑے بڑے اژدہوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ خاور کار روک کر نیچے اترا تو ایک قوی ہیکل غنڈہ نما آدمی تیزی سے اس کے قریب آگیا۔

"تمہاری کار بتا رہی ہے کہ تم غلط جگہ پر آگئے ہو مسٹر"...... اس قوی ہیکل نوجوان نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کار میں نے یہیں سے حاصل کی ہے۔ میرا تعلق جنوبی ایکریمیا سے ہے اور وہاں میری کار کا ایک انچ بھی اسٹیکرز سے خالی نہیں ہوتا"...... خاور نے غنڈوں کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... اس قوی ہیکل نوجوان نے کہا اور کارڈ خاور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"ایک بات کا خیال رکھنا یہاں جانا تو ہر شخص اپنی مرضی سے ہے لیکن اس کی واپسی اپنی مرضی سے نہیں ہو سکتی یہاں موت کا پنجہ ہر وقت تمہارے سر پر منڈلاتا رہے گا"...... اس قوی ہیکل نوجوان نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری ڈیوٹی شاید یہی ہے کہ تم ہر آنے والے کو خوفزدہ کرنے

کی کوشش کرو۔ بے فکر رہو۔ میرا اپنا پنجہ موت کا پنجہ ہے"۔ خاور نے کہا اور مڑ کر پارکنگ سے نکل کر مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ہال میں سستی شراب کی بو اور منشیات کا دھواں ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ وہاں وہ کچھ ہو رہا تھا جس کا باہر کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر ایک دیو قامت آدمی ہرکولیس کے انداز میں کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے اس قدر مندمل نشانات تھے جیسے اس کا چہرہ ان نشانات سے بن کر تیار کیا گیا ہو۔ اس کی آنکھوں میں سرخی تھی اور اس کے لمبے لمبے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس نے سیاہ جیکٹ، سرخ شرٹ اور نیلی جینز پہنی ہوئی تھی۔ اس کی جیکٹ پر موت کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا اور اس کی تیز نظریں پورے ہال کا جائزہ لے رہی تھیں جبکہ دوسرے لوگ غنڈہ نما ویٹروں کو سروس دینے میں مصروف تھے۔ ہال میں اس قدر شور برپا تھا جیسا کہ شاید مچھلی منڈی میں بھی نہ ہوتا ہو گا۔ ہال کی دیواروں کے ساتھ دس قیم قیم غنڈے ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ خاور ابھی ہال کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اچانک دو غنڈے اٹھ کر لڑنے لگے لیکن دوسرے لمحے دیوار کے ساتھ کھڑے ایک غنڈے نے فائر کھول دیا اور لڑنے والے دونوں غنڈے ہی نیچے گرے۔ اس دوران دو افراد ایک طرف سے آئے اور ان پڑے ہوئے دونوں غنڈوں کو جانوروں کی طرح گھسیٹتے ہوئے لے گئے جبکہ اس دوران ہال میں کوئی

دونوں ہاتھ پھیلا کر چیختے ہوئے کہا جبکہ خاور اپنی جگہ پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا اور جم اسکاٹ کے چیخنے سے ہال میں برپا شور یکلخت خاموشی میں بدل گیا۔

"یہ چڑیا کا بچہ تمہارے منہ آرہا ہے جم اسکاٹ ۔ تم ہٹو۔اس سے لڑنا تمہاری توہین ہے ۔ میں اسے دیکھتا ہوں"...... ایک اور ظیم شحیم غنڈے نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہٹ جاؤ ہنری ۔ خبردار اگر کوئی مداخلت کی"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا تو وہ غنڈہ وہیں رک گیا۔

"سنو ۔ میرا تعلق جنوبی ایکریمیا کے بلیک ڈیتھ سینڈیکیٹ سے ہے اور میں نے تمہارے چیف بلیک راسٹن سے ملنا ہے ۔ میں نہیں چاہتا کہ یہاں لوگ مارے جائیں اس لئے مجھے اس سے ملوا دو"۔ خاور نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے جم اسکاٹ نے یکلخت اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔اس کے حملے میں بے پناہ تیزی تھی لیکن خاور اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ہٹا اور دوسرے لمحے دیو قامت جم اسکاٹ ہوا میں اڑتا ہوا ایک خوفناک دھماکے سے کاؤنٹر پر گرا اور پھر رول ہو کر عقبی طرف جا گرا۔

"اب بھی وقت ہے بلیک راسٹن سے میری بات کرا دو ورنہ"۔ خاور نے چیختے ہوئے کہا جبکہ اس کے ساتھ ہی اس نے قلابازی کھائی اور ایک طرف جا کھڑا ہوا جبکہ بھاری بھرکم کاؤنٹر اڑتا ہوا عین اس جگہ جا کر گرا جہاں ایک لمحے پہلے خاور موجود تھا ۔ اس کے ساتھ

جم اسکاٹ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے اس پر چھلانگ لگا دی ۔ ں کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا لیکن ایک بار پھر وہ چیختا ہوا ہوا میں بازی کھا کر ایک زوردار دھماکے سے ہال میں پڑی ہوئی ایک میز ے ٹکرایا اور پھر میز سمیت نیچے فرش پر گر گیا۔

"رک جاؤ"...... اچانک ایک کونے سے دھاڑتی ہوئی آواز سنائی تو خاور بے اختیار مسکرا دیا۔ کونے میں موجود دروازے کے منے جم اسکاٹ سے بھی ڈیل ڈول سے باہر ایک دیو کھڑا تھا ۔اس ڑا سا چہرہ خاصا خوفناک تھا ۔اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کی واز سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھتا ہوا جم اسکاٹ یکلخت اس طرح ٹھک کر رہ گیا جیسے چابی بھرا کھلونا چابی ختم ہونے پر یکلخت رک تا ہے ۔ دوسرے لمحے پے در پے مشین پسٹل کے دھماکے ہوئے ر جم اسکاٹ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا ۔ یہ ئرنگ اس دیو نے کی تھی۔

"اس بزدل کی لاش اٹھا کر گٹر میں ڈال دو اور سنو اجنبی ۔ میرا نام بلیک راسٹن ۔ آؤ میرے آفس میں"...... اس دیو نے پہلے اپنے یوں سے اور پھر خاور کی طرف مڑ کر کہا۔

"اس احمق کو تم نے خود ہلاک کیا ہے بلیک راسٹن مگر تمہاری سے میں نے اسے ہلاک نہیں کیا تھا ورنہ میرے لئے اس کی ین توڑنا کوئی مشکل نہ تھا"...... خاور نے اونچی آواز میں کہا۔

ہاں ۔میں نے دیکھ لیا ہے ۔ تم نے ہاتھ ہلکار کھا ہے اسی لئے تو

دونوں ہاتھ پھیلا کر چیختے ہوئے کہا جبکہ خاور اپنی جگہ پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا اور جم اسکاٹ کے چیخنے سے ہال میں برپا شور یکلخت خاموشی میں بدل گیا۔

"یہ چڑیا کا بچہ تمہارے منہ آرہا ہے جم اسکاٹ۔ تم ہٹو۔ اس سے لڑنا تمہاری توہین ہے۔ میں اسے دیکھتا ہوں"...... ایک اور لحیم شحیم غنڈے نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہٹ جاؤ ہنری۔ خبردار اگر کوئی مداخلت کی"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا تو وہ غنڈہ وہیں رک گیا۔

"سنو۔ میرا تعلق جنوبی ایکریمیا کے بلیک ڈیتھ سینڈیکیٹ سے ہے اور میں نے تمہارے چیف بلیک راسٹن سے ملنا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ یہاں لوگ مارے جائیں اس لئے مجھے اس سے ملوا دو"۔ خاور نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے جم اسکاٹ نے یکلخت اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔ اس کے حملے میں بے پناہ تیزی تھی لیکن خاور اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ہٹا اور دوسرے لمحے دیو قامت جم اسکاٹ ہوا میں اڑتا ہوا ایک خوفناک دھماکے سے کاؤنٹر پر گرا اور پھر رول ہو کر عقبی طرف جا گرا۔

"اب بھی وقت ہے بلیک راسٹن سے میری بات کرا دو ورنہ"۔ خاور نے چیختے ہوئے کہا جبکہ اس کے ساتھ ہی اس نے قلابازی کھائی اور ایک طرف جا کھڑا ہوا جبکہ بھاری بھرکم کاؤنٹر اڑتا ہوا عین اس جگہ جا کر گرا جہاں ایک لمحے پہلے خاور موجود تھا۔ اس کے ساتھ

ہی جم اسکاٹ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا لیکن ایک بار پھر وہ چیختا ہوا ہوا میں قلابازی کھا کر ایک زوردار دھماکے سے ہال میں پڑی ہوئی ایک میز سے ٹکرایا اور پھر میز سمیت نیچے فرش پر گر گیا۔

"رک جاؤ"...... اچانک ایک کونے سے دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی تو خاور بے اختیار مسکرا دیا۔ کونے میں موجود دروازے کے سامنے جم اسکاٹ سے بھی ڈیل ڈول سے باہر ایک دیو کھڑا تھا۔ اس کا بڑا سا چہرہ خاصا خوفناک تھا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کی دھاڑ سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھتا ہوا جم اسکاٹ یکلخت اس طرح ٹھٹک کر رہ گیا جیسے چابی بھرا کھلونا چابی ختم ہونے پر یکلخت رک جاتا ہے۔ دوسرے لمحے پے در پے مشین پسٹل کے دھماکے ہوئے اور جم اسکاٹ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ یہ فائرنگ اس دیو نے کی تھی۔

"اس بزدل کی لاش اٹھا کر گٹر میں ڈال دو اور سنو اجنبی۔ میرا نام ہے بلیک راسٹن۔ آؤ میرے آفس میں"...... اس دیو نے پہلے اپنے آدمیوں سے اور پھر خاور کی طرف مڑ کر کہا۔

"اس احمق کو تم نے خود ہلاک کیا ہے بلیک راسٹن مگر تمہاری وجہ سے میں نے اسے ہلاک نہیں کیا تھا ورنہ میرے لئے اس کی گردن توڑنا کوئی مشکل نہ تھا"...... خاور نے اونچی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ تم نے ہاتھ ہلکا رکھا ہے اسی لئے تو

"تم اب تک زندہ نظر آ رہے ہو۔ آؤ میرے ساتھ"...... اس دیو نے کہا اور مڑ کر دروازے میں غائب ہو گیا۔ خاور سر ہلاتا ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہال میں موجود غنڈوں کی نظروں میں خاور کے لئے حیرت اور تعریف کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔ خاور مسکراتا ہوا آگے بڑھتا گیا اور پھر جب وہ کھلے دروازے میں داخل ہوا تو یہ ایک راہداری تھی جس کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا۔ خاور جیسے ہی اس راہداری میں داخل ہوا اس کے عقب میں کھلا ہوا دروازہ میکانکی انداز میں بند ہو گیا مگر خاور آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے چھوٹی سی راہداری کے آخر میں موجود دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے وہی دیو بیٹھا ہوا تھا۔

"آؤ بیٹھو۔ کیا نام ہے تمہارا۔ بولو۔ کیوں آئے ہو"...... دیو نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"ہمارے چیف ماسٹر کو فاگو سینڈیکیٹ کے چیف سے ملنا ہے اور میں اس لئے آیا ہوں کہ اس ملاقات کے لئے کام کر سکوں"۔ خاور نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن ہمارا تو کوئی تعلق فاگو سینڈیکیٹ سے نہیں ہے"۔ اس دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام بلیک راسٹن ہی ہے ناں"...... خاور نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... اس دیو نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے پوچھا تھا کہ ماسٹر راسٹن کا تعلق بہرحال فاگو سینڈیکیٹ سے انتہائی گہرا ہے اور یہ حتمی بات ہے"...... خاور نے جواب دیا۔

"تم جا سکتے ہو اور جا کر اپنے ماسٹر کو بتا دینا کہ تمہیں زندہ اس لئے بھیجا جا رہا ہے کہ تم اجنبی ہو۔ جاؤ"...... بلیک راسٹن نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نہ بتاؤ۔ تمہاری مرضی۔ میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں"...... خاور نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھنے پر بلیک راسٹن جو آگے کی طرف جھکا ہوا تھا یکلخت پیچھے کی طرف ہٹا لیکن دوسرے لمحے میز پر پڑا ہوا فولادی ایش ٹرے اڑتا ہوا اس کی ناک پر پوری قوت سے پڑا تو کمرہ بلیک راسٹن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کی ناک سے خون بہہ نکلا تھا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھا ہی تھا کہ خاور جو اس دوران آگے بڑھ آیا تھا، کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بلیک راسٹن کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب نے اسے دوبارہ کرسی پر بٹھا دیا۔ اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی مگر دوسرے لمحے خاور کا مشین پسٹل اس کی کنپٹی سے لگ چکا تھا۔

"بولو۔ کون ہے چیف اور کہاں ہے۔ ورنہ"...... خاور نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم ۔ تم نے یہ جرأت کی ہے ۔ تم نے "...... بلیک راسٹن نے
یکلخت ہاتھ جھٹکا لیکن خاور اس کے ردعمل کے لئے پہلے ہی تیار تھا ۔
اس نے اپنا مشین پسٹل والا ہاتھ اس کے ہاتھ کی حرکت سے پہلے
پیچھے کیا اور دوسرے لمحے مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے بلیک
راسٹن کی کھوپڑی کے عقبی حصے پر پڑا اور بلیک راسٹن یکلخت منہ کے
بل میز پر جھکا ہی تھا کہ خاور نے بجلی کی سی تیزی سے دوسرا وار کیا اور
دوسری ضرب نے اس دیو کو بے ہوش اور بے حس و حرکت کر دیا ۔
وہ اب میز پر اوندھا پڑا ہوا تھا ۔ خاور نے دانستہ اس کی کھوپڑی کے
عقب میں حرام مغز پر پے در پے ضربیں لگا کر اس کے اعصابی نظام
کو وقتی طور پر مفلوج کر دیا تھا ۔ خاور اس کے بے ہوش اور بے حس
ہو کر اوندھے منہ گرتے ہی تیزی سے مڑا اور اس نے دفتر کے
دروازے کو اندر سے لاک کر دیا ۔ یہ بات وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا
کہ دفتر ساؤنڈ پروف ہے ۔ دروازہ لاک کر کے واپس مڑا اور پھر اس
نے اوندھے منہ گرے ہوئے اس دیو کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر
اپنی طرف گھسیٹا اور پھر اسے اسی طرح گھسیٹتا ہوا سائیڈ سے نکال کر
آفس کے فرش پر لے آیا اور اس کے بعد اسے اٹھا کر ایک صوفے کی
کرسی میں ٹھونس دیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی بیلٹ کھولی اور
اس دیو کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے اس نے بیلٹ کی
مدد سے انہیں مضبوطی سے باندھ دیا اور ساتھ ہی اس نے اس کا
کوٹ اس کی پشت پر نیچے کر دیا ۔ اس طرح اس کے دونوں بازوؤں

سے بھی کوٹ کافی نیچے ہو گیا تو اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی
ناک اور منہ بند کر دیا ۔ چند لمحوں بعد جب اس دیو کے جسم میں
حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے اور
کوٹ کی مخصوص جیب سے خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا ۔ چند لمحوں
بعد بلیک راسٹن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔ اس کے
ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف تھرتھرا
کر رہ گیا اور خاور بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اعصابی نظام ہوش میں
آنے کے باوجود مفلوج تھا ۔ اس نے اس کے ہاتھ باندھنے اور کوٹ
نیچے کرنے کی کارروائی اس لئے کی تھی کہ راسٹن کے جسم میں بے
پناہ طاقت تھی اس لئے اسے خدشہ تھا کہ ہوش میں آتے ہی اس کا
اعصابی نظام بحال ہو سکتا تھا لیکن اب جس طرح اس کا جسم تھرتھرایا
تھا اس سے خاور سمجھ گیا کہ اس کا اعصابی نظام ویسے ہی مفلوج ہے ۔
" تم ۔ تم ۔ کیا ۔ کیا مطلب ۔ مجھے ٹھیک کرو ۔ میرا جسم کیوں
حرکت نہیں کر رہا "...... راسٹن نے ایک بار پھر حرکت کرنے کی
کوشش کرتے ہوئے کہا ۔
" کون ہے فاگو سینڈیکیٹ کا چیف ۔ بولو "...... خاور نے اس کی
بات کا جواب دینے کی بجائے سوال کرتے ہوئے کہا ۔
" مجھے نہیں معلوم ۔ مجھے ٹھیک کرو "...... راسٹن نے کہا ہی تھا
کہ خاور کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور اس بار کمرہ راسٹن کے حلق سے نکلنے
والی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا

تھا ۔ ابھی اس کی چیخ ختم ہی ہوئی تھی کہ خاور کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار راسٹن کے حلق سے نکلنے والی چیخ پہلے سے زیادہ زور دار تھی لیکن اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا۔

" بتاؤ ۔ کون ہے فاگو سینڈیکیٹ کا چیف ۔ بولو "...... خاور نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک راسٹر کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا اور راسٹن کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑتا چلا گیا اور اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔

" بولو ورنہ ۔ بولو "...... خاور نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری ضرب لگا دی ۔ اب تو راسٹن کا جسم اس طرح لرزنے لگا جیسے اس جاڑے کا تیز بخار ہو گیا ہو ۔ اس کی حالت انتہائی خراب ہو گئی تھی۔

" بولو ورنہ ۔ بولو "...... خاور نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

" وہ ۔ وہ ۔ ماسٹر ریمنڈ چیف ہے ۔ ماسٹر ریمنڈ ۔ وہ چیف ہے ۔ ریمنڈ کلب کا مالک "...... اس بار راسٹن کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔

" اس کا فون نمبر بتاؤ "...... خاور نے تیز لہجے میں کہا۔

" اس کا کوئی نمبر نہیں ہے ۔ وہ خفیہ آدمی ہے ۔ اسے کسی نے آج تک نہیں دیکھا ۔ بس اس کا فون آتا ہے ۔ جو اس کے احکامات کی معمولی سی کوتاہی بھی کرے تو اسے اس کے پورے خاندان سمیت ہلاک کر دیا جاتا ہے ۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے کہ وہ ریمنڈ کلب کا

مالک ہے اور بس ۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے "۔ راسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی ۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا ۔ خاور نے دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر پے در پے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے ۔ چند لمحوں بعد ہی راسٹن چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔

" بولو ۔ کہاں ہے ریمنڈ ۔ بولو ۔ کوئی ٹپ دو ورنہ "...... خاور نے راسٹن کی پیشانی پر ہلکا سا ہک مارتے ہوئے کہا تو کمرہ راسٹن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

" مم ۔ مم "...... راسٹن کے منہ سے الفاظ نکلے۔

" ہاں ۔ ہاں ۔ بولو ۔ کہاں ہے ریمنڈ ۔ بولو "...... خاور نے چیختے ہوئے کہا۔

" مم ۔ مم ۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ اس کی گرل فرینڈ مامی ہے ۔ ریمنڈ کلب کی رقاصہ مامی ۔ وہ اس کے پاس آتا جاتا رہتا ہے اور بس "...... راسٹن نے کہا۔

" کہاں رہتی ہے یہ مامی "...... خاور نے پوچھا۔

" کلب کے عقب میں اس کی رہائش گاہ ہے ۔ مامی ہاؤس "۔ راسٹن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی تو خاور نے خنجر اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا ۔ پھر اس نے راسٹن کے ہاتھوں میں موجود اپنی بیلٹ کھولی اور اسے دوبارہ اپنی پینٹ میں ایڈجسٹ

کر کے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ راسٹن کے سینے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔چند لمحوں بعد ہی راسٹن کا سینہ چھلنی ہو چکا تھا۔خاور سب کام انتہائی اطمینان سے کر رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ راسٹن جیسے آدمی کو کوئی فون بھی نہیں کیا کرتا ہو گا اور جب سے خاور یہاں پہنچا تھا اب تک ایک کال بھی نہ آئی تھی۔

خاور عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسے آفسز میں خفیہ راستے بھی ہوتے ہیں اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے عقبی حصے میں ایک تنگ سی گلی میں پہنچ گیا۔اس نے دروازے سے باہر آنے سے پہلے جیب میں رکھے ہوئے ماسک میک اپ باکس میں سے ایک ماسک نکال کر سر اور چہرے پر چڑھا لیا تھا اور دونوں ہاتھوں سے تھپتھپا کر ایڈجسٹ کرنے کے بعد وہ باہر آ گیا تھا اس لئے اب سوائے لباس کے وہ پہلے سے قطعی مختلف آدمی لگ رہا تھا اور لباس کی اسے فکر نہ تھی کیونکہ یہاں کے نوے فیصد غنڈے اس طرح کا لباس پہنتے تھے۔سڑک پر پہنچ کر وہ مڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر کلب کے سامنے پہنچ گیا جہاں پارکنگ میں اس کی کار موجود تھی۔پارکنگ مین اس وقت بدل چکا تھا اس لئے اس نے صرف کارڈ لیا اور خاور کے بدلے ہوئے چہرے پر کوئی بات نہ کی۔تھوڑی دیر بعد اس کی کار ریمنڈ کلب کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ریمنڈ کلب بلیک کلب سے زیادہ خوبصورت عمارت تھی اور یہاں آنے جانے والے بھی اعلیٰ طبقے کے افراد لگ رہے تھے۔

خاور نے یہاں کا ماحول دیکھ کر کار کلب کے کمپاؤنڈ میں موڑنے کی بجائے آگے بڑھا دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک قریبی مارکیٹ سے اپنے سائز کا سوٹ خرید چکا تھا۔اس نے مارکیٹ کے واش روم میں جا کر پہلے والا لباس اتار کر سوٹ پہن لیا اور پرانے لباس کو بڑے شاپر میں ڈال کر وہ واش روم سے باہر آیا اور اپنی کار کے قریب پہنچ کر اس نے شاپر کو کار کی عقبی سیٹ پر رکھا اور کار لے کر واپس ریمنڈ کلب کی طرف آ گیا۔اس بار اس نے کار ریمنڈ کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد وہ ہال میں داخل ہو رہا تھا۔ہال میں خاموشی تھی حالانکہ ہال میں موجود افراد کی تعداد خاصی تھی۔ہال کی سجاوٹ بھی انتہائی خوبصورت انداز میں کی گئی تھی۔ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر تین نوجوان لڑکیاں کام کر رہی تھیں۔

"یس سر"...... خاور کے کاؤنٹر کے قریب پہنچنے پر ایک لڑکی نے بڑے مہذب انداز میں کہا۔

"مس مامی یہاں کس وقت رقص کرتی ہیں۔کیا ان کا کوئی وقت مقرر ہے۔میں بڑی دور سے ان کا رقص دیکھنے آیا ہوں۔میں نے ان کی خوبصورتی اور رقص کی بہت تعریف سنی ہے"...... خاور نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آج تو ان کا آف ہے سر۔البتہ کل اسی وقت آپ تشریف لے آئیں تو رقص ملاحظہ کر سکتے ہیں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے

کہا۔
" اوہ ۔ میں نے تو آج ہی واپس جانا تھا ۔ کیا ان سے ملاقات ہو سکتی ہے "...... خاور نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔
" نہیں سر۔ وہ کسی سے نہیں ملتیں "...... لڑکی نے جواب دیا۔
" اوکے ۔ میری قسمت ۔ گڈ بائی "...... خاور نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔
" سر ایک منٹ "...... لڑکی کی آواز سنائی دی تو خاور واپس مڑا۔
" یس مس "...... خاور نے کہا۔
" میرا نام لوسی ہے سر۔ آپ بے حد مایوس ہو گئے ہیں ۔ اگر آپ چاہیں تو کلب کی طرف سے آپ یہاں فری رہائش اختیار کر سکتے ہیں "۔ لوسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" اس آفر کا شکریہ مس لوسی ۔ میرا بزنس ایسا ہے کہ میں رک نہیں سکتا ۔ آئندہ ہفتے پھر میں نے آنا ہے ۔ پھر سہی ۔ ایک بار پھر شکریہ "...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ پیدل چلتا ہوا کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر گھومتا ہوا کلب کی عقبی طرف پہنچا ۔ یہاں ایک خاصی بڑی لیکن بند گلی تھی اور اس گلی کے آخر میں کلب کے سامنے والی دیوار میں ایک پھاٹک موجود تھا جس کے پاس دو مسلح باوردی دربان موجود تھے ۔ خاور سمجھ گیا کہ یہی پھاٹک مامبی کی رہائش گاہ کا ہے ۔ وہ اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھ گیا تو وہاں موجود دونوں دربان چوکنے ہو گئے۔

" کون ہیں آپ اور ادھر کیسے آئے ہیں "...... ایک دربان نے دو قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
" مجھے مس مامبی نے ملاقات کا وقت دیا ہے ۔ کلب کی کاؤنٹر گرل مس لوسی نے فون کر دیا ہے ۔ میرا نام ہیرالڈ ہے "...... خاور نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
" آپ کل آئیں ۔ اس وقت چیف آئے ہوئے ہیں "...... دربان نے کہا۔
" اوہ اچھا ۔ ٹھیک ہے ۔ جیسے آپ کہیں "...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا ۔ دوسرے لمحے اس سے پہلے کہ دربان سنبھلتے خاور نے ٹریگر دبا دیا ۔ وہ اس وقت سڑک سے کافی فاصلے پر تھے اور دونوں اطراف میں دیواریں تھیں اس لئے خاور کو یقین تھا کہ فائرنگ کی آواز دب جائے گی چنانچہ خاور نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے دونوں دربان چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے ۔ پھاٹک اندر سے بند تھا لیکن جب اس نے چھوٹے پھاٹک کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا ۔ خاور اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی نما رہائش گاہ تھی ۔ سائیڈ پر لان تھا جس کے گرد اونچی باڑ تھی ۔ سامنے پورچ تھا جس میں سیاہ رنگ کی ایک نئے ماڈل کی انتہائی قیمتی کار موجود تھی لیکن وہاں اسے کوئی آدمی نظر نہ آیا تھا ۔ اس نے پھاٹک کھولا اور پھر باہر جا کر اس نے

ایک ایک کر کے دونوں دربانوں کی لاشوں کو گھسیٹ کر اندر کر دیا اور پھر پھاٹک کو اندر سے بند کر کے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن پورچ کو کراس کر کے وہ جیسے ہی برآمدے میں پہنچا اچانک برآمدے کی چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ خاور سنبھلتا اس کا ذہن کیمرے کے شٹر سے بھی زیادہ تیزی سے تاریک پڑ گیا۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں کوئی جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں گھوم گیا تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ ایک بڑے ہال نما کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا کھڑا تھا۔ زنجیر اس کے سر کے اوپر سے نکل کر اس کے جسم کے گرد گھومتی ہوئی اس کے پیروں کے پاس دیوار میں موجود کنڈے کے ساتھ منسلک تھی۔ اس کے دونوں بازو بھی اس کے جسم کے ساتھ ہی زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے اور یہ زنجیر اس قدر سخت تھی کہ اس کے لئے معمولی سی حرکت کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ کمرے میں دو بڑی کرسیاں کافی فاصلے پر موجود تھیں اس کے علاوہ ٹارچنگ کے آلات بھی دیوار کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے جن میں مختلف انداز کے کوڑوں کے ساتھ ساتھ چھوٹے بڑے خنجر اور

استرے بھی نظر آ رہے تھے۔ اس ہال نما کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ خاور سمجھ گیا کہ اسے اس رہائش گاہ میں چیک کر کے بڑے جدید انداز میں ہٹ کیا گیا ہے۔ اصل میں اس کے ذہن میں یہ تصور ہی نہ تھا کہ اس لڑکی ماہی کی رہائش گاہ پر اس قسم کے انتظامات ہوں گے ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے مار نہ کھاتا لیکن اب واقعی وہ مار کھا چکا تھا۔ اس نے بے اختیار اپنے جسم کو حرکت دے کر اپنے بازو کھولنے کی کوشش کی لیکن اس کی ساری کوشش بے سود ثابت ہوئی۔ اس نے جھک کر پیروں کے پاس موجود کنڈے کو دیکھنا شروع کر دیا۔ اس نے ایک پیر کو حرکت دے کر اس کنڈے تک لے جانا چاہا لیکن وہ اپنے اس ارادے میں بھی ناکام رہا۔ اس کی دونوں پنڈلیاں چونکہ زنجیروں میں انتہائی حد تک جکڑی ہوئی تھیں اس لئے اس کے پیر بھی حرکت نہ کر سکتے تھے۔ اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ اپنے آپ کو آزاد کرانے کی کوئی تجویز اس کے ذہن میں نہ آ رہی تھی اور اسے معلوم تھا کہ ان لوگوں نے اس پر تشدد کی انتہا کر دینی ہے۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن موٹے سے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے چہرے کے خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ نہ صرف بے رحم اور سفاک آدمی ہے بلکہ عیاش طبع بھی ہے۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی بھی تھی جس نے جینز اور اس پر زرد رنگ کی ہاف آستین والی شرٹ پہنی ہوئی تھی اور ان

دونوں کے پیچھے ایک قوی ہیکل آدمی تھا جو سر سے گنجا تھا اور اس کا بھاری چہرہ اور گرز نما ٹھوڑی بھی اس بات کو ظاہر کرتی تھی کہ وہ جلاد صفت بے رحم آدمی ہے ۔ آنے والوں نے ایک نظر خاور کی طرف دیکھا اور پھر وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ وہ جلاد نما آدمی ان کے عقب میں الرٹ کھڑا ہو گیا تھا ۔ اب ان تینوں کی نظریں خاور پر جمی ہوئی تھیں جس کے چہرے پر گہرا اطمینان نمایاں تھا۔

" تم ایشیائی ہو "...... اچانک اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا تو خاور طنزیہ انداز میں مسکرا دیا۔

" میں جنوبی ایکریمیا کا رہنے والا ہوں "...... خاور نے جواب دیا تو اس بار وہ آدمی طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

" تمہارے چہرے پر ماسک میک اپ تھا جو ہٹا دیا گیا ہے ۔ تمہارے چہرے کو میک اپ واشر سے دھویا گیا تو تمہارا اصل چہرہ سامنے آ گیا اور اس چہرے کے مطابق تم ایشیائی ہو "...... اس آدمی نے کہا تو اس بار خاور چونک پڑا کیونکہ وہ فوراً سمجھ گیا تھا کہ وہ عام آدمیوں کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ باقاعدہ تربیت یافتہ ایجنٹوں کے ہاتھ لگ گیا ہے۔

" پہلے تم اپنا تعارف تو کراؤ تاکہ مجھے اندازہ ہو سکے کہ میری ملاقات کس سے ہو رہی ہے "...... خاور نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا ۔ اس کے لہجے میں اطمینان موجود تھا۔

" گڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہو اور یقیناً تمہارا تعلق ایشیا کی کسی ایجنسی سے ہو گا ۔ بہرحال بعد میں باتیں ہوں گی ۔ میرا نام ماسٹر ریمنڈ ہے اور میں ریمنڈ کلب کا مالک ہوں اور یہ میری گرل فرینڈ مامبی ہے جس کی رہائش گاہ کے سامنے موجود دونوں مسلح دربانوں کو تم نے ہلاک کیا ہے اور جب تم اندر آئے تو تمہیں چیک کر لیا گیا اور تم پر ریز فائر کر کے تمہیں بے ہوش کر دیا گیا ۔ اس کے بعد تمہیں یہاں لایا گیا اور یہاں تمہارا میک اپ صاف کرنے کی کارروائی کی گئی اور پھر مجھے یہ بھی اطلاع مل چکی ہے کہ تم نے بلیک کلب میں داخل ہو کر وہاں انتہائی بے جگری اور ہمت سے کاؤنٹر پر آدمی کو ڈھیر کر دیا اور راسٹن جو اپنے آفس میں شارٹ سرکٹ ٹی وی پر یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا خود باہر آ کر تمہیں اپنے ساتھ اپنے آفس میں لے گیا ۔ اس کے بعد جب کافی دیر بعد راسٹن سے رابطہ کیا گیا تو اس کی لاش وہاں سے ملی اور تم عقبی راستے سے جا چکے تھے ۔ البتہ راسٹن پر تشدد کیا گیا تھا "...... ماسٹر ریمنڈ نے پوری تفصیل سے ازخود سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

" میں تو تم سے ملنے آ رہا تھا اور تمہیں شاید غلط فہمی ہو گئی ہے ورنہ میں تمہارے لئے ایک بزنس آفر لے کر آیا تھا "...... خاور نے کہا۔

" پہلے بتاؤ کہ تمہارا تعلق کس ملک سے ہے "...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا۔

"میرا تعلق کافرستان سے ہے اور میں کافرستان کی ایک پرائیویٹ لیکن بین الاقوامی تنظیم بگ ماسٹر کا آدمی ہوں"...... خاور نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... ماسٹر ریمنڈ نے پوچھا۔

"میرا نام راجیش ہے"...... خاور نے جواب دیا۔

"تم اس طرح ڈبل میک اپ کر کے میرے پاس آرہے تھے اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم میرے لئے آفر لے کر آئے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہو۔ اب مائی تم سے سچ اگلوائے گا"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... عقب میں کھڑے ہوئے اس جلاد نما آدمی نے چونک کر کہا۔

"مائی۔ کوڑا اٹھاؤ اور اس وقت تک تمہارے ہاتھ نہیں رکنے چاہئیں جب تک یہ سچ نہ اگل دے"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... مائی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس طرف کو بڑھ گیا جدھر دیوار پر مختلف انداز کے کوڑے لٹکے رہے تھے۔

"یہ تو پوچھ لو اس سے کہ اس نے میری رہائش گاہ کا کیسے پتہ چلایا ہے اور کیسے اس نے معلوم کر لیا کہ تم میرے پاس آتے ہو اور اس وقت میرے پاس موجود ہو"...... اچانک مامی نے کہا۔

"یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کیسے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ اس نے راسٹن پر تشدد کر کے اس سے یہ معلوم کیا ہو گا کہ تم میری گرل فرینڈ ہو اور تم میرے کلب میں رقاصہ بھی

ہو اور کلب کے عقب میں رہتی ہو۔ پھر ریمنڈ کلب سے کاؤنٹر گرل لوسی نے مجھے بتایا کہ یہ آدمی اس کے پاس آیا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو بزنس مین ظاہر کیا اور وہاں سے اسے معلوم ہوا کہ آج تمہارے رقص کا آف ہے تو یہ تمہاری رہائش گاہ پر آگیا۔ اس کا خیال تھا کہ تم پر تشدد کر کے یہ میرے بارے میں معلوم کر لے گا لیکن میں اتفاق سے وہیں موجود تھا"...... ماسٹر ریمنڈ نے جواب دیا۔ اس کے بات کرنے کی وجہ سے مائی خاور کے قریب آکر رک گیا تھا۔ ویسے خاور سمجھ گیا تھا کہ ماسٹر ریمنڈ واقعی تیز ذہن کا آدمی ہے۔ اس نے انتہائی ذہانت سے سب کچھ سمجھ لیا تھا اور خاور جس انداز میں جکڑا ہوا تھا اس انداز میں وہ اپنا بچاؤ بھی نہ کر سکتا تھا اس لئے اس نے فوری طور پر اپنے آپ کو ظاہر کر دینے کا پلان بنا لیا۔

"تم رک کیوں گئے مائی"...... ماسٹر ریمنڈ نے بات کر کے مائی سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"سنو ماسٹر ریمنڈ۔ میں تمہیں سب کچھ سچ سچ بتا دیتا ہوں"۔ خاور نے کہا تو آگے بڑھتے ہوئے مائی کو ماسٹر ریمنڈ نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

"اگر تم سچ سچ بتا دو تو تمہیں آسان موت مارا جائے گا"...... ماسٹر ریمنڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے آسان موت کا کہہ کر اس نے خاور پر بہت بڑا احسان کر دیا ہو۔

"ٹھیک ہے۔ اب سچ سن لو۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور میرا

نام خاور ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس سے ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا میں آئندہ ماہ ہونے والی سربراہ کانفرنس میں ایک افریقی ملک کے سربراہ کو ہلاک کیا جائے گا اور اس بارے میں اشارہ فاگو سینڈیکیٹ کا ملا تھا اس لئے مجھے یہاں بھیجا گیا کہ میں اس اشارے کے بارے میں تحقیقات کروں۔ مجھے بلیک کلب کے راسٹن کی ٹپ ملی۔ اس نے تمہارے بارے میں بتایا اور جس کے نتیجے میں اس وقت میں یہاں موجود ہوں"۔ خاور نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ فاگو سینڈیکیٹ کا اشارہ ملا ہے ویسے جو کچھ تم نے بتایا ہے وہ سچ ہے"...... ماسٹر ریمنڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی سچ ہے"...... خاور نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ماسٹر ریمنڈ۔ یہ سب کچھ کیسے سچ ہو سکتا ہے۔ فاک لینڈ کے سینڈیکیٹ کا پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنا کیسے سچ ہو سکتا ہے"۔ ساتھ بیٹھی ہوئی ماسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں مشن کی بات نہیں کر رہا ماسی بلکہ اس آدمی کے بارے میں بتا رہا ہوں کہ یہ سچ بول رہا ہے کیونکہ میرے اندر سچ جھوٹ پرکھنے کی قدرتی صلاحیت موجود ہے"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا۔

"یہ سچ بول رہا ہے ماسٹر تو اس کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ فاگو

سینڈیکیٹ کا کوئی مشن ہے پاکیشیا میں"...... ماسی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اطلاع غلط بھی تو ہو سکتی ہے۔ بہرحال اب مجھے یہ بات کنفرم کرنا ہو گی"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا۔

"کیسے کنفرم کرو گے"...... ماسی نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ اپنے چیف سے فون پر بات کرے گا اور اپنی بات کو کنفرم کرائے گا۔ کیوں مسٹر"...... ماسٹر ریمنڈ نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر تم اس انداز میں کنفرم ہونا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن"...... خاور نے کہا تو ماسٹر ریمنڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم نے یہ لیکن کیوں کہا ہے"...... ماسٹر ریمنڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن کا مطلب ہے کہ تم مجھے ان زنجیروں سے رہا کراؤ گے تو میں کنفرم کراؤں گا"...... خاور نے کہا تو ماسٹر ریمنڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم فون نمبر بتاؤ۔ مائیک نمبر پریس کر کے رسیور تمہارے کان سے لگا دے گا اور ہاں۔ اگر تمہاری بات کنفرم ہو گئی تو میرا وعدہ کہ تمہیں آسان موت مارا جائے گا"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا۔

"کیا تم میرا ایک ہاتھ بھی آزاد کرنے سے گھبراتے ہو جبکہ میں تو

مکمل طور پر جکڑا ہوا ہوں ۔ میں اس انداز میں بات کرنے سے الرجک ہوں"...... خاور نے کہا۔

" تم اپنی موت کو لمحہ بہ لمحہ مشکل بناتے جا رہے ہو ۔ میرے لئے لفظ گھبرانا استعمال کر کے تم نے اپنی موت کو عبرتناک بنا لیا ہے ۔ بہرحال تمہارا ایک ہاتھ آزاد کیا جا سکتا ہے ۔ اس میں کوئی حرج نہیں"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا۔

" مائی "...... ماسٹر ریمنڈ نے مائی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... مائی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" زنجیر کھینچ کر اس کا دایاں بازو آزاد کر دو"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا تو مائی نے کوڑا وہیں زمین پر رکھا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ زنجیر کے اوپر والے سرے پر اور دوسرا خاور کے کولہوں کے پاس رکھ کر اس نے پوری قوت سے زنجیر کو کھینچا تو واقعی اتنا گیپ بن گیا کہ خاور اپنا بازو باہر نکال سکتا تھا ۔ اس نے جلدی سے اپنا بازو باہر نکالا تو مائی نے ہاتھ ہٹا لئے اور پیچھے ہٹ کر اس نے جھک کر زمین پر پڑا ہوا کوڑا اٹھا لیا اور ایک بار پھر اکڑ کر کھڑا ہو گیا۔

" اب تو تمہاری الرجی دور ہو جائے گی ۔ اب نمبر بتاؤ اپنے چیف کا"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا۔

" اس وقت یہاں کیا وقت ہوا ہے"...... خاور نے کہا تو ماسٹر ریمنڈ چونک پڑا۔

" کیوں ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا۔

" تم ماسٹر ہو کر نجانے کیوں معمولی معمولی باتوں پر چونک پڑتے ہو ۔ چیف کے آفس میں آنے کے خصوصی اوقات ہیں ۔ وہ چوبیس گھنٹے تو آفس میں نہیں ہوتا اور آفس کے علاوہ اس کا کوئی اور نمبر کسی کے پاس نہیں ہے اس لئے میں وقت پوچھ رہا ہوں تاکہ اندازہ کر سکوں کہ اس وقت وہ آفس میں موجود بھی ہو گا یا نہیں"۔ خاور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ فاک لینڈ اور پاکیشیا کے درمیان وقت کا کتنا فرق ہے"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا۔

" ہاں ۔ آٹھ گھنٹوں کا فرق ہے"...... خاور نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" اور تمہارے چیف کا آفس ٹائم کیا ہے"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا تو خاور نے وقت بتا دیا۔

" اوہ ۔ پھر تو ابھی ایک گھنٹہ رہتا ہے اس کے آفس آنے میں ۔ ٹھیک ہے ۔ مائی یہیں رہے گا ۔ آؤ مامبی ۔ ہم ایک گھنٹے بعد دوبارہ آئیں گے"...... ماسٹر ریمنڈ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی مامبی بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

" خیال رکھنا مائی ۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کرے تو اسے گولی سے اڑا دینا"...... ماسٹر ریمنڈ نے مائی سے کہا۔

" یس ماسٹر"...... مائی نے جواب دیا تو ماسٹر ریمنڈ اور مامبی ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے ہال نما کمرے سے باہر نکل گئے۔

"ایک گھنٹہ خاموش رہنے سے نہیں گزرتا مائی۔ ہم باتیں تو کر سکتے ہیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ماسٹر ریمنڈ نے گو اپنی طرف سے بڑی ذہانت سے کام لیا تھا اور خود وقت بتانے کی بجائے خاور سے پوچھ کر اندازہ لگایا تھا لیکن خاور نے کمرے کے روشن دان سے آنے والی روشنی سے ہی وقت کا اندازہ لگا لیا تھا اس لئے اس نے وقت ایسا بتایا تھا کہ اسے ایک گھنٹہ مل جائے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"خاموش رہو ورنہ گولی مار دوں گا"...... مائی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بے شک مار دینا۔ پھر تمہارا ماسٹر کنفرم نہ ہو سکے گا۔ صرف یہ بتا دو کہ کیا ماسٹر ریمنڈ فاگو سینڈیکیٹ کا چیف ہے"...... خاور نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ اوپر کو اٹھ گیا اور اس نے زنجیر کو اس انداز میں پکڑ لیا جیسے ہاتھ کو سہارا دے رہا ہو۔

"ماسٹر صرف ماسٹر ہے۔ چیف نجانے کون ہو گا"...... مائی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم اس وقت کہاں ہیں"...... خاور نے پوچھا۔ اس کا ہاتھ اس کڑے پر موجود تھا جس سے زنجیر منسلک تھی اور اس کی انگلیاں تیزی سے اس بٹن کو ٹریس کرنے میں مصروف تھیں جس سے کڑا کھل سکتا ہو کیونکہ اس نے چیک کر لیا تھا کہ اس کے بغیر کسی صورت

زنجیر کڑے میں ڈالی ہی نہ جا سکتی تھی۔

"ماسٹر ریمنڈ ہاؤس میں"...... مائی نے جواب دیا۔ وہ ویسے ہی کوڑا اٹھائے کھڑا تھا۔

"تم کھڑے کھڑے تھک جاؤ گے مائی اس لئے کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ میری تو مجبوری ہے کہ میں بیٹھ نہیں سکتا"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مجھ سے آخر اس قدر ہمدردی کیوں پیدا ہو گئی ہے"۔ مائی نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ان لوگوں سے ہمیشہ ہمدردی رہتی ہے جن کی پوری زندگی دوسروں کا حکم مانتے گزر جاتی ہے"...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ اب اگر تمہارے منہ سے کوئی لفظ نکلا تو کھال ادھیڑ دوں گا"...... مائی نے برافروختہ لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے خاور کی انگلی نے بٹن ٹریس کر لیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کوئی بات نہیں کروں گا۔ البتہ ایک درخواست ہے۔ یہاں پانی کی کوئی بوتل تو ہو گی۔ مجھے شدید پیاس لگ رہی ہے اس لئے اگر پانی پلوا دو تو مہربانی ہو گی"...... خاور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں پانی نہیں ہے"...... مائی نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوا خاور نے انگلی سے بٹن پریس کر

دیا۔ ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم
کے گرد موجود بھاری زنجیر کھڑکھڑاتی ہوئی کھلی اور پھر نیچے فرش پر گر
گئی۔

" یہ۔ یہ کیا ہوا۔ کیسے ہوا"...... مائٹ نے اچھلتے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس انداز میں آگے بڑھا جیسے دوبارہ وہ
خاور کو زنجیر میں جکڑنا چاہتا ہو کہ خاور بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور
دوسرے لمحے بھاری بھرکم مائٹ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے
گرا۔ خاور نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اس کے سینے پر ٹکر ماری تھی۔
مائٹ کے اچانک گرنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں موجود کوڑا نکل
کر ایک طرف جا گرا تھا اور خاور نے بجلی کی سی تیزی سے نہ صرف
کوڑا اٹھا لیا بلکہ اس سے پہلے کہ مائٹ اٹھنے میں کامیاب ہوتا وہ کوڑا
اٹھا کر سیدھا ہونے میں بھی کامیاب ہو گیا اور پھر اس کے ساتھ ہی
شڑاپ شڑاپ کی آوازوں کے ساتھ ہی مائٹ کے حلق سے نکلنے والی
چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ خاور کا ہاتھ اس طرح چل رہا تھا جیسے
مشین چلتی ہے اور چند لمحوں بعد ہی اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا مائٹ
شدید زخمی ہو کر بے ہوش ہو چکا تھا۔ خاور تیزی سے آگے بڑھا اور
اس نے بھاگ کر کمرے میں موجود الماری کھولی تو اس کے ساتھ ہی
اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ الماری
میں نہ صرف بے ہوشی دور کرنے والی اینٹی گیس موجود تھی بلکہ بے
ہوش کر دینے والی مخصوص گیس کے کیپسولوں سے بھرا ہوا ایک

ڈبہ بھی موجود تھا۔ خاور کو پہلے سے اس کا خیال تھا کیونکہ یہ ہال نما
کمرہ بہرحال ٹارچنگ روم کے طور پر استعمال ہوتا تھا اور یہاں گیس
سے بے ہوش افراد کو ہوش میں لایا جاتا ہو گا اور پھر کسی کو بے
ہوش بھی کیا جاتا ہو گا اس لئے اس کا خیال تھا کہ یہاں دونوں چیزیں
موجود ہوں گی اور واقعی ایسے ہی تھا۔ اس نے گیس کے کئی کیپسول
اٹھا کر جیب میں ڈالے اور پھر الماری میں موجود رسی کا بنڈل اٹھا کر
باہر رکھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے الماری کے نچلے خانے میں
موجود اسلحے میں سے ایک مشین پسٹل اٹھا کر جیب میں ڈال لیا
کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کی جیبیں خالی کر دی گئی ہوں گی۔ اس
نے الماری بند کی اور واپس مڑ کر وہ فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے
مائٹ کے قریب آیا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کی
نال بے ہوش پڑے ہوئے مائٹ کے دل پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ مائٹ
کے جسم کو دو تین جھٹکے لگے اور پھر وہ ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ خاور نے
مشین پسٹل واپس جیب میں رکھا اور جھک کر مائٹ کا بازو پکڑا اور
اسے گھسیٹتا ہوا ایک طرف لے گیا تاکہ دروازہ کھلتے ہی اس کی لاش
نظر نہ آئے۔ پھر اس نے ایک کرسی اٹھائی اور اسے دروازے کے
قریب رکھ کر وہ اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا اور تقریباً ایک گھنٹہ
گزرنے کے بعد اسے دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آوازیں
سنائی دیں تو وہ چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ قدموں کی آوازوں سے ہی وہ
سمجھ گیا تھا کہ ماسٹر ریمنڈ اور ماسی دونوں آرہے ہیں۔ چند لمحوں بعد

دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پہلے ماسٹر ریمنڈ اور اس کے پیچھے مامبی اندر داخل ہوئی۔

" یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب "...... دونوں نے ہی بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا ہی تھا کہ دروازے کے پٹ کی اوٹ میں کھڑے خاور نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گیس کیپسول فرش پر دے مارے اور ساتھ ہی اپنا سانس روک لیا۔ وہ دونوں تیزی سے مڑ ہی رہے تھے کہ یکلخت لڑکھڑاتے ہوئے نیچے گرے اور ان کے ہاتھ پیر پھیلتے چلے گئے ۔ خاور نے ایک نظر ان پر ڈالی اور پھر دروازے سے باہر آگیا ۔ اسے معلوم تھا کہ گیس کے اثرات یہاں کچھ دیر تک رہیں گے اس لئے اس نے اس دوران اس عمارت کو چیک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا جسے مائٹ نے ریمنڈ ہاؤس کہا تھا ۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد جب وہ واپس اس کمرے میں آیا تو عمارت میں موجود آٹھ افراد ہلاک ہو چکے تھے اور اب کوٹھی کے اندر اور باہر کوئی مسلح فرد زندہ باقی نہ رہا تھا اس لئے خاور اب ہر طرح مطمئن تھا ۔ کمرے میں موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات بھی اب تک دور ہو چکے تھے ۔ اس نے دروازے کے پاس پڑی ہوئی کرسی اٹھائی اور اسے سامنے دیوار کے ساتھ رکھ کر دوسری کرسی اٹھا کر پہلی کرسی کے ساتھ رکھی اور پھر اس نے باری باری فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ماسٹر ریمنڈ اور مامبی کو اٹھا کر دونوں کرسیوں پر ڈال دیا۔

" اس کے بعد اس نے الماری کے قریب فرش پر پڑا ہوا رسی کا بنڈل اٹھایا اور جیب سے خنجر نکال کر اس نے اس رسی کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ان دونوں کو رسی کی مدد سے کرسیوں کے ساتھ اچھی طرح سے باندھ دیا ۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور اس نے الماری میں سے اینٹی گیس کی شیشی اٹھائی اور پھر باری باری ان دونوں کو اینٹی گیس سونگھا کر اس نے شیشی بند کی اور اسے دوبارہ الماری میں رکھ کر اس نے فرش پر پڑا ہوا وہی خون آلود کوڑا اٹھا لیا جو مائٹ نے اس کے لئے منتخب کیا تھا اور پھر وہ ان دونوں کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد دونوں نے باری باری کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ سب کیا ہو گیا ہے "...... دونوں نے ہی اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" چیف کے آفس میں آنے کا وقت ہو گیا ہے اس لئے میں نے کارروائی کی ہے تاکہ چیف کو کامیابی کی اطلاع دی جا سکے "...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم ۔ تم زنجیروں سے کیسے آزاد ہو گئے ۔ یہ ۔ یہ مائٹ کیسے ہلاک ہو گیا "...... ماسٹر ریمنڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ مامبی خاموش بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے اور پھر خاور نے انہیں زنجیر کھلنے سے لے کر مائٹ کو ہلاک کرنے کی تفصیل کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ ان کی

بے ہوشی کے دوران وہ اس عمارت میں موجود تمام افراد کو بھی ہلاک کر چکا ہے۔

" یہ تمام تفصیل میں نے اس لئے بتائی ہے ماسٹر ریمنڈ کہ تم میرے سوالوں کے جواب دے سکو"...... خاور نے کہا۔

" کیسے سوالات"...... ماسٹر ریمنڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" فاگو سینڈیکیٹ کا چیف کون ہے"...... خاور نے کہا۔

" مجھے کیا معلوم۔ میرا کوئی تعلق فاگو سینڈیکیٹ سے نہیں ہے"۔ ماسٹر ریمنڈ نے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا خاور کا ہاتھ گھوما اور شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی ماسٹر ریمنڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

" بولو۔ کون ہے چیف۔ بولو"...... خاور نے دوسرا کوڑا مارتے ہوئے کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم"...... ماسٹر ریمنڈ نے کراہتے ہوئے جواب دیا تو خاور کا ہاتھ مسلسل حرکت میں آگیا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو اسے۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ"...... مامی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی ماسٹر ریمنڈ کی گردن ڈھلک گئی اور اس کے پورے جسم پر کوڑے کی ضربات نے زخم ڈال دیئے تھے۔

" بتاؤ ورنہ"...... خاور نے سرد لہجے میں کہا۔

" چیف کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ فاک لینڈ کو چار

حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ چاروں کے علیحدہ علیحدہ ماسٹر ہیں جو اپنے حصے کو کنٹرول کرتے ہیں۔ ریمنڈ ایک حصے کا ماسٹر ہے۔ اس طرح تین دوسرے ماسٹرز ہیں۔ ماسٹر راگھو، ماسٹر ہارڈی اور ماسٹر براؤن"...... مامی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہاں سے جانے کے بعد ماسٹر ریمنڈ نے کس سے بات کی تھی اور کیا"...... خاور نے کہا تو مامی چونک پڑی۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... مامی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو کچھ تمہیں معلوم ہے وہ بتا دو۔ سوال مت کرو ورنہ"۔ خاور نے کہا۔

" ماسٹر راگھو سے بات ہوئی تھی۔ ماسٹر راگھو نے کہا تھا کہ تمہیں پوری طرح چیک کیا جائے اور تم سے ہر بات اگلوائی جائے کہ کہیں تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس تو نہیں ہے"...... مامی نے کہا تو خاور چونک پڑا۔

" ماسٹر راگھو کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کیسے معلوم ہے"...... خاور نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ میں صرف ماسٹر ریمنڈ کو ہی جانتی ہوں۔ باقیوں کے میں نے صرف نام سنے ہوئے ہیں"...... مامی نے کہا تو خاور نے کوڑے کو ایک طرف رکھا اور جیب سے خنجر نکال لیا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ کیا کرنا چاہتے ہو تم۔ رک جاؤ"۔ مامی

نے خنجر دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

" خاموش رہو ورنہ شہ رگ میں خنجر اتار دوں گا"...... خاور نے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا تو مامی نے اس طرح ہونٹ بند کر لئے جیسے اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ اب وہ باقی ساری زندگی نہیں بولے گی۔ اس کے ساتھ ہی خاور کا ہاتھ گھوما اور ماسٹر ریمنڈ کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی ماسٹر ریمنڈ نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔

" تم۔ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... ماسٹر ریمنڈ نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے خاور کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک ماسٹر ریمنڈ کی پیشانی پر پڑا اور کمرہ ایک بار پھر ماسٹر ریمنڈ کی روح فرسا چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ یکلخت انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا اور جسم کانپنے لگ گیا تھا جبکہ ساتھ بیٹھی ہوئی مامی کی گردن ڈھلک گئی تھی۔ وہ شاید چیخ نہ سکنے کی وجہ سے اور خوف سے بے ہوش ہو گئی تھی۔

" کون ہے چیف۔ بولو"...... خاور نے ایک اور ضرب لگاتے ہوئے کہا اور اس ضرب نے ماسٹر ریمنڈ کی حالت انتہائی حد تک خستہ کر دی تھی۔

" چ۔ چ۔ چیف ہمفرے ہے۔ چیف ہمفرے ہے"...... اس نے ٹیپ ریکارڈر چلنے کے انداز میں بولنا شروع کر دیا۔

" ماسٹر راگھو کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کیسے علم ہے۔ بولو"...... خاور نے کہا تو ماسٹر ریمنڈ نے مسلسل بولنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے تفصیل بتا دی کہ کس طرح میٹنگ ہوئی اور کس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فاک لینڈ بلانے کی پلاننگ کی گئی اور کس طرح ماسٹر راگھو کو انچارج بنایا گیا۔

" اس پلاننگ کی وجہ"...... خاور نے پوچھا۔

" تاکہ سربراہ کانفرنس میں کاٹرے کے سربراہ کو ہلاک کیا جا سکے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کوئی مداخلت نہ کر سکے"...... ماسٹر ریمنڈ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کی حالت اب ایسی ہو گئی تھی کہ وہ سب کچھ لاشعوری طور پر بتاتا چلا جا رہا تھا اور پھر خاور نے اس سے ماسٹر راگھو کے بارے میں ساری تفصیل معلوم کر لی۔ البتہ چیف کے بارے میں وہ کچھ نہ بتا سکا تھا کیونکہ بقول اس کے چیف خفیہ رہتا تھا۔ سب کچھ پوچھنے کے بعد خاور نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی پہلے ماسٹر ریمنڈ اور اس کے بعد مامی کا جسم چھلنی ہو گیا۔

عمران اور بلیک زیرو دونوں دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھے ۔ دونوں کے چہروں پر سنجیدگی تھی کیونکہ کارمن میں عمران کے دوست جونیئر نے انہیں حتمی اطلاع دے دی تھی کہ ڈاکٹر اعظم کو راپڈ سے فاگو سینڈیکیٹ نے چھین لیا ہے اور وہ اسے فاک لینڈ لے گئے ہیں اور انہوں نے راپڈ کے چیف سے ڈاکٹر اعظم کی واپسی کے لئے بھاری تاوان کا مطالبہ کر دیا ہے لیکن راپڈ کا چیف اتنا بھاری تاوان ادا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور پھر یہ بھی جونیئر نے بتایا کہ راپڈ نے بھی ڈاکٹر اعظم کو صرف بھاری تاوان کی غرض سے اغوا کیا ہے کیونکہ ان کا کام ہی یہی ہے کہ وہ انتہائی اہم افراد کو اغوا کر کے اس کا تاوان حاصل کرتے ہیں جبکہ خاور کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آ رہی تھی اس لئے عمران ایکشن میں بھی نہ آ رہا تھا۔

" عمران صاحب یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے سے کچھ نہیں ہو

گا۔آپ نے اکیلے خاور کو بھیج کر زیادتی کی ہے ۔وہ اکیلا کچھ نہ کر سکے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم خاور کو نہیں جانتے ۔مجھے اس کی صلاحیتوں کا علم ہے اس لئے یہ بات ذہن سے نکال دو کہ خاور وہاں کچھ نہیں کر سکے گا۔خاور وہاں پوری ٹیم سے زیادہ مؤثر ثابت ہو گا لیکن نجانے رپورٹ کیوں نہیں دے رہا مگر یہ بات روز روشن کی طرح یقینی سمجھو کہ خاور کامیاب رہے گا"...... عمران نے کہا۔

" آپ جس طرح اپنے ساتھیوں کی صلاحیتوں پر اعتماد رکھتے ہیں وہ واقعی حیران کن ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" مجھے تو تم پر بھی اسی طرح اعتماد ہے ۔اسی لئے تو میں نے تمہیں اکیلے چیف ایجنٹ والے کیس میں بھجوا دیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" خاور بول رہا ہوں باس ۔فاک لینڈ سے"...... دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

" کیا رپورٹ ہے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے خاور نے تفصیل بتانا شروع کر دی ۔عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا جبکہ بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"گڈ شو خاور۔ تم نے واقعی کام کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"شکریہ باس۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے"....... خاور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری رپورٹ کے مطابق یہ سارا ڈرامہ اس لئے کھیلا گیا ہے کہ سربراہ کانفرنس کے دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس پاکیشیا میں موجود نہ ہو"....... عمران نے کہا۔

"یس باس"....... خاور نے جواب دیا۔

"لیکن ڈاکٹر اعظم بہرحال ان کے قبضے میں ہے اور ہم نے انہیں چھڑانا ہے اس لئے میں عمران کے ساتھ ٹیم بھیج رہا ہوں۔ وہ تم سے رابطہ کر لیں گے۔ تم اس دوران یہ معلوم کرو کہ ڈاکٹر اعظم کہاں ہو گا"....... عمران نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"....... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں بات کراتا ہوں سر"....... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں سر"....... چند لمحوں بعد سر سلطان کی

مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان۔ کاٹرے کے سربراہ کو ہلاک کرنے کی جو سازش کی جا رہی ہے اس بارے میں سیکرٹ سروس نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہ کام کاٹرے کے ہمسایہ ملک آنگالا کے پرنس شاما کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ آپ خارجہ معاملات کے ماہر ہیں۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں کہ ان دونوں ملکوں کے درمیان کیا ایسی بات ہے جس کی وجہ سے وہ اتنا بڑا اقدام کر رہے ہیں"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ کاٹرے اور آنگالا کی پوزیشن بالکل پاکیشیا اور کافرستان جیسی ہے۔ پہلے یہ دونوں ملک ایک تھے لیکن کاٹرے میں مسلم اکثریت تھی جبکہ آنگالا غیر مسلم تھے۔ اس لئے کاٹرے کے موجودہ سربراہ نے وہاں جدوجہد کی اور کاٹرے کو علیحدہ ملک قرار دے دیا گیا اور یہ مسلم بلاک میں شامل ہو گیا۔ پرنس شاما کی کوشش ہے کہ کسی طرح کاٹرے کو دوبارہ آنگالا میں شامل کر دیا جائے لیکن کاٹرے کے سربراہ اس کے مخالف ہیں۔ پرنس شاما بے پناہ دولت خرچ کر کے کاٹرے میں ایسی پارٹی کو اپوزیشن میں لے آئے ہیں جس نے کاٹرے میں مؤثر پوزیشن حاصل کر لی ہے لیکن جب تک سربراہ موجود ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے ان کی کوشش ہے کہ سربراہ کو ہلاک کر دیا جائے اور اگر ایسا یہاں پاکیشیا میں ہو گیا تو پھر لامحالہ کاٹرے میں موجود مسلمان یہی سمجھیں گے کہ

مسلم بلاک نے ان کو اہمیت نہیں دی اور ان کی حفاظت کا مؤثر انتظام نہیں کیا گیا اس لئے وہ مسلم بلاک کے خلاف بھی ہو سکتے ہیں اور پھر اس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ اپوزیشن پارٹی اقتدار حاصل کر کے آنگالا اور کاٹرے کو دوبارہ ایک کرانے میں کامیاب ہو جائے"....... سر سلطان نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ کوشش تو بعد میں بھی کہیں اور بھی ہو سکتی ہے"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ لیکن اگر یہ کارروائی پاکیشیا میں نہیں ہو گی تو پھر ان دونوں ملکوں کے مل جانے کا سکوپ تقریباً نہ ہونے کے برابر ہو جائے گا"....... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ شکریہ"....... عمران نے کہا اور کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس سربراہ کانفرنس سے پہلے ہی اس فاگو سینڈیکیٹ کا مکمل خاتمہ ضروری ہے"....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ پرنس شاما کسی اور گروپ کی خدمات بھی حاصل کر سکتا ہے جس طرح اس نے راپڈ کی خدمات حاصل کر کے ایک سکیم بنا ڈالی اور پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے پہلے ہی ایسا کیا ہوا ہو۔ فاگو کو آگے رکھا ہو جبکہ کسی دوسرے گروپ کو خفیہ رکھا ہو اور ہم فاگو سینڈیکیٹ کا خاتمہ کر کے مطمئن ہو جائیں اور وہ

گروپ یہاں کام دکھا جائے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ اس پرنس شاما کا خاتمہ کر دیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں عمران صاحب تاکہ معاملے کی اصل جڑ ہی کٹ جائے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" لیکن پرنس شاما کی جگہ جو لے گا اگر اس نے بھی یہ کام شروع کر دیا تو ہم کس کس کا خاتمہ کریں گے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں اگر آپ کاٹرے کے سربراہ سے بات کر لیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ زیادہ بہتر انداز میں کوئی حل بنا سکیں کیونکہ وہ اصل آدمی ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ تمہاری بات درست ہے"....... عمران نے کہا اور کریڈل سے ہاتھ اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

" پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"....... سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں بات کراتا ہوں"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" سلطان بول رہا ہوں سر"....... چند لمحوں بعد ہی سر سلطان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" سر سلطان ۔ میں کاٹرے کے سربراہ سے بات کرنا چاہتا ہوں ۔ کیا ان سے آپ رابطہ کرا سکتے ہیں یا مجھے پریذیڈنٹ صاحب کو کہنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" سر ۔ وہ آپ کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتے ہیں کیونکہ انہیں بھی یہ اطلاع مل چکی ہے کہ آپ ان کے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں ۔ میں آپ کو ان کا مخصوص نمبر دے دیتا ہوں ۔ آپ ان سے بات کر لیں"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کاٹرے کا رابطہ نمبر اور سربراہ کا نمبر بتا دیا۔

" شکریہ "...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے سر سلطان کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پرسنل سیکرٹری ٹو ہزہائی نس سپیکنگ "...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکسٹو فرام پاکیشیا ۔ ہزہائی نس سے بات کرائیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ گوڈے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ہی ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" جی فرمائیے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے

ضروری باتیں بتانے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی پوچھ لی کہ اگر فاگو سینڈیکیٹ کا خاتمہ کر دیا جائے تو کیا ان پر منڈلانے والا خطرہ ختم ہو جائے گا یا آنگلا کے پرنس شاما کا بھی خاتمہ ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

" جناب ۔ یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ میرے لئے اس قدر کام کر رہے ہیں ۔ اصل آدمی پرنس شاما ہے ۔ وہ ابھی حال ہی میں تخت نشین ہوا ہے اور اسرائیل کا خاص آدمی ہے اور اس کی تخت نشینی میں اسرائیل کا ہی ہاتھ ہے جبکہ اصل وارث پرنس ساگا ہیں جو ولی عہد تھے لیکن اسرائیل نے سازش کر کے پرنس شاما کو تخت نشین کرا دیا ۔ اگر پرنس شاما کی جگہ پرنس ساگا لے لیں تو پھر کاٹرے کے خلاف تمام خطرات ختم ہو جائیں گے کیونکہ پرنس ساگا ایسے معاملات میں پڑنے والے نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ پرنس شاما کو سکرین سے آف کر دیا جائے یا کوئی دوسری صورت بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

" جناب ۔ اب تو یہی صورت ہے ۔ ہاں پہلے اگر کوشش کی جاتی تو ہو سکتا تھا کیونکہ پرنس ساگا خونریزی کے قائل نہیں ہیں اس لئے انہوں نے کوئی احتجاج تک نہیں کیا تھا اور خاموش رہے تھے ۔ ویسے پرنس ساگا وہاں سے شفٹ ہو کر سوئٹزرلینڈ چلے گئے ہیں اور اب بھی وہیں رہتے ہیں لیکن اگر پرنس شاما سکرین سے ہٹ گئے تو پھر لامحالہ انہیں ہی واپس آ کر تخت سنبھالنا پڑے گا اور اس کے بعد کاٹرے پر

منڈلانے والے تمام خطرات ختم ہو جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ۔ شکریہ ۔ آپ بے فکر ہو کر سربراہی کانفرنس اٹنڈ کریں ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا ۔ اللہ حافظ "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب ۔ اب آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہمیں پہلے اس فالو سینڈیکیٹ سے ڈاکٹر اعظم کو چھڑانا ہے اس کے بعد اس سینڈیکیٹ کا خاتمہ اور پھر پرنس شاما کے بارے میں سوچیں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا۔

"عمران کی سربراہی میں ٹیم فاک لینڈ بھیجی جا رہی ہے ۔ تم صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو کہہ دو کہ وہ تیار رہیں ۔ تم نے بھی ساتھ جانا ہے ۔ عمران تمہیں بریف کر دے گا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بغیر مزید کچھ کہے

رسیور رکھ دیا۔

"خاور کی وہاں موجودگی کی وجہ سے میرا خیال تھا کہ آپ صدیقی، نعمانی اور چوہان کو ساتھ لے جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ انہیں فوری طور پر آنگالا بھجوانا پڑے اور وہاں صدیقی زیادہ بہتر انداز میں کام کر سکتا ہے ۔ میں فاک لینڈ پہنچ کر ہی تم سے اس بارے میں رابطہ کروں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو بلیک زیرو بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک انتہائی جدید انداز کی آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا افریقی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر قیمتی کپڑے اور جدید تراش کا سوٹ تھا جس پر اس نے سرخ رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے سر پر ایک مخصوص ساخت کی ٹوپی تھی جس کے سامنے دو سرخ رنگ کے پر تھے جن کے درمیان ایک انتہائی قیمتی ہیرا تھا۔ یہ آنگالا کا سربراہ پرنس شاما تھا۔ اس وقت وہ اپنے شاندار محل میں بنے ہوئے اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فونز میں سے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرنس شاما نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرنس شاما نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"اسرائیل کے سپیشل سیکرٹری آپ سے بات کرنے کی اجازت چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی منمناتی ہوئی آواز میں کہا گیا۔ یہ پرنس شاما کا پرسنل سیکرٹری تھا۔

"اجازت ہے"...... پرنس شاما نے پہلے کی طرح شاہانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ ہزہائی نس پرنس۔ میں سپیشل سیکرٹری اسرائیل رافٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس فرمائیے"...... پرنس شاما نے کہا۔

"آپ نے سپیشل مشن کے لئے فاک لینڈ کے کسی سینڈیکیٹ کی خدمات حاصل کی تھیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرنس چونک پڑا۔

"ہاں۔ فاگو سینڈیکیٹ کی۔ کیوں"...... پرنس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے اس مشن کی اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مل گئی ہے اور یقیناً وہ اس فاگو سینڈیکیٹ کے خاتمے کے لئے فاک لینڈ پہنچ جائیں گے اور فاگو سینڈیکیٹ کے عام غنڈے اور بدمعاش ان کا مقابلہ نہ کر سکیں گے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ پاکیشیا میں ہونے والی سربراہی کانفرنس سے کہیں پہلے اس پورے فاگو سینڈیکیٹ کا ہی خاتمہ ہو جائے گا اور پھر اس سپیشل مشن کا کیا ہو گا"...... سیکرٹری

نے کہا۔

" وہ انتہائی طاقتور سینڈیکیٹ ہے ۔ وہ کیسے ختم ہو سکتا ہے"۔ پرنس شامانے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آپ اس سروس سے واقف نہیں ہیں پرنس ۔ اس سروس کی کارکردگی سے تو ایکریمیا اور روسیاہ جیسی سپر پاورز بھی خوفزدہ رہتی ہیں"....... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

" تو پھر آپ فرمائیں کہ کیا کیا جائے"....... پرنس شامانے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ صرف فاگو سینڈیکیٹ پر تکیہ نہ کریں پرنس اور اس سپیشل مشن کے لئے کسی بڑی ایجنسی کو سامنے لے آئیں ۔ مثلاً ایکریمیا کی بلیک کارڈز ایجنسی ایسے کام کے لئے مناسب ہے ۔ اس ایجنسی میں ایکریمیا، گریٹ لینڈ اور کارمن کے انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ شامل ہیں ۔ وہ اس سروس کا مقابلہ کر سکتے ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تو کیا فاگو سینڈیکیٹ سے یہ مشن واپس لے لیا جائے"۔ پرنس نے کہا۔

" نہیں ۔ آپ کے اس اقدام کی اطلاع یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ جائے گی اور وہ فاگو سینڈیکیٹ کو چھوڑ کر آپ کے اور اس ایجنسی کے خلاف کام کرنا شروع کر دے گی ۔ آپ انہیں بھی میدان میں اتاریں اور فاگو سینڈیکیٹ کو بھی کام کرنے دیں ۔ اس

طرح پاکیشیائی خود ہی الجھے رہیں گے اور اس دوران سپیشل مشن مکمل ہو جائے گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آپ کا مشورہ درست ہے ۔ ایسا ہی کیا جائے گا"....... پرنس نے جواب دیا۔

" آپ اپنی حفاظت بھی کریں کیونکہ اگر یہ بات پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گئی کہ آپ اس مشن کی پشت پر ہیں تو وہ آپ کے خلاف بھی کام کر سکتے ہیں"....... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ پرنس کوئی تر نوالہ نہیں ہے"....... پرنس نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں نے احتیاطاً یہ بات کی ہے ورنہ مجھے بھی معلوم ہے کہ آپ کی رائل سیکورٹی فول پروف ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ بہرحال آپ کی بلیک کارڈز والی تجویز درست ہے ۔ اس طرح یہ لوگ نہ صرف الجھے رہیں گے بلکہ ان کی موت بھی یقینی ہو جائے گی"....... پرنس نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" گڈ بائی ۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو پرنس نے رسیور رکھ کر ایک اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ ہز ہائی نس"....... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"رائل سیکورٹی چیف کرنل ناگابے کو میرے آفس میں حاضر ہونے کا حکم دو"...... پرنس نے کہا۔

"یس ہزہائی نس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرنس نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرنس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرنس نے کہا۔

"رائل سیکورٹی چیف کرنل ناگابے خدمت میں حاضری کی درخواست کر رہا ہے ہزہائی نس"...... دوسری طرف سے ممناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اجازت ہے۔ پرنس نے شاہانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو پرنس نے میز کے کنارے پر موجود بٹنوں کی طویل قطار میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ میکانکی انداز میں کھلا تو ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا افریقی اندر داخل ہوا۔ وہ اندر آکر پرنس کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"ہم تمہیں سر اٹھانے اور اپنے سامنے کرسی پر بیٹھنے کی عزت بخش رہے ہیں"...... پرنس نے کہا تو کرنل ناگابے نے سیدھا ہو کر شکریہ ادا کیا اور انتہائی مؤدبانہ انداز میں کرسی کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔

"کرنل ناگابے۔ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ

جانتے ہیں"...... پرنس نے کہا۔

"صرف سنا ہوا ہے ہزہائی نس کہ وہ خاصی تیز اور فعال سروس ہے"...... کرنل ناگابے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہم نے کاٹرے کو آنگالا کے ساتھ ملانے کی پلاننگ کی ہے۔ اس پلاننگ کے تحت ہم کاٹرے کے سربراہ گوڈے کو ہلاک کرانا چاہتے ہیں۔ آئندہ ماہ پاکیشیا میں مسلم ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ کاٹرے کا سربراہ بھی اس میں شرکت کرے گا۔ ہماری پلاننگ کے مطابق وہاں اسے ہلاک کر دیا جائے گا اور اس طرح ہم پر کسی طرح کا الزام نہیں آئے گا۔ اس کے لئے ہم نے فاک لینڈ کے فاگو سینڈیکیٹ کی خدمات حاصل کی ہیں لیکن ابھی ابھی اسرائیل کے سپیشل سیکرٹری کا فون آیا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ اس پلاننگ کی اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مل چکی ہے اور وہ فاگو سینڈیکیٹ کے خاتمے کے لئے کسی بھی وقت فاک لینڈ پہنچ سکتی ہے اس لئے انہوں نے مشورہ دیا ہے کہ ہم ایکریمیا کی پرائیوٹ ایجنسی بلیک کارڈز کی بھی خدمات حاصل کریں اور وہ بھی فاک لینڈ میں اپنے طور پر کام کرے۔ اس طرح دو باتیں یقینی ہیں۔ ایک تو یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا سکوپ بڑھ جائے گا اور دوسرا یہ کہ بہرحال وہ یہاں الجھ جائیں گے اور اس طرح ہمارا سپیشل مشن پاکیشیا میں مکمل ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسرائیل کے سپیشل سیکرٹری نے اشارتاً یہ بات بھی کی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ

پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ اس مشن کے پیچھے ہم ہیں تو وہ ہمارے خلاف بھی کام کر سکتی ہے۔ گو مجھے رائل سیکورٹی پر اعتماد ہے لیکن پھر بھی تم نے ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا ہے"...... پرنس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہزہائی نس۔یہاں ہم ہر لمحہ ہوشیار رہتے ہیں۔آپ کی سیکورٹی فول پروف ہے"...... کرنل ناگابے نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔اب یہ بتاؤ کہ کیا بلیک کارڈز سے تمہارا کوئی رابطہ ہے"...... پرنس نے کہا۔

"ہزہائی نس۔ بلیک کارڈز کا سربراہ کرنل جیکب ہے۔ وہ میرا دوست ہے۔اس نے اور میں نے اکٹھے ہی ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی ہائی الرٹ میں ٹریننگ حاصل کی تھی۔ پھر میں اپنے وطن آگیا اور یہاں رائل سیکورٹی میں شامل ہونے کا اعزاز مجھے مل گیا جبکہ کرنل جیکب ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی میں شامل ہو گیا اور وہاں طویل عرصے تک کام کرتا رہا۔ پھر ریٹائرمنٹ کے بعد اس نے بلیک کارڈز کے نام سے اپنی ایجنسی بنالی اور پوری دنیا سے بہترین ایجنٹ چن کر اس نے ایجنسی میں شامل کرلئے اس لئے اس کی ایجنسی کی کارکردگی کا لوہا ایکریمیا کے اعلیٰ حکام بھی مانتے ہیں اور انتہائی سپر مشن وہ بلیک کارڈز کے ہی حوالے کرتے ہیں"...... کرنل ناگابے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ہماری طرف سے اس سے بات کرو اور اسے تمام

تفصیل بتا کر ہمارے ساتھ اس کی بات کراؤ تاکہ یہ کام اسے سونپا جا سکے"...... پرنس نے کہا۔

"یس ہزہائی نس۔حکم کی تعمیل ہوگی"۔کرنل ناگابے نے کہا۔

"اوکے۔ہم تمہیں جانے کی اجازت دیتے ہیں"...... پرنس نے کہا تو کرنل ناگابے اٹھا، اس نے رکوع کے بل جھک کر سلام کیا اور پھر الٹے قدموں پر چلتا ہوا دروازے کے قریب پہنچا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور وہ اسی انداز میں باہر چلا گیا تو پرنس نے بٹن دبا کر دروازہ بند کر دیا۔اس کے بعد تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرنس نے کہا۔

"ایکریمیا سے بلیک کارڈز کا چیف کرنل جیکب کرنل ناگابے کے حوالے سے بات کرنے کی اجازت طلب کر رہا ہے ہزہائی نس"۔ دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اجازت ہے"...... پرنس نے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"ہزہائی نس۔ میں بلیک کارڈز کا چیف کرنل جیکب بول رہا ہوں۔مجھے رائل سیکورٹی کے چیف کرنل ناگابے نے کال کر کے کہا ہے کہ آپ سے مخاطب ہونے کا اعزاز حاصل کروں۔حکم فرمائیے"۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کرنل جیکب۔آپ کے بارے میں اسرائیل کے سپیشل سیکرٹری نے ہمیں آگاہ کیا ہے۔کرنل ناگابے نے آپ کو تفصیل بتا

دی ہو گی"...... پرنس نے کہا۔

"یس ہز ہائی نس۔ انہوں نے بتایا ہے کہ فاک لینڈ میں ہم نے کوئی سپیشل مشن مکمل کرنا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف"۔ کرنل جیکب نے جواب دیا۔

"ہم نے ایک مشن فاک لینڈ کے فاگو سینڈیکیٹ کو دیا ہوا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس فاک لینڈ فاگو سینڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے پہنچ رہی ہے اور ہم اس کا یقینی خاتمہ چاہتے ہیں۔ فاگو سینڈیکیٹ جو کچھ کرے گا اسے کرنے دیں البتہ آپ اپنے طور پر کام کریں۔ آپ کو آپ کی توقع سے زیادہ معاوضہ دیا جائے گا"۔ پرنس نے کہا۔

"ہمارے لئے آپ کی خدمت کرنا ہی بہت بڑا اعزاز ہے ہز ہائی نس۔ معاوضہ ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا لیکن ہمیں تفصیلات چاہئیں تاکہ ہم یقینی انداز میں کام کر سکیں"...... کرنل جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا میں آئندہ ماہ مسلم ممالک کی سربراہی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں ہمارے ہمسایہ ملک کاٹرے کے سربراہ گوڈے بھی شرکت کر رہے ہیں۔ ہم نے انہیں وہاں فنش کرانا ہے اور یہ کام فاگو سینڈیکیٹ سرانجام دے گا کیونکہ وہ ایسے کاموں میں بین الاقوامی مہارت اور شہرت رکھتا ہے لیکن اب اسرائیل کے سپیشل سیکرٹری نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جو بے حد تیز

اور فعال سمجھی جاتی ہے اسے اس بارے میں اطلاع مل چکی ہے اس لئے اب وہ فاک لینڈ پہنچ رہی ہے تاکہ سربراہ کانفرنس سے پہلے ہی فاگو سینڈیکیٹ کا خاتمہ کر دے اور اسرائیل کے سپیشل سیکرٹری کے بقول فاگو سینڈیکیٹ ان کی ٹکر کا نہیں ہے اس لئے انہوں نے آپ کا نام لیا ہے کہ آپ بھی فاک لینڈ میں اپنے طور پر کام کریں تاکہ ان کی موت یقینی ہو سکے"...... پرنس نے کہا۔

"یس ہز ہائی نس۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ میں اپنی ٹیم فاک لینڈ بھجوا دیتا ہوں۔ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتے ہیں اس لئے ہم یقینی طور پر ان کا خاتمہ کر دیں گے"۔ کرنل جیکب نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اب یہ آپ کی ڈیوٹی رہی۔ آپ کو معاوضہ پیشگی بھجوایا جا رہا ہے"...... پرنس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر دوسرے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس ہز ہائی نس"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پچاس لاکھ ڈالرز کا چیک کرنل ٹاگابے کو بھجوا دیا جائے اور اسے ہماری طرف سے حکم دیا جائے کہ وہ یہ چیک بلیک کارڈز کے چیف کرنل جیکب کو پہنچا دے"...... پرنس نے کہا اور رسیور رکھ دیا اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب سپیشل مشن لازماً مکمل ہو جائے گا۔

خاور اس وقت اپنی رہائش گاہ میں کافی کی پیالی ہاتھ میں پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ماسٹر ریمنڈ کے بعد ماسٹر راگھو کو بھی گھیر کر ختم کر دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ماسٹر راگھو اسے فاگو سینڈیکیٹ کے چیف ہمفرے کے بارے میں کوئی نہ کوئی کلیو بتا دے گا لیکن ماسٹر راگھو اس سے بے خبر تھا اس لئے اس کے پاس آگے بڑھنے کا کوئی کلیو نہ تھا۔ البتہ اس نے ماسٹر ریمنڈ اور ماسٹر راگھو سے ساری بات اگلوا لی تھی اور پھر اس نے یہیں سے پاکیشیا میں چیف کو فون کر کے تفصیلی رپورٹ دے دی تھی جس پر چیف نے اس کی کارکردگی کو سراہا تھا۔ البتہ چیف نے کہا تھا کہ وہ عمران کی سرکردگی میں ٹیم فاک لینڈ بھیج رہا ہے اور ٹیم اس سے خود ہی رابطہ کرے گی لیکن خاور اچھی طرح جانتا تھا کہ عمران اور ٹیم کے آنے کے بعد اس کے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ ہو گا کہ وہ ان کے ساتھ ساتھ پھرتا

رہے۔ اس کی موجودہ اہمیت اور حیثیت ختم ہو جائے گی اس لئے وہ کافی پینے کے ساتھ ساتھ یہی سوچ رہا تھا کہ عمران اور ٹیم کے آنے سے پہلے وہ کسی نہ کسی طرح اس چیف کا خاتمہ کر دے تاکہ فاگو سینڈیکیٹ ختم ہو جائے لیکن اس چیف کے بارے میں اس کے پاس کوئی کلیو نہ تھا اور نہ ہی کوئی ٹپ اس لئے کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ اچانک اس کے کانوں میں ہلکی سی آواز پڑی تو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے کافی کی پیالی میز پر رکھی اور بجلی کی سی تیزی سے کمرے میں موجود بڑی الماری کے پیچھے سمٹ گیا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا اور اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر سانس روک لیا تھا۔ آواز کی نوعیت اس کے ذہن میں اچانک واضح ہوئی تھی جیسے کوئی عقبی طرف سے دیوار پھاندا ہو۔ اس نے سانس اس لئے روک لی تھی کہ لامحالہ آنے والا پہلے اندر گیس فائر کرے گا اور پھر آئے گا لیکن چند لمحوں بعد اسے کمرے سے باہر قدموں کی آواز سنائی دی۔ آنے والا اکیلا ہی تھا اور وہ بڑے محتاط انداز میں آ رہا تھا۔ قدموں کی آواز دروازے کے پاس آ کر رک گئی تو الماری کے پیچھے موجود خاور سمجھ گیا کہ آنے والا یقیناً اب اندر جھانک رہا ہو گا اور پھر قدموں کی آواز اسے کمرے میں آتی سنائی دی اور آنے والا میز کے قریب جا کر رک گیا۔

"پیالی میں کافی تو موجود ہے"...... ایک ہلکی سی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور پھر قدموں کی آواز سائیڈ پر موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

اب خاور چوکنا ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد باتھ روم کا دروازہ کھلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو خاور الماری کے پیچھے سے نکلا اور دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے آدمی پر اس نے چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے کمرہ اس آدمی کی چیخ سے گونج اٹھا اور اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا خاور نے اسے گردن سے پکڑ کر مخصوص انداز میں ہوا میں اچھال دیا تھا اور وہ آدمی چیختا ہوا فضا میں اڑ کر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم جھٹکے کھانے لگا تو خاور بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل ایک طرف رکھا اور جھک کر اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا ہاتھ کاندھے پر رکھ کر سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس آدمی کا انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہوتا چلا گیا۔ خاور نے مشین پسٹل اٹھایا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگانے کے بعد وہ واپس آگیا کیونکہ کوٹھی میں دوسرا کوئی آدمی موجود نہ تھا اور نہ ہی باہر سے اسے کوئی آہٹ سنائی دی تھی۔ اس نے کمرے میں آکر مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور اس آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر تہہ خانے کی طرف چل پڑا۔ اس نے تہہ خانے میں جا کر اس آدمی کو ایک بار پھر فرش پر ڈالا اور پھر ایک طرف موجود رسی کا بنڈل اٹھا کر اس نے اس بے ہوش آدمی کے ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھے اور پھر دونوں پیروں کو بھی باندھ کر اس نے جیب سے رومال نکالا اور ایک ہاتھ سے اس نے اس آدمی کا

جبڑا بھینچا اور منہ کھلنے پر اس نے رومال کا گولہ بنا کر اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور تہہ خانے سے باہر آکر سیدھا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب اس نے کوٹھی کے باہر راؤنڈ لگانے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ یہ بات اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی کہ اکیلا آدمی یہاں آیا ہو گا لیکن پوری کوٹھی کا بیرونی راؤنڈ لگانے کے بعد اسے باہر کوئی مشکوک آدمی نظر نہ آیا تو وہ واپس کوٹھی میں آگیا اور پھر تہہ خانے میں پہنچ کر اس نے جھک کر اس آدمی کو اٹھایا اور ایک کرسی پر ڈال دیا۔ پھر رسی کی مدد سے اسے کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ کر اس کے منہ سے رومال نکال لیا۔ پھر اس نے اس آدمی کے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ لباس اور چہرے مہرے سے وہ کوئی غنڈہ ہی نظر آ رہا تھا۔ اس آدمی کی جیب میں سوائے چند کرنسی نوٹوں کے اور کچھ نہ تھا۔ البتہ ایک کارڈ اس کی چھوٹی جیب میں موجود تھا اور کارڈ پر ایف ایس کے حرفوں کے نیچے اے تھری لکھا ہوا تھا۔ کارڈ گہرے نیلے رنگ کا تھا جبکہ حرف سفید رنگ کے تھے۔ ایف ایس سے مطلب فاگو سینڈیکیٹ ہی ہو سکتا ہے اور اے کا مطلب تو یہ ہوا کہ فاگو سینڈیکیٹ میں بھی سیکشن ہیں اور اس آدمی کا تعلق اے گروپ یا اے سیکشن سے ہے۔ خاور نے کارڈ کو ایک نظر دیکھا اور پھر کارڈ جیب میں ڈال کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور

ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھا کر اس آدمی کے سامنے رکھ کر وہ اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔ پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے خاور پر جم گئیں۔

" کیا نام ہے تمہارا دوست "...... خاور نے جنوبی ایکریمیا کے لہجے میں کہا۔

" میرا نام واسکی ہے ۔ تم کون اور میں کہاں ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا نام رونالڈ ہے ۔ تم عقبی دیوار پھاند کر یہاں آئے ۔ تمہارے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے ہلاک کرنے یا اغوا کرنے کے لئے آئے تھے "...... خاور نے کہا۔

" تم نے مجھے کیسے چیک کر لیا جبکہ تم یہاں اکیلے تھے "...... واسکی نے کہا۔

" میں نے تمہارے کودنے کی آواز سن لی تھی ۔ بہرحال اب تم ذہنی طور پر سنبھل گئے ہو اس لئے اپنے بارے میں تفصیل بتا دو"۔ خاور نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

" میں تمہیں لوٹنے کے لئے آیا تھا۔ مجھے رقم کی ضرورت تھی ۔ میں نے اپنے مخصوص انداز میں چیکنگ کی تو مجھے پتہ چلا کہ تم یہاں اکیلے

رہتے ہو اس لئے میں عقبی دیوار پھاند کر اندر آ گیا"...... واسکی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہاری جیب سے ایک کارڈ ملا ہے جس کے مطابق تم فاگو ہینڈیکیٹ کے اے سیکشن سے متعلق ہو ۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"۔ خاور نے کہا۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ لیکن میں نے یہ کام اپنے طور پر کیا ہے ۔ مجھے رقم کی اشد ضرورت تھی لیکن میں سینڈیکیٹ سے رقم نہ لے سکتا تھا کیونکہ میں پہلے سے سینڈیکیٹ کا مقروض ہوں"۔ واسکی نے جواب دیا تو خاور نے محسوس کیا کہ وہ سچ بول رہا ہے ۔ ویسے بھی اس کا اس طرح اکیلے آنا بتا رہا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے۔

" اے سیکشن کے ذمے کیا ڈیوٹی ہوتی ہے"...... خاور نے پوچھا۔

" اے سیکشن وہی کام کرتا ہے جس کا اسے حکم دیا جاتا ہے"۔ واسکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کون حکم دیتا ہے"...... خاور نے پوچھا۔

" سیکشن انچارج "...... واسکی نے جواب دیا۔

" کیا نام ہے اس کا "...... خاور نے پوچھا۔

" راڈرک "...... واسکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کس ماسٹر کے تحت ہے تمہارا سیکشن "...... خاور نے کہا تو اس

بار واسکی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم ۔ تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو ۔ کیا مطلب ۔ یہ ماسٹروں والی بات تو صرف فاگو سینڈیکیٹ کے لوگ ہی جانتے ہیں "۔ واسکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں تو تمہارے چیف کو بھی جانتا ہوں ۔ تم ماسٹروں کی بات کر رہے ہو "...... خاور نے کہا۔

" چیف ۔ کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ اوہ ۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں "...... واسکی نے اس بار انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" گھبراؤ نہیں ۔ اگر میں تمہیں مارنا چاہتا تو وہیں کمرے میں ہی تمہاری لاش پڑی نظر آتی ۔ مجھے سب معلوم ہے اس لئے بے فکر ہو کر بات کرو لیکن ایک بات بتا دوں کہ تمہیں مجھ سے سچ بولنا ہو گا "۔ خاور نے کہا۔

" کس بارے میں "...... واسکی نے چونک کر کہا۔

" تمہارے اپنے بارے میں "...... خاور نے کہا۔

" میرے بارے میں ۔ کیا مطلب "...... واسکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم اپنے بارے میں مجھے پوری تفصیل بتاؤ گے "...... خاور نے کہا۔

" میں نے بتایا تو ہے کہ میرا تعلق اے سیکشن سے ہے اور کیا

بتاؤں "۔ واسکی نے حیران ہو کر کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ اے سیکشن کا تعلق کسی ماسٹر سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق براہ راست چیف سے ہے "...... خاور نے کہا تو واسکی کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور اس کا رد عمل دیکھ کر ہی خاور کے دل میں بے اختیار مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں کیونکہ اس نے صرف حرف اے کو مد نظر رکھتے ہوئے اندھیرے میں تیر چلایا تھا اور اسے مسرت اس بات پر ہو رہی تھی کہ اس کا تیر درست نشانے پر لگا تھا۔

" میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے کہ مجھے سب کچھ معلوم ہے اس لئے جیسے ہی تم نے جھوٹ بولا تم عبرتناک موت کا شکار ہو جاؤ گے "۔ خاور نے کہا۔

" جب تمہیں سب کچھ معلوم ہے تو پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو "۔ واسکی نے کہا۔

" میں تمہیں چیک کرنا چاہتا ہوں ۔ اگر تم میرے معیار پر پورے اترے تو ہو سکتا ہے کہ تمہیں اے سیکشن سے سپیشل سیکشن میں ٹرانسفر کر دیا جائے "...... خاور نے کہا کیونکہ سپیشل سیکشن کے بارے میں بھی اس نے اندازہ ہی لگایا تھا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ۔ سپیشل سیکشن تو سپر ٹاپ سیکشن ہے ۔ اس میں تو صرف تربیت یافتہ ایجنٹ ہی شامل ہوتے ہیں اور یہ سیکشن چیف کے ساتھ اس کے ہیڈ کوارٹر

میں ہی رہتا ہے"...... واسکی نے کہا۔

" میں چاہوں تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ تم اپنی بات کرو۔ ویسے تمہیں یقیناً معلوم ہوگا کہ سپیشل سیکشن میں شامل ہونے کے لئے دو سپیشل سیکشن کے ممبرز کی سفارش کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک کا تو بندوبست ہو جائے گا۔ کیا تم دوسرے ممبر کا بندوبست کر سکتے ہو"...... خاور نے کہا۔

" اوہ۔ تو تم سپیشل سیکشن سے متعلق ہو اس لئے میں، میں مار کھا گیا ہوں ورنہ شاید ایسا نہ ہوتا لیکن اب مجھے کوئی شکایت نہیں ہے۔ سپیشل سیکشن کے ممبرز ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ویسے جو تم نے کہا ہے وہ ہو سکتا ہے۔ اگر تم مہربانی کرو۔ اگر میں سپیشل سیکشن میں شامل ہو گیا تو میرے تمام معاشی مسائل حل ہو جائیں گے اور میرا تمام قرضہ اتر جائے گا"...... واسکی نے کہا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ کیا تمہارا سپیشل سیکشن میں کوئی دوست ہے جو تمہاری سفارش میرے ساتھ کر سکے"...... خاور نے کہا۔

" ہاں۔ براسکی ایسا کر سکتا ہے اور براسکی کی سفارش چیف مان بھی جائے گا کیونکہ براسکی چیف کے بے حد قریب ہے"...... واسکی نے بڑے جوشیلے لہجے میں کہا۔ وہ احمق آدمی فوراً خواب دیکھنے میں مصروف ہو گیا تھا حالانکہ سوچ سکتا تھا کہ خاور کیوں اسے سپیشل سیکشن میں شامل کرائے گا۔ اس کا اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے لیکن اپنے حالات کی وجہ سے اس نے اس بات پر غور ہی نہیں کیا تھا۔

" تفصیل بتاؤ کہاں رہتا ہے براسکی"...... خاور نے کہا۔

" اپر سٹیٹ ٹاؤن کی چار نمبر کوٹھی میں رہتا ہے۔ وہ سپیشل سیکشن کا سپیشل ایجنٹ ہے۔ وہ ایکریمین ہے اور پہلے ایکریمیا کی کسی بڑی سرکاری ایجنسی کا چیف ایجنٹ بھی رہا ہے۔ چیف اس پر بے حد بھروسہ کرتا ہے اس لئے چیف یقیناً اس کی سفارش مان لے گا"...... واسکی نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا فون نمبر کیا ہے"...... خاور نے پوچھا۔

" یہ اس کا سیکرٹ ہے۔ وہ فون نمبر صرف اپنے خاص آدمیوں کو بتاتا ہے"...... واسکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے آفس کا فون نمبر تو ہو گا"...... خاور نے پوچھا۔

" ظاہر ہے ہو گا۔ لیکن یہ اس سے بھی بڑا سیکرٹ ہے"۔ واسکی نے جواب دیا۔

" تم اس کے دوست ہونے کا دعویٰ کر رہے ہو جبکہ تمہیں اس کا حلیہ بھی معلوم نہیں ہو گا کیونکہ ہر چیز سیکرٹ ہے"...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیوں معلوم نہیں ہے۔ یہ تو کوئی سیکرٹ نہیں ہے۔ جو سیکرٹ ہے وہی سیکرٹ ہے۔ حلیہ کیسے سیکرٹ ہو سکتا ہے"۔ واسکی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے واسکی کہ تمہیں اس کا حلیہ معلوم نہیں ہے کیونکہ وہ مسلسل میک اپ میں رہتا ہے۔ اگر تم اس کا اصل حلیہ

بتا دو تو میں تمہیں گارنٹی دیتا ہوں کہ تم سپیشل سیکشن کے ممبر بن جاؤ گے"...... خاور نے اسے مزید بانس پر چڑھاتے ہوئے کہا تو واسکی نے جلدی سے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم واقعی سچ بول رہے ہو اور اس دنیا میں سچ بولنے والوں کے لئے بے حد مشکلات ہوتی ہیں اس لئے تمہیں مشکلات سے بچانے کے لئے ایک ہی طریقہ ہے کہ تمہیں اس دنیا سے دوسری دنیا میں ٹرانسفر کر دیا جائے"...... خاور نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور واسکی نے شاید کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ خاور نے ٹریگر دبا دیا اور چند لمحوں بعد ہی واسکی ہلاک ہو چکا تھا۔ خاور نے اٹھ کر اس کے جسم کے گرد موجود رسیاں کھولیں اور پھر اسے گھسیٹتا ہوا وہ اس تہہ خانے میں ہی موجود ملحقہ باتھ روم میں لے گیا۔ اس نے جیب سے خنجر نکال کر اس کا چہرہ اس حد تک بگاڑ دیا کہ اسے کسی صورت بھی پہچانا نہ جا سکتا تھا۔ اس کے زخموں سے چونکہ اب خون نکلنا بھی بند ہو گیا تھا اس لئے خاور نے اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر تہہ خانے سے باہر آ کر عقبی طرف چلا گیا۔ عقبی طرف ایک دروازہ تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر گلی میں جھانکا۔ گلی میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ خاور تیزی سے دائیں طرف کو بڑھتا چلا گیا۔ کافی فاصلے پر آ کر اس نے کوڑے کے ایک ڈرم کی اوٹ میں واسکی کی لاش ڈالی اور اس کی جیب سے کرنسی نوٹ نکال کر وہ پھر تیزی سے مڑ

کر واپس عقبی دروازے کی طرف آ گیا۔ عقبی گلی شاید مستعمل نہیں تھی اس لئے واپسی تک بھی اس کا ٹکراؤ کسی آدمی سے نہیں ہوا۔ اس نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اپنے کمرے میں آ گیا۔ اس کے ذہن میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ قدرت نے اسے چیف تک پہنچنے کا ایک ٹھوس کلیو دیا تھا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس کلیو کو وہ خود استعمال کرے یا عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کرے لیکن کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ خود اس کلیو کو استعمال کرے تاکہ چیف نے اسے اکیلے یہاں بھیج کر اس پر جو اعتماد کیا تھا اسے اس پر ہر لحاظ سے پورا اترنا چاہئے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس کے جسم پر نیا سوٹ تھا۔ اس نے اپنا میک اپ بھی تبدیل کر لیا تھا۔ اب وہ مقامی تھا۔ مشین پسٹل کے ساتھ ساتھ اس نے الماری سے گیس پسٹل نکال کر اپنی جیب میں ڈالا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار اپر سٹیٹ ٹاؤن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اپر سٹیٹ ٹاؤن کو وہ نقشے میں مارک کر چکا تھا اس لئے اسے راستوں کے بارے میں علم تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ اپر سٹیٹ ٹاؤن میں داخل ہو گیا۔ یہ نو تعمیر شدہ کالونی تھی اور عمارتوں کی وسعت اور ساخت کی بنا پر یہ امراء کی کالونی نظر آ رہی تھی۔ کوٹھی نمبر چار آغاز میں ہی تھی اور اس دو منزلہ کوٹھی کی طرز تعمیر انتہائی جدید تھی۔

کوٹھی کا گیٹ بند تھا جبکہ گیٹ کے ساتھ ستون پر ڈاکٹر براسکی کی نیم پلیٹ موجود تھی اور نام کے نیچے باریک حروف میں ڈگریوں کی طویل قطار بھی لکھی ہوئی نظر آرہی تھی ۔ خاور یہ سب کچھ دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر چکر کاٹ کر وہ اس کوٹھی کی عقبی طرف آگیا لیکن عقبی سمت میں بھی کوٹھیاں تھیں اور اس کے بعد سڑک تھی ۔ خاور نے ایک اور چکر لگایا اور پھر اس کوٹھی سے کافی دور اس نے پارکنگ میں کار روک دی ۔ کوٹھی نمبر چار سے ملحقہ کوٹھی کے باہر برائے کرایہ کا بورڈ لگا ہوا تھا جبکہ اس کی دوسری سائیڈ پر سڑک تھی ۔ اس کوٹھی کی دیوار زیادہ اونچی نہ تھی اس لئے خاور نے اس کوٹھی کے ذریعے اندر جانے کا ارادہ کیا ۔ پارکنگ سے نکل کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا سائیڈ روڈ پر پہنچا اور پھر جیسے ہی اس نے سڑک کو خالی دیکھا وہ بجلی کی سی تیزی سے دیوار پھاند کر اندر پہنچ گیا ۔ وہ چند لمحے وہیں دیوار کے ساتھ ہی باڑ کے پیچھے دبکا رہا لیکن جب اس کے کودنے کے دھماکے کا کوئی رد عمل سامنے نہ آیا تو وہ اٹھا اور پھر آگے بڑھتا چلا گیا ۔ دوسری طرف ایک کوٹھی کی دیوار تھی ۔ جس کی دوسری طرف براسکی کی کوٹھی کی دیوار تھی ۔ خاور نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور اس کا میگزین چیک کر کے اس نے پسٹل کا رخ براسکی کی کوٹھی کے برآمدے کی سائیڈ میں کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا ۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار کیپسول گیس پسٹل سے نکل کر برآمدے کی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے رہے ۔ خاور نے

گیس پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر ایک نظر ڈالی اور پھر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا ۔ اسے معلوم تھا کہ گیس کے اثرات دس منٹ تک رہیں گے اور گیس پوری کوٹھی میں پھیل جائے گی ۔ چنانچہ اس نے دس منٹ بعد کوٹھی میں جانے کا فیصلہ کیا تھا ۔ اس نے سوچا تھا کہ اگر براسکی اندر موجود ہوا تو وہ اسے وہاں سے اٹھا کر اس کوٹھی میں لے آئے گا اور یہاں اس سے پوچھ گچھ کر کے چیف ہمفرے کے بارے میں تفصیلات حاصل کرے گا ۔ چنانچہ دس منٹ تک وہ اس کوٹھی میں ہی رکا رہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ اچھلا اور ایک لمحے کے لئے دیوار کے اوپر رہتے ہوئے وہ آہستہ سے دوسری طرف کود گیا ۔ کوٹھی خالی نظر آرہی تھی ۔ نہ ہی صحن، پورچ میں کوئی آدمی نظر آرہا تھا اور نہ ہی برآمدے میں ۔ وہ محتاط انداز میں چلتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ برآمدے میں پہنچ کر وہ درمیانی راہداری کے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور خاور نے لاشعوری طور پر سر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھا ہی تھا کہ اس کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کسی نے اس کی آنکھوں پر سیاہ نقاب چڑھا دیا ہو ۔ پھر اس کے ذہن میں چھائی ہوئی تاریکی ایک بار پھر روشنی میں تبدیل ہوتی چلی گئی تو اس نے آنکھیں کھولیں اور لاشعوری طور پر آگے قدم بڑھانے کی کوشش کی کیونکہ اس کے مطابق تاریکی صرف ایک لمحے کے لئے تھی لیکن دوسرے لمحے اسے ذہنی طور پر جھٹکا سا لگا جب اس نے دیکھا

کہ وہ ایک فولادی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ کرسی کے چوڑے بازوؤں پر رکھ کر فولادی کڑوں سے جکڑے ہوئے تھے جبکہ اس کے جسم کے گرد بھی فولادی راڈز موجود تھے اور یہ راڈز اس کی گردن سے لے کر اس کی پنڈلیوں تک چلے گئے تھے۔ اس طرح اس کے دونوں پیر بھی ایک فولادی کڑے میں جکڑ دیئے گئے تھے اور یہ فولادی کڑا فرش میں نصب تھا۔ اس طرح سوائے اپنے سر اور گردن کے وہ اپنے ہاتھوں، پیروں اور جسم کو معمولی سی حرکت بھی نہ دے سکتا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں اس جیسی اور بھی چار کرسیاں موجود تھیں۔ اس کے سامنے کرسی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اسے دیکھتے ہی خاور پہچان گیا کہ وہ براسکی ہے کیونکہ وہ اس کا حلیہ واسکی سے معلوم کر چکا تھا، جس کے ساتھ ایک اور نوجوان کھڑا تھا۔ اس نوجوان کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر تھا جس کی دھار بلب کی تیز روشنی میں ہیرے کی طرح چمک رہی تھی۔ اس کوٹھی میں انتہائی جدید ترین حفاظتی انتظامات موجود تھے جس کی وجہ سے کیپسولوں سے نکلنے والی گیس نے وہاں کوئی اثر نہ کیا تھا بلکہ ریز فائر کر کے اسے بے ہوش بھی کر دیا گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... براسکی نے بھاری لہجے میں کہا۔

"جیکب"...... خاور نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا لیکن اس کا ذہن مسلسل اپنے تحفظ کی ترکیبیں سوچنے میں مصروف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ براسکی عام غنڈہ نہیں ہے بلکہ ایک تربیت

یافتہ ایجنٹ ہے اور جس انداز کی یہ کرسی بنائی گئی تھی اس سے بھی معلوم ہوتا تھا کہ براسکی خاصا ذہین اور محتاط طبیعت کا آدمی ہے۔

"کس ملک سے تمہارا تعلق ہے"...... براسکی نے پوچھا۔

"جنوبی ایکریمیا سے"...... خاور نے جواب دیا تو براسکی طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"تمہارے چہرے سے میک اپ صاف ہو چکا ہے اور تم اپنے چہرے کے لحاظ سے ایشیائی ہو"...... براسکی نے کہا۔

"ایشیا کے ملک کافرستان سے"...... خاور نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

"تمہارے جواب دینے کا انداز بتا رہا ہے کہ تم تربیت یافتہ آدمی ہو۔ پھر جس طرح تم نے سائیڈ کوٹھی سے یہاں انتہائی زود اثر گیس فائر کی اور جس طرح تم دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے یہ سب کچھ تمہارے تربیت یافتہ ہونے کا ثبوت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمہاری جیبوں سے گیس پسٹل، مشین پسٹل برآمد ہوئے ہیں اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ تم کسی خاص مقصد کے لئے یہاں آئے ہو اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو ورنہ میرا آدمی ٹوگی تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی کاٹ دے گا"۔ براسکی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ میں کس تنظیم کے سربراہ سے بات کرنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں"۔ خاور

اسی سلسلے میں چیف ہمفرے سے میں ملاقات کرنا چاہتا تھا ۔ میرا تعلق کافرستان کی سپیشل ایجنسی سے ہے ۔ میری زندگی کا طویل عرصہ جنوبی ایکریمیا میں گزرا ہے ۔ کافرستان کی سپیشل ایجنسی کو پاکیشیا سے ہی اطلاع ملی کہ فاک لینڈ کا فاگو سینڈیکیٹ پاکیشیا میں ہونے والی سربراہی کانفرنس میں کسی افریقی ملک کے سربراہ کو ہلاک کرنے کا مشن مکمل کرنا چاہتا ہے تو سپیشل ایجنسی کے چیف نے فاک لینڈ میں فاگو سینڈیکیٹ کے چیف سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن انہیں باوجود کوشش کے ان کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا تو انہوں نے میرا انتخاب کیا کیونکہ مجھے فاگو سینڈیکیٹ کے بارے میں پہلے سے کافی کچھ معلوم تھا ۔ چنانچہ میں یہاں آگیا اور اس وقت یہاں موجود ہوں "...... خاور نے بڑے اعتماد بھرے انداز میں کہانی سناتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا براسکی بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا تم اس سے زیادہ بچگانہ کہانی نہیں بنا سکتے تھے ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں بچہ ہوں جو تمہاری اس کہانی سے بہل جاؤں گا"۔ براسکی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

" جو کچھ سچ تھا وہ میں نے بتا دیا ہے ۔ اگر تم اسے کہانی کہہ رہے ہو تو کہتے رہو"...... خاور نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے براسکی کے اس ریمارکس نے شدید دھچکا پہنچایا ہو۔

" ٹوگی ۔ آگے بڑھو اور اس سے سچ اگلواؤ"...... براسکی نے سا کھڑے خنجر بردار سے کہا۔

" یس باس "...... ٹوگی نے کہا اور خنجر اٹھائے وہ تیزی سے خاور کی طرف بڑھنے لگا ۔ خاور نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس کے پاس اپنے بچاؤ کا بظاہر کوئی راستہ نہ تھا۔

" رک جاؤ ۔ میں بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ"...... خاور نے ذہن میں اچانک آجانے والے خیال کے مطابق کہا تو ٹوگی جو خاور کے قریب پہنچ گیا تھا رک گیا اور مڑ کر براسکی کی طرف بڑھنے لگا۔

" وہیں رک جاؤ اور جیسے ہی یہ جھوٹ بولنے لگے گا میں تمہیں اشارہ کر دوں گا"...... براسکی نے کہا تو ٹوگی سر ہلاتا ہوا وہیں رک گیا۔

" میں تمہیں ایک فون نمبر بتاتا ہوں ۔ اس نمبر پر فون کر کے کہو کہ کافرستان سپیشل ایجنسی کا ایجنٹ جیکب پچاس لاکھ ڈالرز منگوا رہا ہے اور ساتھ ہی کوئی پتہ انہیں بتا دینا ۔ پندرہ منٹ کے اندر تمہیں پچاس لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک مل جائے گا ۔ اس طرح تمہیں بھاری رقم بھی مل جائے گی اور ساتھ ہی اس بات کا ثبوت بھی کہ میرا تعلق واقعی کافرستان کی سپیشل ایجنسی سے ہے"...... خاور نے کہا تو براسکی کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی۔

" کون ہو گا اس نمبر پر"...... براسکی نے کہا۔

" یہ کافرستان سفارت خانے کے تحت ایک خفیہ نمبر ہے ۔ اس پر دوسری طرف سے بولنے والا صرف یس کہے گا ۔ تم نے اپنی بات کر دینی ہے اور پھر پندرہ منٹ انتظار کر لینا ۔ رقم کا گارینٹڈ چیک ہر

اسی سلسلے میں چیف ہمفرے سے میں ملاقات کرنا چاہتا تھا۔ میرا تعلق کافرستان کی سپیشل ایجنسی سے ہے۔ میری زندگی کا طویل عرصہ جنوبی ایکریمیا میں گزرا ہے۔ کافرستان کی سپیشل ایجنسی کو پاکیشیا سے ہی اطلاع ملی کہ فاک لینڈ کا فاگو سینڈیکیٹ پاکیشیا میں ہونے والی سربراہی کانفرنس میں کسی افریقی ملک کے سربراہ کو ہلاک کرنے کا مشن مکمل کرنا چاہتا ہے تو سپیشل ایجنسی کے چیف نے فاک لینڈ میں فاگو سینڈیکیٹ کے چیف سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن انہیں باوجود کوشش کے ان کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا تو انہوں نے میرا انتخاب کیا کیونکہ مجھے فاگو سینڈیکیٹ کے بارے میں پہلے سے کافی کچھ معلوم تھا۔ چنانچہ میں یہاں آگیا اور اس وقت یہاں موجود ہوں"...... خاور نے بڑے اعتماد بھرے انداز میں کہانی سناتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا براسکی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا تم اس سے زیادہ بچگانہ کہانی نہیں بنا سکتے تھے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں بچہ ہوں جو تمہاری اس کہانی سے بہل جاؤں گا"۔ براسکی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ سچ تھا وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اگر تم اسے کہانی کہہ رہے ہو تو کہتے رہو"...... خاور نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے براسکی کے اس ریمارکس نے شدید دھچکا پہنچایا ہو۔

"ٹوگی۔ آگے بڑھو اور اس سے سچ اگلواؤ"...... براسکی نے ساتھ کھڑے خنجر بردار سے کہا۔

"یس باس"...... ٹوگی نے کہا اور خنجر اٹھائے وہ تیزی سے خاور کی طرف بڑھنے لگا۔ خاور نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس کے پاس اپنے بچاؤ کا بظاہر کوئی راستہ نہ تھا۔

"رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... خاور نے ذہن میں اچانک آ جانے والے خیال کے مطابق کہا تو ٹوگی جو خاور کے قریب پہنچ گیا تھا رک گیا اور مڑ کر براسکی کی طرف بڑھنے لگا۔

"وہیں رک جاؤ اور جیسے ہی یہ جھوٹ بولنے لگے گا میں تمہیں اشارہ کر دوں گا"...... براسکی نے کہا تو ٹوگی سر ہلاتا ہوا وہیں رک گیا۔

"میں تمہیں ایک فون نمبر بتاتا ہوں۔ اس نمبر پر فون کر کے کہو کہ کافرستان سپیشل ایجنسی کا ایجنٹ جیکب پچاس لاکھ ڈالرز منگوا رہا ہے اور ساتھ ہی کوئی پتہ انہیں بتا دینا۔ پندرہ منٹ کے اندر تمہیں پچاس لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک مل جائے گا۔ اس طرح تمہیں بھاری رقم بھی مل جائے گی اور ساتھ ہی اس بات کا ثبوت بھی کہ میرا تعلق واقعی کافرستان کی سپیشل ایجنسی سے ہے"...... خاور نے کہا تو براسکی کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی۔

"کون ہوگا اس نمبر پر"...... براسکی نے کہا۔

"یہ کافرستان سفارت خانے کے تحت ایک خفیہ نمبر ہے۔ اس پر دوسری طرف سے بولنے والا صرف یس کہے گا۔ تم نے اپنی بات کر دینی ہے اور پھر پندرہ منٹ انتظار کر لینا۔ رقم کا گارینٹڈ چیک ہر

قیمت پر تمہارے باس یا تمہارے اس آدمی کے پاس جس کے بارے میں تم انہیں بتاؤ گے پہنچ جائے گا"...... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نمبر بتاؤ۔ لیکن خیال رکھنا کہ جھوٹ بولنے کی صورت میں تمہارا عبرتناک حشر ہو سکتا ہے"...... براسکی نے کہا۔

"اس حالت میں مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم مجھے آزاد کر دو۔ میں تو جکڑا ہوا ہوں"...... خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نمبر بتاؤ"...... براسکی نے کہا تو خاور نے اسے فاک لینڈ کے ایک کلب کا نمبر بتا دیا۔

"ٹوگی۔ تم یہیں رکو گے۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کرے تو تم اس کی گردن بھی کاٹ سکتے ہو"...... براسکی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹوگی نے کہا تو براسکی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا تم بھی دس ہزار ڈالر کمانا چاہتے ہو ٹوگی"...... براسکی کے کمرے سے باہر جانے کے بعد خاور نے ٹوگی سے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... ٹوگی نے چونک کر کہا۔

"صرف اتنا کہ براسکی کے آنے تک میرا دایاں ہاتھ کھول دو کیونکہ مجھے گردن میں شدید خارش محسوس ہو رہی ہے اور میں سخت بے چین ہو رہا ہوں"...... خاور نے کہا تو ٹوگی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کب دو گے دس ہزار ڈالر"...... ٹوگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گارینٹڈ چیک ابھی دوں گا اور میرا وعدہ کہ تمہارے باس کو بھی نہیں بتاؤں گا"...... خاور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک ہاتھ سے تم بہرحال کچھ نہیں کر سکتے"۔ ٹوگی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے خاور کے دائیں ہاتھ کے گرد موجود فولادی کڑے کے نچلے حصے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے کٹک کی آواز کے ساتھ ہی کڑا دو حصوں میں تقسیم ہو کر کھل گیا اور خاور کا دایاں ہاتھ آزاد ہو گیا۔ خاور نے جلدی سے ہاتھ اٹھایا اور اپنی گردن پر اس انداز میں چلانے لگا جیسے خارش دور کر رہا ہو جبکہ ٹوگی وہیں کھڑا ہوا تھا کہ اچانک خاور کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ٹوگی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر گرا۔ خاور نے اس کے سینے پر بھرپور انداز میں مخصوص ضرب لگائی تھی۔ خنجر ٹوگی کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ ٹوگی نے نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا اور وہ دوبارہ دھڑام سے گرا اور ساکت ہو گیا۔ خاور نے مخصوص اور بھرپور ضرب اس کے دل پر لگائی تھی جس کے نتیجے میں اس کا دل پھٹ گیا تھا اور وہ صرف چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا تھا خاور نے تیزی سے بائیں ہاتھ کا بٹن اپنے دائیں ہاتھ سے پریس کیا تو اس کا بایاں بازو بھی آزاد ہو گیا۔ خاور تیزی سے نیچے کی طرف جھک

گیا۔ گو درمیان میں موجود راڈز کی وجہ سے اور چونکہ اس کے دونوں پیر بھی جکڑے ہوئے تھے اس لئے اسے جھکنے میں بے پناہ تکلیف محسوس ہونے لگی تھی لیکن تھوڑی سی کوشش کے بعد اس کے دونوں ہاتھ زمین میں گڑے ہوئے اس کڑے تک پہنچ گئے جس میں اس کی دونوں پنڈلیاں جکڑی ہوئی تھیں اور چند لمحوں بعد کٹک کی آواز کے ساتھ ہی کڑا کھل گیا اور خاور چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی دونوں پنڈلیاں گرپ سے آزاد ہو چکی تھیں۔ اس نے دونوں ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر رکھے اور اس کے ساتھ ہی سانس کو اندر کھینچ کر اس نے اپنے جسم کو سمیٹا تو اس کا جسم اوپر کی طرف اٹھنے لگ گیا۔ اس نے پہلے ہی محسوس کر لیا تھا کہ کرسی خاصی چوڑی ہے اور راڈز بھی تھوڑے سے آگے گھوم کر دوسری طرف جا رہے تھے اس لئے اگر وہ سانس کو اندر کھینچ کر کوشش کرے تو وہ ان راڈز سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اسے یہ بھی خدشہ تھا کہ کسی بھی وقت براسکی واپس آ سکتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کلب والوں نے اس کی بات سن کر سوائے اس کے کہ رسیور رکھ دینا ہے اور کچھ نہیں کرنا۔ اس نے یہ سارا ڈرامہ باقاعدہ سوچ سمجھ کر کھیلا تھا۔ اسے اندازہ تھا کہ پچاس لاکھ ڈالر بہت بڑی رقم ہوتی ہے اس لئے براسکی پندرہ بیس منٹ کے وقت کی خاطر پچاس لاکھ ڈالر کی رقم نہ چھوڑے گا اور اس کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔ اس طرح اس نے دس ہزار ڈالر کی آفر ٹوگی کو کر دی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دس ہزار ڈالر ٹوگی جیسے آدمی کے

لئے پچاس لاکھ ڈالر سے بھی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اور انسانی نفسیات کے مطابق جب انسان مطمئن ہو کہ کوئی خطرہ نہیں تو پھر وہ ایسی آفر ضرور قبول کر لیتا ہے۔ براسکی کو اطمینان تھا کہ خاور کڑوں میں مکمل طور پر جکڑا ہوا ہے اس لئے وہ پچاس لاکھ ڈالر کے چکر میں آگیا تھا۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد خاور راڈز سے نکل کر باہر آگیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے زمین پر پڑا ہوا خنجر اٹھا لیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب اس براسکی کو کور کرنا چاہتا تھا لیکن جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا اسے بند دروازے کی دوسری طرف تیز تیز قدموں کی آوازیں قریب آتی سنائی دیں تو وہ دروازے کی سائیڈ میں دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور براسکی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ خاور بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا۔ دوسرے لمحے براسکی چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا کیونکہ اندر داخل ہو کر کمرے کی سچوئیشن ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ مڑا ہی تھا کہ خاور نے اس کے سر پر پوری قوت سے خنجر کے دستے کی ضرب لگا دی تھی۔ نیچے گرتے ہی براسکی نے اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن خاور کی لات اس سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آئی اور اس کے بوٹ کی ٹو کی ضرب پوری قوت سے براسکی کی کنپٹی پر پڑی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ خاور کی لات ایک بار پھر حرکت میں آئی تو براسکی نے

پلٹ کر اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی لیکن خاور کو بھی معلوم تھا کہ براسکی تربیت یافتہ آدمی ہے اور اب تو وہ اچانک حملے کی وجہ سے مار کھا گیا ہے لیکن اگر ایک بار وہ سنبھل گیا تو پھر اسے زیر کرنے کے لئے خاصی سخت تگ و دو کرنا پڑے گی اور وہ اسے ہر صورت میں زندہ بھی رکھنا چاہتا تھا تاکہ اس سے چیف ہمفرے کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے ورنہ وہ انتہائی آسانی سے خنجر اس کے دل یا شہ رگ میں اتار کر اسے ہلاک کر سکتا تھا اس لئے خاور نے اسے سنبھلنے کی معمولی سی مہلت بھی نہ دی اور چند مزید ضربوں کے بعد براسکی کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ خاور نے جھک کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر اطمینان کا ایک طویل سانس لے کر وہ سیدھا ہوا اور اس نے مڑ کر دروازے کے ساتھ موجود سوئچ پینل کے نچلے حصے میں موجود سرخ بٹنوں کی قطار میں سے ایک بٹن کو جو پریسڈ تھا دوبارہ پریس کیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کرسی کے راڈز کرسی کی سائیڈ میں غائب ہو گئے تو خاور آگے بڑھا۔ اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے براسکی کو اٹھایا اور اسے لا کر کرسی پر ڈال کر اسے اس طرح ایڈجسٹ کر دیا کہ اس کا جسم راڈز میں پھنس جائے۔ اس کے بعد وہ مڑ کر ایک بار پھر دروازے کے قریب آیا اور اس نے وہی بٹن پریس کیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز نمودار ہو گئے۔ اب براسکی کا جسم راڈز میں جکڑا گیا تھا۔ خاور ایک بار پھر مڑ کر کرسی کے قریب آیا اور اس نے اس کے دونوں بازو کرسی کے بازوؤں پر رکھ کر انہیں

کڑوں میں جکڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے براسکی کے دونوں پیر بھی اسی طرح کڑے میں جکڑ دیئے جیسے اس کے اپنے پیر جکڑے ہوئے تھے۔ اس کے بعد اس نے براسکی کے لباس کی تلاشی لی تو ایک جیب سے مشین پسٹل برآمد ہو گیا۔ وہ مشین پسٹل لئے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ پوری کوٹھی کو دیکھ کر چیک کر چکا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ تہہ خانوں میں واقعی مانیٹرنگ کی انتہائی جدید ترین مشین موجود تھی۔ البتہ کوٹھی کے اندر کوئی دوسرا آدمی موجود نہ تھا۔ خاور نے مشین آف کر دی اور پھر ایک کمرے میں موجود فون پیس کے ساتھ منسلک کارڈلیس پیس اٹھا کر اس نے مین فون پیس کا بٹن آن کر کے کارڈلیس فون پیس کو جیب میں ڈال لیا۔ اب اسے معلوم تھا کہ جو کال بھی آئے گی وہ خود بخود کارڈلیس فون پیس میں منتقل ہو جائے گی اور وہ ٹارچنگ روم میں بیٹھ کر اسے سن سکے گا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس اس کمرے میں پہنچا جہاں براسکی کرسی پر جکڑا ہوا ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ خاور نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب براسکی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے پڑی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد براسکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کرسی پر جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ

معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا تھا۔

" یہ ۔ یہ ۔ کیا ۔ کیا مطلب ۔ تم کیسے آزاد ہو گئے ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ۔ اور ٹوگی کیسے مارا گیا ۔ وہ تو بہترین لڑاکا تھا" ۔ براسکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہاری حیرت دور کرنے کے لئے بتا دیتا ہوں " .... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹوگی کے خاتمے سے لے کر اپنے آپ کو آزاد کرانے کی پوری تفصیل بتا دی اور براسکی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم اس طرح بھی آزاد ہو سکتے ہو ۔ تم نے صرف باہر بھیجنے کے لئے برائٹ وے کلب کا نمبر دے دیا تھا ۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ نمبر برائٹ وے کلب کا ہے لیکن مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ برائٹ وے کلب کا رابطہ غیر ملکی سفارت خانوں سے رہتا ہے ۔ تمام غیر ملکی سفارت خانوں کے لوگ اس کلب میں اٹھتے بیٹھتے ہیں اس لئے میں چلا گیا تھا اور پھر جب میں نے وہاں تمہاری بات کی تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا ۔ پھر میں نے پندرہ منٹ انتظار کیا کہ شاید تمہاری بات درست ثابت ہو لیکن جب مجھے یقین ہو گیا کہ تم نے مجھے بے وقوف بنایا ہے تو میں واپس آ گیا لیکن میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ تم آزاد بھی ہو سکتے ہو" .... براسکی نے کہا۔

" بہرحال اب تم اس کرسی پر جکڑے ہوئے ہو اور مجھے پچاس لاکھ

ڈالر حاصل کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے اور نہ ہی یہاں کوئی ٹوگی ہے جو دس ہزار ڈالر کے لالچ میں تمہارا ایک ہاتھ کھول دے گا ۔ اس لئے اب تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے تفصیل سے بتا دو کہ تمہارا چیف ہمفرے کہاں ملے گا اور یہ بھی سن لو کہ جو کچھ تم بتاؤ گے اسے تمہیں کنفرم بھی کرانا ہو گا" .... خاور نے کہا۔

" جو تم سے ہو سکتا ہے کر لو لیکن میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا ۔ میرا ریکارڈ ہے کہ میں نے انتہائی تشدد کے باوجود آج تک زبان نہیں کھولی" .... براسکی نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ تمہاری مرضی ۔ میں نے تمہیں آفر کی تھی لیکن تم نے موقع ضائع کر دیا" .... خاور نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہی خنجر نکال لیا جو پہلے ٹوگی کے ہاتھ میں تھا۔

" میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں تشدد پروف ہوں" .... براسکی نے کہا۔

" میں تم پر کوئی تشدد نہیں کروں گا" .... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ وہ اس کے سامنے پہنچ چکا تھا ۔ اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور براسکی کی ناک کا ایک نتھنا کٹ گیا ۔ براسکی کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی ہی تھی کہ خاور کا ہاتھ دوسری بار گھوما اور براسکی کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا۔

" اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے براسکی" .... خاور نے کہا اور

پھر اس سے پہلے کہ براسکی کچھ کہتا خاور نے خنجر کے دستے کی ضرب براسکی کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دی اور براسکی کا چہرہ یکلخت مسخ ہوتا چلا گیا۔ اس کی حالت خستہ ہو گئی تھی۔ اس کے حلق سے مسلسل چیخیں نکلنے لگی تھیں۔ اسی لمحے خاور نے دوسری ضرب لگائی اور براسکی کا جکڑا ہوا جسم بری طرح لرزنے لگا۔ اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں اور اس کا چہرہ پسینے میں ڈوب سا گیا تھا۔

"بولو کہاں رہتا ہے چیف ہمفرے "...... خاور نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہائی برڈ کلب میں۔ ہائی برڈ کلب میں"...... براسکی کے منہ سے اس انداز میں الفاظ نکلنے لگے جیسے کسی مشین سے ڈھل کر خودبخود باہر آ رہے ہوں۔

"کیا حیثیت ہے اس کی کلب میں"...... خاور نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"وہ اس کا مالک اور جنرل مینجر ہے"...... براسکی نے جواب دیا۔ وہ جس انداز میں بات کر رہا تھا اس سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہے اور پھر خاور نے مسلسل سوال کر کے اس سے اپنے مطلب کی سب باتیں پوچھ لیں۔ براسکی نے اسے فاگو سینڈیکیٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی بتا دیا تھا اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ فاگو سینڈیکیٹ کا سپیشل سیکشن اس کی سربراہی میں آئندہ ماہ کاٹرے کے سربراہ گوڈے کو ہلاک کرنے پاکیشیا جائے گا اور وہاں

پاکیشیا میں مارٹی کلب کے مارٹی کو اس کام میں معاونت کے لئے ہائر کیا گیا ہے کیونکہ مارٹی کا تعلق وفاقی حکومت کے پروٹوکول آفیسر قاسم رانا سے انتہائی قریبی ہے اس لئے قاسم رانا سربراہ کانفرنس کے تمام حفاظتی انتظامات کی تفصیل اسے مہیا کر دے گا۔ جب خاور نے چیک کر لیا کہ براسکی اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتا تو اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی براسکی کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو گیا۔ خاور نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور پھر مڑ کر اس نے دروازے کے قریب جا کر بٹن پریس کیا تو کرسی کے گرد تمام راڈز غائب ہو گئے۔ خاور اس کوٹھی میں برقی بھٹی کی موجودگی چیک کر چکا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ براسکی کی اس انداز میں موت کا علم فاگو سینڈیکیٹ کو ہو سکے اس لئے اس نے براسکی اور اس کے آدمی ٹوگی دونوں کی لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر انہیں راکھ کر دینے کا پروگرام بنا لیا تھا کہ اچانک اس کی جیب میں موجود فون پر کال آنا شروع ہو گئی تو اس نے تیزی سے فون پیس باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو براسکی۔ چیف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس چیف "...... خاور نے حتی الوسع براسکی کا لہجہ اور آواز بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے۔ کچھ زیادہ بھاری محسوس ہو رہی

ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"چیف ۔ رات سے گلے میں درد ہے اس لئے"...... خاور نے جواب دیا۔

"شراب کم پیا کرو ۔ بہرحال میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر اعظم فاک لینڈ پہنچ چکا ہے اور راڈ اور فاگو سینڈیکیٹ کے بارے میں اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی پہنچ چکی ہو گی اس لئے اب تم نے اپنے سیکشن سمیت ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف ۔ ہم پوری طرح تیار ہیں لیکن چیف ۔ ان کے بارے میں جو معلومات میں نے حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہ لوگ صرف اپنے ٹارگٹ کی طرف بڑھتے ہیں اور ناممکن معلومات بھی حاصل کر لیتے ہیں اس لئے لامحالہ انہوں نے ڈاکٹر اعظم کی واپسی کے لئے کام کرنا ہے اس لئے ہمیں بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ڈاکٹر اعظم کہاں ہے تاکہ ہم اس کے گرد بھی پکٹنگ کر سکیں"...... خاور نے کہا۔

"وہ ایسے مقام پر پہنچ چکا ہے جہاں تک میرے علاوہ اور کوئی نہیں پہنچ سکتا اس لئے تم بے فکر رہو ۔ انہیں کسی طرح بھی اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکے گا ۔ البتہ آج سے تم اور تمہارا سیکشن فاک لینڈ میں داخلے کے تمام راستوں کی مکمل چیکنگ کرے گا اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے پاکیشیا سے آنے والوں کا خاتمہ تم نے

کرنا ہے تاکہ آئندہ ماہ پاکیشیا میں مشن مکمل کیا جا سکے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو خاور نے رابطہ آف کرنے کی بجائے میموری چیکنگ کا بٹن آن کر دیا تو فون سکرین پر ایک نمبر ابھر آیا ۔ خاور نے اسے غور سے دیکھا اور پھر فون آف کر کے اس نے اسے دوبارہ آن کیا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر سے انسپکٹر رینالڈ بول رہا ہوں"...... خاور نے لہجہ اور آواز بدلتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بولنے والی خاتون کا لہجہ یکلخت مزید مؤدبانہ ہو گیا۔

"نمبر نوٹ کرو اور چیک کر کے بتاؤ کہ یہ فون کہاں نصب ہے اور کس کے نام پر ہے ۔ انتہائی اہم معاملہ ہے اس لئے جواب درست ہونا چاہئے"...... خاور نے پہلے سے زیادہ تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ فرمائیے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو خاور نے فون سکرین پر آنے والا نمبر بتا دیا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"یس"...... خاور نے کہا۔

"سر۔ یہ نمبر ڈان کلب میں نصب ہے اور ڈان کلب کی مالکہ اور جنرل مینجر لیڈی کیتھرائن کے نام پر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو خاور بے اختیار چونک پڑا کیونکہ براسکی نے اسے ہائی برڈ کلب کا نام بتایا تھا جبکہ انکوائری آپریٹر ڈان کلب کا نام بتا رہی تھی۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیک کیا ہے"...... خاور نے کہا۔

"یس سر۔ انتہائی احتیاط سے چیکنگ کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از پولیس سیکرٹ"۔ خاور نے کہا۔

"میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو خاور نے فون آف کر دیا اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں یہی خیال آیا تھا کہ چیف ہمفرے اور اس لیڈی کیتھرائن کے درمیان قریبی تعلقات ہوں گے اور یقیناً ہمفرے اپنے کلب کی بجائے اس لیڈی کیتھرائن کے پاس موجود ہو گا۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر وہاں پہنچنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

فاک لینڈ کی ایک جدید رہائشی کالونی کی ایک بڑی سی کوٹھی کے ایک کمرے میں جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک ایکریمی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے بڑے سے چہرے پر اس وقت گہری سنجیدگی طاری تھی۔ یہ بلیک کارڈز کا چیف کرنل جیکب تھا جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے پرنس شاما کی طرف سے فاک لینڈ اپنے ساتھیوں سمیت پہنچا تھا۔ یہ کوٹھی انہوں نے ایکریمیا سے فون کر کے ریزرو کرا لی تھی اور ان کے خصوصی رابطوں کی وجہ سے اس کوٹھی میں اسلحہ سمیت ان کے مطلب کی ہر چیز موجود تھی۔ کرنل جیکب کے ساتھ آٹھ آدمی یہاں پہنچے تھے اور یہ آٹھوں ایجنسیوں کے تربیت یافتہ افراد تھے کرنل جیکب کے سامنے میز پر فاک لینڈ کا نقشہ پھیلا ہوا تھا اور کرنل جیکب اس نقشے پر جھکا ہوا تھا اور اسے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اس

پورے نقشے کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لینا چاہتا ہو۔ اس کے ہاتھ میں بال پوائنٹ تھا اور پھر اس نے بال پوائنٹ سے نقشے پر دائرے بنا نشانات لگانے شروع کر دیئے اور پھر بال پوائنٹ میز پر رکھ کر وہ اٹھا اور نقشہ اٹھا کر اس کمرے سے باہر آ گیا۔ ساتھ والے بڑے کمرے میں اس کے آٹھوں ساتھی موجود تھے اور وہ سب شراب پینے میں مصروف تھے۔ کرنل جیک کے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو"....... کرنل جیک نے کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے نقشہ میز پر رکھ دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ بے حد تیز اور فعال لوگ ہیں اور انتہائی تربیت یافتہ بھی ہیں۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ فاگو سینڈیکیٹ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فاک لینڈ بلا کر ختم کرنے کی بڑی خوبصورت پلاننگ کی ہے۔ اس قدر خوبصورت کہ میں بھی اس پلاننگ پر داد دینے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ کارمن کی ایک تنظیم راڈ کے ذریعے انہوں نے پاکیشیا سے ایک انتہائی اہم سائنس دان ڈاکٹر اعظم کو اغوا کرایا اور پھر فاگو سینڈیکیٹ نے راستے میں ہی راڈ کے آدمیوں کو ہلاک کر کے ڈاکٹر اعظم کو ان سے چھینا اور فاک لینڈ لے آئے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے باقاعدہ یہ اطلاع کارمن کے سرکاری ایجنٹوں کے ذریعے پاکیشیا پہنچا دی۔ اس لئے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس مجبور ہو گئی ہے کہ وہ اپنے اہم سائنس دان کو واپس

حاصل کرنے کے لئے فاک لینڈ آئے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ لوگ اپنی مرضی کی معلومات کسی نہ کسی انداز میں حاصل کر لیتے ہیں اور اس وقت ان کا ٹارگٹ ڈاکٹر اعظم ہو گا۔ فاگو سینڈیکیٹ کے چیف کا نام ہمفرے ہے اور یہاں اس سے تفصیلی بات چیت ہو چکی ہے۔ اس نے ڈاکٹر اعظم کو ایسی جگہ رکھا ہے جس کے بارے میں اس کی ذات کے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہے اور خود اس کے بارے میں اس کے اپنے سینڈیکیٹ کے خاص ترین لوگوں کو بھی علم نہیں کہ وہ کہاں، کس نام سے اور کس روپ میں رہتا ہے۔ وہ صرف فون اور ٹرانسمیٹر پر احکامات دیتا ہے اور فاگو سینڈیکیٹ اس کے احکامات کی تعمیل کرتا ہے۔ فاگو سینڈیکیٹ بظاہر عام غنڈوں اور بدمعاشوں کا سینڈیکیٹ ہے لیکن اس کے دو سیکشن ایسے ہیں جو انتہائی تربیت یافتہ افراد پر مشتمل ہیں ان میں سے ایک اے سیکشن کہلاتا ہے اور دوسرا سپیشل سیکشن اور اس سپیشل سیکشن کا چیف براسکی ہے جبکہ اے سیکشن کا چیف کوئی اور ہے۔ سپیشل سیکشن انتہائی اہم معاملات میں حرکت میں آتا ہے جبکہ اے سیکشن یہاں کام کرتا ہے۔ چیف ہمفرے نے اے سیکشن کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کر دے۔ یہاں فاک لینڈ میں فاگو سینڈیکیٹ کا جال ہر جگہ پھیلا ہوا ہے۔ ہر ہوٹل، ہر کلب اور ہر کیفے میں ان کے آدمی موجود ہیں اس لئے فاگو سینڈیکیٹ کے چیف کو سو فیصد یقین ہے کہ

پاکیشیا سیکرٹ سروس جیسے ہی فاک لینڈ میں داخل ہو گی اے سیکشن کے ہاتھوں ماری جائے گی اس لئے وہ مطمئن ہے لیکن اسرائیل کی طرف سے پرنس شاما کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس معاملے میں صرف فاگو سینڈیکیٹ پر اکتفانہ کرے بلکہ اس کے مقابلے میں ہمیں ہائر کرے ۔ چنانچہ پرنس شاما نے ہمیں ہائر کیا ہے ۔ ہم نے فاگو سینڈیکیٹ سے ہٹ کر اپنے طور پر کام کرنا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے فاگو سینڈیکیٹ کے بس کا روگ نہیں ہیں ۔ یہ لوگ میک اپ کرنے میں ماہر ہیں اس لئے نجانے وہ کس میک اپ میں یہاں پہنچیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اکٹھے آنے کی بجائے دو یا تین گروپوں کی صورت میں یہاں پہنچیں اس لئے ہم نے ان کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے ۔ اس کے لئے میں نے جو پلاننگ کی ہے اس کے مطابق پاکیشیا میں ایک ایسی تنظیم کو حرکت میں لایا گیا ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران کی مسلسل نگرانی کرے گی کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمیشہ اس عمران کی سربراہی میں ہی کام کرتی ہے اور عمران کو سب جانتے ہیں جبکہ باقی ممبران کو کوئی نہیں جانتا اس لئے عمران کی نگرانی کا مطلب ہے کہ ان سب کی نگرانی خود بخود ہو جائے گی ۔ عمران جب بھی اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے کسی بھی ملک کا رخ کرے گا ہمیں نہ صرف اطلاع مل جائے گی بلکہ ان کے بارے میں تمام تفصیلات بھی ہم تک پہنچ جائیں گی اور مجھے یقین ہے کہ

پاکیشیا سیکرٹ سروس پاکیشیا سے براہ راست فاک لینڈ نہیں آئے گی بلکہ پہلے وہ جنوبی ایکریمیا پہنچے گی اور پھر وہاں سے خفیہ طور پر یہاں آئے گی اس لئے میں نے جنوبی ایکریمیا میں بھی ایک تنظیم کی خدمات حاصل کر لی ہیں جو وہاں ان کی نگرانی کرے گی اور جب بھی اور جس گروپ میں بھی وہ وہاں سے فاک لینڈ کے لئے روانہ ہوں گے ہمیں اطلاع مل جائے گی لیکن ان سب اقدامات کے باوجود ہم صرف دوسروں پر انحصار کر کے نہیں بیٹھے رہیں گے بلکہ ہم اپنے طور پر بھی کام کریں گے ۔ فاک لینڈ ایک جزیرہ ہے اور یہاں باہر سے آنے کے لئے دو بڑے گھاٹ ہیں جبکہ تیسرا راستہ ایئر پورٹ ہے ۔ ہم نے ان راستوں کی بھرپور نگرانی کرنی ہے ۔ میک اپ چیک کرنے والے کیمرے ویو ون ہنڈرڈ ان تینوں راستے پر اس انداز میں نصب کرنے ہیں کہ کسی کو معمولی سا شک بھی نہ پڑ سکے اور ہم آنے والوں کی چیکنگ کرتے رہیں گے ۔ پھر جو آدمی بھی میک اپ میں چیک ہو چاہے وہ مرد ہو یا عورت ایک ہو یا زیادہ ان کی نشاندہی فوری طور پر دوسرے ساتھیوں کو کر دی جائے گی اور مشکوک آدمی کو بغیر کوئی وقفہ دیئے ختم کر دیا جائے گا ۔ چیکنگ بعد میں ہوتی رہے گی اور یہ کام آپ نے کرنا ہے "...... کرنل جیکب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" یاس ۔ پہلے آدمی کے ہلاک ہوتے ہی ان کے باقی ساتھی چونک پڑیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ چیکنگ کے لئے کسی کو آلہ کار بنا کر یہاں بھیج دیں اس لئے اگر ایسا ہو کہ بجائے فوری طور پر ان کو

ہلاک کرنے کے ان کی نگرانی کی جائے اور جب یہ سب یہاں اکٹھے ہوں تو کارروائی کی جائے تو یہ زیادہ بہتر رہے گا"...... ایک آدمی نے کہا۔

" براؤن ٹھیک کہہ رہا ہے باس"...... باقی ساتھیوں نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ براؤن کی بات سمجھ میں آتی ہے ۔ اوکے ۔ پھر اس میں یہ تبدیلی کر لیتے ہیں کہ ان کی نگرانی کی جائے اور جب یہ سب اکٹھے ہو جائیں تو پھر کارروائی کی جائے"...... کرنل جیکب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس ۔ فاگو سینڈیکیٹ بھی تو ان لوگوں کی تاڑ میں ہو گا ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سے پہلے وہ کارروائی کر جائیں ۔ اس طرح تو کریڈٹ وہ لے جائیں گے"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

" یہ کریڈٹ کا مسئلہ نہیں ہے ریمنڈ بلکہ مشن کی تکمیل کا مسئلہ ہے۔ کوئی بھی کرے بہرحال مشن مکمل ہونا چاہئے"...... کرنل جیکب نے سخت لہجے میں کہا۔

" اوکے باس ۔ ٹھیک ہے ۔ ہم اس پلاننگ پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں"...... سب نے بیک زبان ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ آپس میں پوائنٹس بانٹ لو ۔ یہاں ہر طرح کا اسلحہ اور کاریں بھی موجود ہیں ۔ تھری ایس ٹرانسمیٹر تم سب کے پاس ہیں ۔ میں یہاں ہیڈ کوارٹر میں رابطہ آفیسر رہوں گا ۔ تمام

معلومات مجھے پہنچنا چاہئیں اور میں حالات دیکھ کر احکامات دیتا رہوں گا ۔ نگرانی کرنے کے لئے ایس ایس وی استعمال کی جائے گی تاکہ ٹارگٹ کو معلوم ہی نہ ہو سکے اور ٹارگٹ بھی فوکس سے باہر نہ جا سکے اور ان لوگوں کی تمام گفتگو بھی سنی جاتی رہے اور ساتھ ساتھ ٹیپ بھی ہوتی رہے"...... کرنل جیکب نے کہا۔

" یس باس"...... سب نے کہا تو کرنل جیکب نقشے کو وہیں میز پر چھوڑ کر اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔ اپنے آفس میں پہنچ کر ابھی وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا ۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

" کرنل جیکب بول رہا ہوں ۔ چیف ہمفرے سے بات کراؤ"۔ کرنل جیکب نے کہا۔

" سپیشل کاشن"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سٹیٹ آفس ریکارڈ کے معاملے میں بات کرنی ہے"...... کرنل جیکب نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ہمفرے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہمفرے ۔ میں کرنل جیکب بول رہا ہوں ۔ میں نے اپنی ایجنسی کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تلاش شروع کرا دی ہے لیکن مجھے اچانک خیال آیا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا چاہئے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ ہم ایک دوسرے کے خلاف کام کرنا شروع کر دیں اس لئے اگر تمہارا اے سیکشن تمہیں اطلاع دے تو تم اس بارے میں مجھے بتاؤ گے اور میری ایجنسی اگر مجھے کوئی اطلاع دے گی تو میں یہ اطلاع تمہیں دے دوں گا ۔ اس طرح ان لوگوں کے بچ نکلنے کا ایک فیصد بھی سکوپ باقی نہ رہے گا اور مسئلہ تو مشن مکمل کرنے کا ہے ۔ اسے ہر صورت میں مکمل ہونا چاہئے " ۔ کرنل جیکب نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔ تم اپنا فون نمبر بتا دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جیکب نے نہ صرف اسے فون نمبر بتا دیا بلکہ اپنی کالونی کا نام اور کوٹھی کا نمبر بھی بتا دیا۔

" اوکے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جیکب نے بھی رسیور رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ فاگو سینڈیکیٹ وہ کارکردگی شو نہیں کر سکے گا جو اس کے آدمی کریں گے اس لئے لامحالہ کریڈٹ اسے ہی ملے گا ۔ البتہ اب اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پاکیشیا سے روانگی کا انتظار تھا۔

ڈان کلب ایک منزلہ عمارت پر مشتمل تھا لیکن اراضی کے لحاظ سے وہ خاصے وسیع قطعے پر پھیلا ہوا تھا ۔ ڈان کلب میں آنے جانے والے اعلیٰ طبقے کے افراد نظر آ رہے تھے اور اس کی پارکنگ بھی جدید ماڈلز کی کاروں سے بھری ہوئی نظر آ رہی تھی ۔ خاور کمپاؤنڈ گیٹ کے سامنے ہی ٹیکسی سے اتر گیا تھا اور پھر پیدل چلتا ہوا اندر داخل ہوا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال میں داخل ہوا تو وہ ہال کی انتہائی خوبصورت اور قیمتی انداز کی سجاوٹ دیکھ کر حیران رہ گیا ۔ ہال میں خاموشی تھی حالانکہ ہال بھرا ہوا تھا ۔ اکا دکا میزیں خالی نظر آ رہی تھیں لیکن وہاں کسی قسم کا کوئی شور شرابہ وغیرہ نہ تھا ۔ عورتیں اور مرد سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے ۔ ایک طرف وسیع و عریض کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے تین ویٹروں کو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی اور

اس کے سامنے سرخ رنگ کا فون سیٹ موجود تھا ۔ خاور چند لمحے گیٹ کے قریب رک کر ہال کو دیکھتا رہا پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" یس سر ۔ فرمایئے "....... فون کے سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں جنوبی ایکریمیا سے آیا ہوں اور مجھے لیڈی صاحبہ سے ملنا ہے میرا نام جیکسن ہے "....... خاور نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

" کیا آپ کی ان سے ملاقات طے ہے "....... لڑکی نے پوچھا۔

" نہیں ۔ لیکن میں نے بہرحال ان سے ملاقات کرنی ہے ۔ ایک بڑے بزنس کے سلسلے میں "....... خاور نے جواب دیا۔

" آئی ایم سوری مسٹر جیکسن ۔ لیڈی صاحبہ بغیر وقت طے کئے کسی سے ملاقات نہیں کرتیں۔ آپ ان کی سیکرٹری صاحبہ سے بات کر لیں "....... لڑکی نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ کہاں بیٹھی ہیں سیکرٹری صاحبہ "....... خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" دائیں ہاتھ پر گیلری کے آخر میں ان کا آفس ہے ۔ آپ چلے جائیں میں انہیں کہہ دیتی ہوں "....... لڑکی نے کہا تو خاور اس کا شکریہ ادا کر کے مڑا اور راہداری کی طرف بڑھنے لگا ۔ راہداری خاصی طویل تھی اور آخر میں ایک دروازے کے سامنے ایک باوردی دربان موجود تھا ۔ اس کے کاندھوں سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی ۔ خاور تیز

تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔

" مجھے سیکرٹری صاحبہ سے ملنا ہے ۔ کاؤنٹر سے مجھے بھیجا گیا ہے "....... خاور نے قریب جا کر انتہائی مہذب لہجے میں دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس مسٹر ۔ تشریف لے جائیں "....... دربان نے بھی مہذب لہجے میں کہا تو خاور اس کا شکریہ ادا کر کے مڑا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں ایک بڑا سا کاؤنٹر بنا ہوا تھا اور جس کے پیچھے ایک نوجوان مقامی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی ۔ اس کے سامنے تین رنگوں کے فونز موجود تھے ۔ اس کاؤنٹر کے علاوہ باقی کمرے میں آرام دہ قیمتی صوفے موجود تھے لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا ۔ لڑکی خاور کو دیکھ کر چونک پڑی۔

" مسٹر جیکسن "....... لڑکی نے چونک کر کہا۔

" یس مس "....... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام روگی ہے ۔ آپ کس سلسلے میں لیڈی صاحبہ سے ملنا چاہتے ہیں ۔ مجھے کاؤنٹر سے بتایا گیا ہے کہ آپ نے کسی بڑے بزنس کی بات کی ہے "....... لڑکی نے دوسری طرف موجود کرسی پر خاور کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں ۔ آپ کو درست بتایا گیا ہے "....... خاور نے جواب دیا۔

" کس بزنس کی بات کر رہے ہیں آپ ۔ لیڈی صاحبہ کا تو کسی

بزنس سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... مارگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیڈی صاحبہ کا تعلق کلب بزنس سے تو ہے یا نہیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے۔ لیکن آپ اس سلسلے میں کیا بات کرنا چاہتے ہیں"۔ مس مارگی نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا تعلق بھی اس کلب بزنس سے ہے۔ بہرحال آپ لیڈی صاحبہ سے مجھے ملوا دیں"...... خاور نے کہا۔

"سوری۔ جب تک آپ کھل کر بات نہیں کریں گے اور مجھے پوری طرح مطمئن نہیں کریں گے آپ ملاقات تو کیا لیڈی صاحبہ سے بات بھی نہیں کر سکیں گے"...... اس بار مارگی کے لہجے میں سختی کا عنصر ابھر آیا تھا۔

"اوکے۔ آپ کی بات درست ہے۔ لیکن لیڈی صاحبہ موجود تو ہیں یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آخر میں آپ یہ کہہ دیں کہ وہ موجود نہیں ہیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنے آفس میں موجود ہیں۔ لیکن"...... مس مارگی نے کہا۔

"لیکن ملتی کسی سے نہیں۔ یہی کہنا چاہتی ہیں ناں آپ"۔ خاور نے پہلے کی طرح مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں"...... مس مارگی نے جواب دیا۔

"مجھے بھی براہ راست لیڈی صاحبہ سے نہیں ملنا بلکہ ان کے

توسط سے فاگو سینڈیکیٹ کے چیف ہمفرے سے ملنا ہے"...... خاور نے کہا تو مس مارگی خاور کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑی۔

"چیف ہمفرے سے۔ کیا مطلب۔ ان کا لیڈی صاحبہ سے کیا تعلق"...... مس مارگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور خاور ذہنی طور پر مارگی کی بات سن کر پریشان ہو گیا کیونکہ مارگی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی درست کہہ رہی ہے۔

"آپ ان سے ملوا دیں۔ آپ کو ان باتوں کا علم نہیں ہو سکتا"۔ خاور نے کہا۔

"سوری مسٹر جیکسن۔ آپ کی ملاقات نہیں ہو سکتی۔ آئی ایم سوری۔ آپ جا سکتے ہیں"...... مس مارگی نے یکلخت جھٹکے دار لہجے میں کہا تو خاور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوکے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ میں اب مزید کیا کہہ سکتا ہوں"۔ خاور نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے مڑتے ہی مس مارگی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اور اس بات کا اندازہ خاور دروازہ کھولتے ہی لگا چکا تھا۔ دروازے کے باہر وہی مسلح دربان موجود تھا اور معمولی سی بیچ پر معاملہ بگڑ بھی سکتا تھا اس لئے خاور نے کوئی حرکت کرنے سے پہلے دروازے کو اندر سے لاک کر دینا مناسب سمجھا اور دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر واپس مس مارگی کی طرف آ گیا۔

"یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ آپ نے دروازہ کیوں لاک کیا ہے"...... مس مارگی نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی کھلی دراز سے ایک چھوٹا سا مشین پسٹل نکال لیا۔

"ارے ۔ آپ خواہ مخواہ پریشان ہو گئیں ۔ آئی ایم سوری ۔ میں آپ کو اصل بات بتانا چاہتا تھا تاکہ آپ میری ملاقات کرانے پر مجبور ہو جائیں لیکن یہ چونکہ ایک سٹیٹ سیکرٹ ہے اس لئے میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اچانک مداخلت ہو"...... خاور نے واپس میز کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا اور اپنی بات ختم کرتے کرتے وہ میز کے قریب پہنچ گیا۔

"کیسی بات"...... مس مارگی نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے خاور کا ہاتھ گھوما اور مس مارگی خاور کا بھرپور تھپڑ کھا کر چیختی ہوئی اچھل کر سائیڈ پر گری اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اڑتا ہوا دور جا گرا۔ خاور نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اچھال کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔ دوسرے لمحے اس کا مشین پسٹل مس مارگی کی کنپٹی سے لگ چکا تھا۔

"اب اگر معمولی سی حرکت بھی کی تو کھوپڑی اڑا دوں گا"۔ خاور نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو مارگی کا نازک جسم خوف سے کانپنے لگ گیا۔

"تم ۔ تم کیا چاہتے ہو"...... مس مارگی نے کانپتے ہوئے لہجے

میں کہا۔

"چیف ہمفرے کہاں موجود ہے ۔ سچ بتاؤ ورنہ"...... خاور نے غراتے ہوئے کہا۔

"لل ۔ لیڈی صاحبہ کے سپیشل آفس میں"...... مس مارگی نے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اور لیڈی خود کہاں ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"وہ اپنے آفس میں ہیں ۔ صرف وہی سپیشل آفس میں جا سکتی ہیں اور کوئی نہیں جا سکتا"...... مس مارگی اب سب کچھ خود بخود بتاتی چلی جا رہی تھی اور پھر خاور نے اس سے سپیشل آفس اور لیڈی کیتھرائن کے آفس کی تفصیل معلوم کر لی ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا اور گولیوں نے مارگی کی کھوپڑی کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا ۔ اس کے ساتھ ہی خاور تیزی سے پیچھے ہٹا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لاک کھول کر دروازہ کھولا تو دروازے کے سامنے موجود دربان نے چونک کر خاور کی طرف دیکھا۔

"تمہیں مس مارگی بلا رہی ہیں"...... خاور نے دروازے سے باہر نکل کر کہا۔

"اوہ اچھا"...... دربان نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے ہی لگا تھا کہ خاور نے اس کی پشت پر ضرب لگا کر اسے آگے دھکیل دیا اور دربان چیختا ہوا اچھل کر آگے بڑھتا چلا گیا۔

خاور نے بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر اس سے پہلے کہ دربان اس اچانک افتاد پر ذہنی اور جسمانی طور پر سنبھلتا خاور نے ٹریگر دبا دیا اور مڑتا ہوا دربان چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے کراہنے کے بعد ساکت ہو گیا تو خاور نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آ کر اس نے دروازہ بند کر کے اسے باہر سے لاک کر دیا اور پھر کلب ہال کی طرف جانے کی بجائے وہ راہداری کے آخری حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ آگے جا کر راہداری جہاں ایک دیوار سے بند ہو رہی تھی وہاں پہنچ کر خاور نے دیوار پر تین بار آہستہ سے دستک دی تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی راہداری کی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی۔ اب وہاں ایک لفٹ نما کمرہ تھا جو خالی تھا۔ خاور اندر داخل ہوا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی اور دوسرے لمحے لفٹ خود بخود حرکت میں آ کر نیچے اترتی چلی گئی۔ خاور چونکہ مس مارگی سے سب کچھ تفصیل سے معلوم کر چکا تھا اس لئے وہ اطمینان سے کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ رک گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا دروازہ خود بخود کھلا تو خاور باہر آ گیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس میں دو مسلح دربان موجود تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔

"مس مارگی نے بھیجا ہے۔ لیڈی صاحبہ سے ملاقات طے ہے"۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... دونوں دربانوں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

کہا اور سائیڈوں پر ہٹنے ہی لگے تھے کہ خاور کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں دربان چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور کچھ دیر تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تو خاور اطمینان سے آگے بڑھا اور اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ خاور نے اسے دھکا دے کر کھولا اور اندر داخل ہوا تو کمرہ جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا خالی تھا۔ البتہ سائیڈ پر واش روم کا دروازہ تھا جس کے اندھے شیشے پر اندر موجود کسی فرد کا سایہ پڑ رہا تھا۔ خاور سمجھ گیا کہ لیڈی کیتھرائن واش روم میں ہو گی چنانچہ وہ دبے پاؤں چلتا ہوا واش روم کے دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت جس نے شوخ رنگ کا سکرٹ پہنا ہوا تھا باہر آئی ہی تھی کہ خاور کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ عورت چیختی ہوئی اچھل کر پہلو کے بل نیچے گری تو خاور کی ٹانگ حرکت میں آئی اور اس کے ساتھ ہی چیخ کر اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی عورت کی کنپٹی پر بھرپور ضرب پڑی اور وہ ایک بار پھر چیختی ہوئی نیچے گری اور ساکت ہو گئی تو خاور تیزی سے سائیڈ پر موجود سٹیل کی ایک قدم آدم الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کی سائیڈ پر موجود ہک کو کھینچا تو الماری کی پشت سرر کی آواز کے ساتھ ہی پھٹ گئی۔ اب جو سطح سامنے آئی تھی اس میں دو سرخ رنگ کے بٹن موجود تھے۔ خاور چونکہ سیکرٹری مس مارگی سے تمام تفصیلات پہلے ہی معلوم کر چکا تھا اس لئے وہ اس

انداز میں کام کر رہا تھا جیسے یہ سب کچھ اس کے لئے معمول کی کارروائی ہو ۔ اس نے یکے بعد دیگرے دونوں بٹن پریس کر دیئے تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی سائیڈ پر ایک دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر ہوئی اور وہاں نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں نظر آ رہی تھیں ۔ خاور تیزی سے ہٹا ۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی لیڈی کیتھرائن کی کھوپڑی کا نشانہ لے کر ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی لیڈی کیتھرائن کی کھوپڑی چیتھڑوں میں تبدیل ہو گئی تو خاور تیزی سے آگے بڑھا اور دیوار میں موجود خلا کو کراس کر کے وہ دوسری طرف پہنچا ہی تھا کہ سرر کی آواز کے ساتھ ہی اس کے عقب میں دیوار برابر ہو گئی ۔ اسے معلوم تھا کہ دیوار برابر ہوتے ہی الماری بھی پہلے جیسی حالت میں آ کر خود بخود بند ہو چکی ہو گی ۔ وہ احتیاط سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے گیا تو سیڑھیوں کا اختتام ایک دروازے پر ہوا جو بند تھا ۔ یہ اس سپیشل آفس کا دروازہ تھا جس میں فاگو سینڈیکیٹ کا چیف ہمفرے موجود تھا ۔ خاور نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا ۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے رکھے ہوئے تھے ۔ ایک طرف ٹیلی ویژن موجود تھا جو آن تھا اور ایک صوفے پر ایک دراز قد اور بھاری جسم کا آدمی نیم دراز انداز میں بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کے ہاتھ میں شراب سے بھرا ہوا گلاس تھا اور اس کی نظریں ٹی وی کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر انتہائی فحش ٹائپ کا ڈانس دکھایا

رہا تھا ۔

" تم درست وقت پر آئی ہو کیتھرائن "...... اس آدمی نے سکرین سے نظریں ہٹائے بغیر کہا اور اس کی آواز سنتے ہی خاور سمجھ گیا کہ یہی ہمفرے ہے کیونکہ پہلے وہ فون پر اس کی آواز سن چکا تھا ۔

" تم درست کہہ رہے ہو "...... خاور نے کہا تو اس کی آواز سنتے ہی ہمفرے اس طرح اچھلا کہ اس کے ہاتھ سے گلاس نکل کر نیچے قالین پر جا گرا ۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ کیا مطلب "...... ہمفرے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دروازے پر کھڑے خاور کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو اور پھر اس سے پہلے کہ وہ ذہنی طور پر سنبھلتا خاور نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں ہمفرے کے بازو پر پڑیں اور ہمفرے چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ خاور اچھل کر آگے بڑھا اور اس کی دونوں ٹانگیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آ گئیں اور چند لمحوں بعد ہمفرے کا جسم ڈھیلا پڑ چکا تھا ۔ اس کے بازو سے خون کسی فوارے کی طرح نکل رہا تھا ۔ خاور نے آگے بڑھ کر ایک پردہ اتارا اور اسے پھاڑ کر اس نے اس کی مدد سے ہمفرے کے بازوؤں پر موجود تین زخموں پر پٹی باندھ دی تاکہ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ ہلاک نہ ہو جائے اور پھر باقی پردے کی رسی بنا کر اس نے ہمفرے کے دونوں بازو عقب میں کر کے اس کے ہاتھ بھی باندھے

اور باقی ماندہ رسی سے اس نے اس کی دونوں ٹانگیں باندھ کر اسے
اٹھا کر صوفے کی ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر واپس جا کر اس نے
دروازے کو بند کر کے لاک کر دیا۔ ویسے تو اسے معلوم تھا کہ یہاں
تک کوئی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ ہمفرے کی موجودگی کا علم لیڈی
کیتھرائن اور اس کی سیکرٹری مس مارگی کو ہی تھا اور وہ دونوں ہلاک
ہو چکی تھیں لیکن پھر بھی اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر
دیا تھا۔ دروازہ لاک کر کے وہ مڑا اور پھر اس نے پوری قوت سے
ہمفرے کے گالوں پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے تھپڑ پر
ہمفرے نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی
لاشعوری طور پر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی
وجہ سے وہ صرف معمولی سا ہی اچھل سکا تھا۔ خاور نے مخصوص جیب
سے خنجر نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ ہوش میں آ کر ہمفرے سنبھلتا
اس کا بازو حرکت میں آیا اور ہمفرے کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ
کٹ گیا۔ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ ابھی گونج ہی رہا تھا
کہ خاور کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور ہمفرے کا دوسرا نتھنا
بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا اور کمرہ ایک بار پھر ہمفرے کے حلق سے
نکلنے والی پے در پے چیخوں سے گونج اٹھا۔ خاور نے بڑے اطمینان
سے خنجر کو ہمفرے کی شرٹ سے صاف کر کے اسے واپس جیب میں
ڈال لیا۔

" پاکیشیا سے اغوا کر کے لایا جانے والا ڈاکٹر اعظم کہاں

ہے "...... خاور نے اس کی پیشانی ابھر آ
انگلی سے ضرب لگاتے ہوئے انتہائی سرد لہجہ
بری طرح کانپنے لگ گیا۔

" تم۔ تم کون ہو۔ کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ
یہاں کیسے پہنچ گئے "...... ہمفرے نے رک رک

" جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ "...... خاور نے
اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری ضرب اس کی پیشانی
رگ پر مار دی اور ہمفرے کی حالت پہلے سے بھی زیادہ غیر

" بولو۔ کہاں ہے ڈاکٹر اعظم۔ بولو "...... خاور نے چیخ کر
اس کے ساتھ ہی اس نے تیسری ضرب لگا دی۔ یا کے

" وہ۔ وہ جنوبی ایکریمیا کے شہر لاگس میں ہے۔ لاگس میو ایئر
ہمفرے نے یکلخت لاشعوری انداز میں بولتے ہوئے کہا اور پھر اس۔
خاور کے ہر سوال کا جواب اسی طرح لاشعوری انداز میں دینا شروع
کر دیا۔ ابھی خاور کی پوچھ گچھ جاری تھی کہ خاور کو باہر سے ہلکا سا
کھٹکا سنائی دیا تو خاور نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل نکالا اور
ہمفرے کی کنپٹی پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے ہمفرے کی
کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہوتی چلی گئی تو خاور تیزی سے مڑ کر
دروازے کی طرف بڑھا لیکن دوبارہ وہ کھٹکا سنائی نہ دیا تھا۔ اس نے
لاک کھول کر آہستہ سے دروازہ کھولا اور آگے بڑھ کر سیڑھیوں کے
اوپر والے حصے پر نگاہ ڈالی لیکن وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ اسی لمحے ایک

اور باقی ماندہ رسی سے ابھی اور خاور بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس نے
اٹھا کر صوفے کی ایک ۔ار میں ضرب لگائی گئی ہے ۔ وہ سمجھ گیا کہ
دروازے کو بند کر کے ۔شش کی جا رہی ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ
تک کوئی نہیں پہنچ چیک کر لی گئی ہے ۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس
کیتھرائن اور اس کی ۔سے لاک کیا اور پھر ایک الماری کی طرف بڑھ
ہو چکی تھیں لیکن ۔ری کھول کر اس کے نچلے خانے میں موجود سرخ
دیا تھا ۔ درواتال کر اسے موڑ کر جیب میں ڈالا اور پھر الماری بند کر
ہمفرے ۔کے عقبی طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس
ہمفرے ۔رہ کھولا تو دوسری طرف ایک طویل سرنگ نما راستہ تھا جو
لاشعو ر اوپر کو اٹھتا چلا گیا تھا اور پھر جب اس راستے کا اختتام ہوا تو
وہ ایک دروازہ تھا ۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو وہ ڈان
ب کی عقبی طرف ایک چوڑی گلی میں موجود تھا ۔ اس نے دروازہ
بند کیا اور پھر اطمینان سے بائیں طرف کو مڑ کر سڑک کی طرف بڑھتا
چلا گیا ۔

ہماری نگرانی کی جا رہی ہے عمران صاحب"....... صفدر نے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔ وہ اس وقت جنوبی ایکریمیا کے
دارالحکومت کے ایک بڑے ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے ۔ وہ ایئر
پورٹ سے سیدھے یہاں پہنچے تھے ۔

" نہ صرف یہاں بلکہ پاکیشیا میں بھی ہماری نگرانی کی جا رہی تھی
اور ...اً وہاں سے ہمارے بارے میں یہاں معلومات بھجوائی گئی
ہوں گی"....... عمران نے جواب دیا ۔

" لیکن ہماری منزل تو فاک لینڈ ہے ۔ پھر یہاں نگرانی اور اطلاع
کا کیا مطلب ہوا"....... جولیا نے کہا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ ٹریپ کیا جا رہا ہے"۔ عمران
نے جواب دیا تو اس کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے ۔

" ٹریپ ۔ کیا مطلب "....... سب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ہاں ۔ اور اب میرے ذہن میں تمام منظر واضح ہوا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"کون سا منظر عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے۔ میں تو تمہارے چوہے باس کو اپنی طرح احمق سمجھتا تھا لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ وہ احمق نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"وہ واقعی احمق نہیں ہے اور خبردار اگر تم نے اسے پھر احمق سمجھا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم اب مجھے خبردار کر رہی ہو جبکہ میں تو پہلے ہی خبردار ہوں۔ میرے پاس سب خبریں موجود ہیں کہ راستے میں تنویر نے کتنی بار ترچھی نظروں سے تمہیں دیکھا۔ کتنی بار ٹیڑھی نظروں سے اور کتنی بار"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"بس بس۔ سیدھی بات کرو۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"۔ جولیا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ وہ منظر بتا رہے تھے"...... صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی کیا خوبصورت منظر ہو گا۔ واہ۔ ایک خاتون دلہن بنی گھونگھٹ نکالے سمٹی ہوئی بیٹھی ہو گی اور دلہا سر پر تاج نما سہرہ باندھے یوں اکڑا ہوا بیٹھا ہو گا جیسے اس نے سات براعظم بیک وقت فتح کر لئے ہوں۔ پس منظر میں بینڈ بج رہا ہو گا کہ یکلخت پردہ گر

جائے گا اور پھر دوسرے منظر کے لئے پردہ اٹھے گا تو بے چارہ اکڑا ہوا دلہا فرش پر اکڑوں بیٹھا ہوا ہو گا اور اس نے ہاتھ جوڑ رکھے ہوں گے اور دلہن ہاتھ میں ڈنڈا اٹھائے آنکھوں سے شعلے نکالتی ہوئی کھڑی ہو گی اور پس منظر میں غمناک موسیقی سنائی دے رہی ہو گی۔ واہ۔ کیا منظر ہوں گے۔ کیوں تنویر۔ تم بتاؤ"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تمہاری زبان میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز ہے۔ خدا کی پناہ"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس خدا کی پناہ ہی تمہیں اس دوسرے منظر سے بچا سکتی ہے۔ اس بات کو یاد رکھنا۔ کیوں جولیا میں درست کہہ رہا ہوں ناں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم نے شاید کوے کی زبان اور گدھے کا مغز کھایا ہوا ہے۔ بکواس کرنے میں تمہارا کوئی ثانی نہیں"...... جولیا نے بھی ہنستے ہوئے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ اب وہ اصل منظر بھی بتا دیں"...... صفدر نے ایک بار پھر اصل بات پوچھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب نہیں بتائیں گے۔ البتہ میں بتا سکتا ہوں"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پہلے سے جانتے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ میں تو آپ کے ساتھ ہوں"...... کیپٹن

شکیل نے جواب دیا۔
"پھر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"عمران صاحب۔ اصل میں ایک مخصوص کوڈ میں باتیں کرتے ہیں اور میرے ذہن کو قدرت نے شاید مخصوص صلاحیت بخش دی ہے کہ میں عمران صاحب کے اس کوڈ کے اشاروں کو واقعات کے ساتھ جوڑ کر وہ کچھ معلوم کر لوں جو عمران صاحب بتانا نہیں چاہتے"۔ کیپٹن شکیل نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار عمران بھی مسکرا دیا۔
"کوڈ میں باتیں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"آپ کیپٹن شکیل کو بات تو کرنے دیں مس جولیا"...... صفدر نے کہا۔
"اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ"...... جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"اس مشن پر روانہ ہونے سے پہلے عمران صاحب نے ہمیں بتایا تھا کہ کارمن تنظیم راڈ نے پاکیشیا سے ایک اہم سائنس دان ڈاکٹر اعظم کو اغوا کیا اور پھر اس سے پہلے کہ اغوا شدہ ڈاکٹر کارمن پہنچتا راستے میں فاگو سینڈیکیٹ کے آدمیوں نے راڈ پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیا اور ڈاکٹر اعظم کو لے اڑے۔ فاگو سینڈیکیٹ فاک لینڈ کا

بڑا معروف سینڈیکیٹ ہے جو عام سے غنڈوں اور بدمعاشوں کا سینڈیکیٹ ہے لیکن اس سے پہلے یہ اطلاع پاکیشیا کو مل چکی تھی کہ آئندہ ماہ پاکیشیا میں ہونے والی مسلم سربراہ کانفرنس میں کاٹرے کے سربراہ آنریبل گوڈے کو ہلاک کرنے کے لئے فاگو سینڈیکیٹ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں اس لئے ہم فاک لینڈ جا رہے ہیں کہ وہاں سے ڈاکٹر اعظم کو بھی واپس حاصل کر سکیں اور اس فاگو سینڈیکیٹ کا بھی خاتمہ کر دیں اور اس سے پہلے چیف نے خاور کو فاک لینڈ بھجوا دیا تھا کیونکہ خاور سیکرٹ سروس میں شامل ہونے سے پہلے جنوبی ایکریمیا میں طویل عرصہ رہ چکا ہے اور خاور نے اطلاع دی ہے کہ اس نے فاگو سینڈیکیٹ کے دو ماسٹرز کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کا کسی حد تک سراغ لگا لیا ہے جس پر چیف نے ہماری ٹیم بھجوائی ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ یہ سب باتیں تو ہمیں بھی معلوم ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اب ان باتوں کو پس منظر میں رکھ کر عمران صاحب کی باتوں سے سلسلہ جوڑیں۔ عمران صاحب پاکیشیا سے سیدھے فاک لینڈ جانے کی بجائے پہلے یہاں جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت میں آئے ہیں اور یہاں صفدر کے بقول ہماری مشینی نگرانی ہو رہی ہے اور عمران صاحب نے نہ صرف اس نگرانی کو تسلیم کیا ہے بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ پاکیشیا ایئرپورٹ پر بھی ہماری نگرانی کی جا رہی تھی اور شاید

وہاں سے براہ راست ہمارے بارے میں یہاں معلومات بھجوائی گئی ہیں اس لئے ہمارے یہاں پہنچتے ہی ہماری نگرانی شروع ہو گئی۔ اس کے بعد عمران صاحب نے کہا کہ اب منظر واضح ہو گیا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ اس پس منظر اور عمران صاحب کی باتوں اور ان کے براہ راست فاک لینڈ جانے کی بجائے یہاں آنے اور پاکیشیا میں نگرانی اور یہاں نگرانی کے بعد ایک ہی منظر واضح ہو سکتا ہے اور وہ وہی ہے جس کا عمران صاحب نے ذکر کیا ہے کہ ہمیں باقاعدہ ٹریپ کر کے فاک لینڈ لے جایا جا رہا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے لبوں پر تحسین آمیز مسکراہٹ رینگنے لگی جبکہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر حیرت تھی۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔ تم بھی اب عمران کی طرح پہیلیوں میں بات کرنے لگ گئے ہو"...... جولیا نے اسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ میں تو آپ کے سوال کا جواب دے رہا ہوں ورنہ میں صرف اپنا تجزیہ بتا دیتا۔ عمران صاحب کا مطلب ہے کہ فاگو سینڈیکیٹ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کرنے کے لئے ٹریپ بچھایا ہے تاکہ آئندہ ماہ مسلم سربراہ کانفرنس میں وہ جو مشن مکمل

کریں گے اس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس رکاوٹ نہ بنے اس لئے انہوں نے راڈے سے ڈاکٹر اعظم کو چھین لیا اور یہ اطلاع پاکیشیا کسی بھی ذریعے سے پہنچا دی کہ ڈاکٹر اعظم اب فاگو سینڈیکیٹ کی تحویل میں ہے اور فاک لینڈ میں ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی وہاں پہنچ جائے اور اسی لئے انہوں نے پاکیشیا سے لے کر یہاں تک ہماری نگرانی کرائی ہے اور عمران صاحب پاکیشیا میں ہونے والی نگرانی کی وجہ سے یہاں ڈراپ ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ فاک لینڈ میں ہمارے استقبال کی تمام تیاریاں مکمل ہوں گی"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ کیپٹن شکیل۔ تمہارا ذہن واقعی حیرت انگیز انداز میں کام کرتا ہے۔ ویری گڈ۔ تم نے سو فیصد درست تجزیہ کیا ہے"۔ سب سے پہلے عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"یہی بات تم خود نہیں بتا سکتے تھے۔ کیوں"...... جولیا نے عمران پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"م۔ م۔ میں کیسے بتا سکتا تھا۔ مجھے تو خود کیپٹن شکیل کی بات سن کر علم ہوا ہے"...... عمران نے بڑے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ یہاں رک جانے سے کیا ہو گا۔ ہمیں بہرحال وہاں جانا تو ہو گا اس لئے کیوں نہ میک اپ تبدیل کر کے یہاں سے روانہ ہو جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"اب میک اپ تبدیل کرنے کا کیا فائدہ ۔ تمام منظر کیپٹن شکیل کے مکمل اور تفصیلی تجزیہ سمیت وہاں پہنچ چکا ہو گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی ہم سے حماقت ہوئی ہے ۔ جب ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ نگرانی ہو رہی ہے اور وہ بھی مشینی تو یقیناً ہماری باتیں بھی سنی جا رہی ہوں گی ۔ ویری بیڈ"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ واقعی حماقت ہو گئی ہے لیکن آپ کیپٹن شکیل کو روک بھی تو سکتے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"روک دیتا تو کیسے معلوم ہوتا کہ منظر کیا ہے ۔ بہرحال فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ یہاں پہنچنے کے بعد تم سب کے ذہنوں میں مشن پر تفصیلی ڈسکشن کے کیڑے رینگنا شروع ہو جائیں گے اس لئے میں نے تھری ایس کو آن کر کے جیب میں رکھ لیا تھا اور جب تک یہ آن ہے اس وقت تک یہاں ہونے والی کوئی بات بھی کسی صورت باہر نہیں جا سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑا سا بٹن نکال کر میز پر رکھ دیا جس کے درمیان سرخ رنگ کا نقطہ مسلسل جل رہا تھا اور جولیا سمیت سب نے اس طرح اطمینان بھرے سانس لئے جیسے ان کے سروں سے ٹنوں بوجھ اتر گیا ہو ۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے میز پر موجود فون پیس کے نچلے حصے میں موجود سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر

رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے ۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا ۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھی چونک کر سیدھے ہو گئے ۔ ان کے چہروں پر حیرت تھی کیونکہ عمران شاذ و نادر ہی مشن کے دوران چیف کو کال کرتا تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"یہاں جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت میں ہوٹل کا کرایہ بہت زیادہ ہے ۔ البتہ فون کال کرنے کی سہولت اس میں شامل ہے اس لئے میں نے سوچا کہ طویل فاصلے کی کال کر کے کچھ حساب کتاب برابر کیا جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ وہاں بھی تمہیں

عبرتناک انجام تک پہنچایا جا سکتا ہے"...... ایکسٹو نے کاٹ کھانے
والے لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ سوری سر۔ میں سمجھا تھا کہ اتنے طویل فاصلے پر آپ
کی وہشت کام نہیں کر سکے گی ۔ بہرحال آپ کی عالم فاضل سیکرٹ
سروس کا ایک عالم فاضل بلکہ علامہ قسم کا ممبر جس کا نام خاور ہے
میں ان علامہ صاحب سے ایک علمی مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں"۔ عمران
نے کہا۔

" اس کے پاس فور فائیو ون تھری ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر ہے"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے
اس طرح منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا جیسے اتنی جلدی بات ختم
کرنے پر اس نے اپنی توہین سمجھی ہو۔

" آپ خاور سے کیوں بات کرنا چاہتے ہیں عمران صاحب"۔
صفدر نے اس کا منہ بنتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" تاکہ اس سے علمی مسئلہ پوچھ سکوں"...... عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا
اسے دراصل معلوم نہ تھا کہ خاور اپنے ساتھ کوئی ٹرانسمیٹر لے گیا ہو
گا جبکہ اصول کے مطابق اس نے چیف کو اس ٹرانسمیٹر کے بارے
میں لازماً بتایا ہو گا تاکہ ایمرجنسی میں اس سے بات ہو سکے اس لئے
عمران نے فون کیا تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکوئنسی
ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ ۔ اوور"...... عمران نے
بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ جیکسن بول رہا ہوں ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد خاور کی
آواز سنائی دی ۔ گو وہ لہجہ اور آواز بدل کر بات کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے
اس فریکوئنسی پر وہی بات کر سکتا تھا۔

" مسٹر جیکسن ۔ ڈاکٹر کے فاک لینڈ میں کیا بجے ہوتے ہیں کیونکہ
میں نے سنا ہے کہ جزیروں میں جو زبان بولی جاتی ہے اس سے بجے
بدل جاتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" آپ فون کے بجے بتا دیں ۔ وہی بجے یہاں ڈاکٹر کے ہوں گے ۔
اوور"...... دوسری طرف سے خاور نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا
دیا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ خاور اس سے یہاں کا فون نمبر معلوم کر رہا
ہے۔

" فون کے بجے یا نمبر ۔ بجے تو مجھے نہیں آتے البتہ نمبر بتا دیتا
ہوں ۔ اوور"...... عمران نے جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت کا نام،
ہوٹل کا نام اور کمرہ نمبر بتاتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران
نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" میرے خیال میں کوئی خاص بات ہو گئی ہے اس لئے خاور
ٹرانسمیٹر کی بجائے فون پر بات کرنا چاہتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے علامہ کا جواب طالب علم کے لئے خاص ہی ہوتا ہے"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ تم نے کیا بار بار علامہ کی گردان شروع کر دی ہے۔ نانسنس"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" نانسنس بے چارہ دوسروں کو علامہ ہی کہہ سکتا ہے۔ نانسنس جو ہوا"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے کہا۔

" آپ کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس کے نیچے موجود سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کر دیا تاکہ ایکس چینج آپریٹر بات نہ سن سکے اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" ہیلو۔ جیکسن بول رہا ہوں فاک لینڈ سے"...... چند لمحوں بعد خاور کی آواز سنائی دی۔

" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" پرنس۔ میں نے ڈاکٹر کے ہجے معلوم کر لئے ہیں۔ یہ بالکل وہی ہجے ہیں جو جنوبی ایکریمیا کے شہر لاگس میں بولے جاتے ہیں۔ آپ چاہیں تو فوری چیک بھی کر سکتے ہیں۔ لاگس میں کوسموس نامی کلب کا مینجر ہے جس کا نام ہنری ہے۔ وہ آپ کو ڈاکٹر کے درست ہجے بتا

دے گا"...... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے۔ مگر تم خود وہاں کیوں رکے ہوئے ہو"...... عمران نے کہا۔

" یہاں ہجے پوچھنے والا ایک اور گروپ بھی ہے۔ میں اس کی طرف ہی جا رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ یہاں چونکہ ہر طرف ہجے پوچھنے والے لوگ موجود ہیں اس لئے مجبوراً مجھے پبلک فون بوتھ سے کال کرنا پڑی ہے"...... خاور نے کہا۔

" مجھے یقین ہے کہ تم اصل علامہ ہو۔ اس لئے لازماً تمام کو درست ہجے بتاؤ گے۔ بعد میں بات ہو گی۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ کیا بات ہوئی عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

" ڈاکٹر اعظم فاک لینڈ میں نہیں ہے بلکہ اسے یہاں کے شہر لاگس میں رکھا گیا ہے اور وہاں فاگو سینڈیکیٹ کے علاوہ کوئی اور گروپ بھی ہمارے خلاف کام کر رہا ہے۔ خاور ان کے پیچھے لگا ہوا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ خاور نے اکیلے فاگو سینڈیکیٹ کا خاتمہ کر کے ڈاکٹر اعظم کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ وہ علامہ ہے۔ بہرحال اب ہم نے نگرانی کرنے والوں کو جھٹکنا ہے اور لاگس پہنچنا ہے۔ لاگس کے لئے

یہاں سے صرف بسیں جاتی ہیں اس لئے سب لوگ میک اپ تبدیل کر کے ایک ایک کر کے فائر ڈور سے باہر جائیں اور علیحدہ علیحدہ بس ٹرمینل پر پہنچ جائیں۔ سب سے آخر میں میں پہنچوں گا پھر لاگس میں جا کر کارروائی ہو گی"....... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم میں سے دو تین کو کارروائی کے لئے خاور کے پاس جانا چاہئے"....... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ خاور جس انداز میں بات کر رہا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں واقعی انتہائی سخت ترین چیکنگ ہو رہی ہے اور ایسا نہ ہو ہم الٹا اسے بھی پھنسا دیں گے۔ ویسے بے فکر رہو۔ خاور کی صلاحیتیں ہم میں سے کسی سے کم نہیں ہیں اس لئے تو چیف نے اسے اکیلے وہاں بھجوایا ہے اور تم نے دیکھا کہ اس نے اکیلے ہونے کے باوجود ساری کارروائی کر ڈالی"....... عمران نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

1

کرنل جیکب اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھی پورے فاک لینڈ میں پھیلے ہوئے تھے۔ گو ان سب نے داخلی راستوں پر میک اپ چیک کرنے والے کیمرے بھی نصب کر رکھے تھے لیکن ابھی تک کہیں سے بھی کوئی اطلاع نہ ملی تھی جبکہ کرنل جیکب کو پاکیشیا سے اطلاع مل چکی تھی کہ عمران ایک عورت اور چار مردوں کے ساتھ پاکیشیا سے فاک لینڈ کے لئے روانہ ہو گیا ہے اور اسے ان لوگوں کے بارے میں پوری تفصیل بھی بتا دی گئی تھی اور چونکہ اسے خدشہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ جنوبی ایکریمیا میں ڈراپ ہو جائیں اور پھر وہاں سے میک اپ تبدیل کر کے یہاں آئیں اس لئے اس نے یہ تفصیلات جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت میں اس خاص تنظیم تک پہنچا دی تھیں جس کے ذمے اس نے ان کی نگرانی کا

کام لگایا تھا اور ابھی تک وہاں سے بھی اسے کوئی اطلاع نہ ملی تھی اس لئے وہ بے چین تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کرنل جیکب بول رہا ہوں"....... کرنل جیکب نے کہا۔

"ڈربی بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو کرنل جیکب چونک پڑا کیونکہ جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت میں جس تنظیم کے ذمے اس نے نگرانی لگائی تھی ڈربی اس کا چیف تھا۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے"....... کرنل جیکب نے کہا۔

"آپ کے مطلوبہ آدمی یہاں ڈراپ ہو گئے اور ایئر پورٹ سے سیدھے ہوٹل گرانڈ پہنچے ہیں ۔ انہوں نے یہاں کمرے بک کرائے لیکن وہ سب ایک ہی کمرے میں اکٹھے رہے ۔ اس کے بعد اچانک وہ لوگ غائب ہو گئے جس پر میں نے چیکنگ کرائی تو مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ آپ کے مطلوبہ افراد میک اپ تبدیل کر کے بس کے ذریعے لاگس روانہ ہو گئے ہیں ۔ چونکہ لاگس میں ہمارا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے اس لئے اب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کی واپسی کا انتظار کیا جائے کیونکہ وہ لاگس سے لازماً واپس آئیں گے ۔ وہاں سے وہ کسی صورت بھی دارالحکومت آئے بغیر فاک لینڈ نہیں جا سکتے ۔ ان کے کمرے ویسے ہی ریزرو ہیں"....... ڈربی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لاگس ۔ لیکن وہ تو چھوٹا سا ٹاؤن ہے ۔ وہاں وہ کیا کرنے گئے ہیں"....... کرنل جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو ہمیں معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ کمرے میں ان کے درمیان ہونے والی گفتگو ہمارے آلات کچھ نہیں کر سکے"....... ڈربی نے کہا۔

"اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں نگرانی کا شک پڑ گیا تھا اس لئے انہوں نے جوابی آلات استعمال کئے لیکن تمہارے آدمیوں کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ لاگس گئے ہیں جبکہ تم خود بتا رہے ہو کہ وہ میک اپ تبدیل کر کے گئے ہیں"....... کرنل جیکب نے چونک کر کہا۔

"جب ہمیں معلوم ہوا کہ کمرے خالی ہیں تو ہم نے ایئر پورٹ اور دیگر راستوں پر ان کی تلاش شروع کر دی اور پھر بس ٹرمینل پر ایک آدمی کو مارک کر لیا گیا ۔ اس نے اپنے دوسرے ساتھی سے ایشیائی زبان میں بات کی تھی جسے ہمارے آلات نے کچھ کر لیا ۔ پھر انکوائری پر معلوم ہوا کہ وہ علیحدہ علیحدہ یہاں پہنچے ہیں لیکن بس میں انہوں نے اکٹھی سیٹیں بک کرائی تھیں ۔ ایک عورت اور چار مرد ۔ پھر ان کے قدوقامت بھی ہمارے مطلوبہ افراد کے ہی تھے اس لئے ہم کنفرم ہو گئے کہ یہی ہمارے مطلوبہ آدمی ہیں"....... ڈربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ بہرحال وہ واپس آئیں گے ۔ تم نے ان کا خیال رکھنا ہے"....... کرنل جیکب نے کہا۔

"ہم پہلے ہی چوکنا ہیں۔ آپ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے ڈربی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جیکب نے رسیور رکھ دیا۔

"آخر یہ لوگ لاگس کیوں گئے ہوں گے"...... کرنل جیکب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اسے خیال آیا تھا کہ فاگو سینڈیکیٹ کا چیف ہمفرے دراصل لاگس کا ہی رہنے والا تھا۔ وہ لاگس سے یہاں فاک لینڈ آیا تھا اور یہاں اس نے فاگو سینڈیکیٹ بنا لیا تھا اس لئے ایسا نہ ہو کہ چیف ہمفرے نے سائنس دان ڈاکٹر اعظم کو لاگس میں ہی رکھا ہوا ہو اور انہیں کسی طرح اس بارے میں اطلاع مل گئی ہو چنانچہ یہ خیال آتے ہی اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو کرنل جیکب کے چہرے پر تناؤ سا پھیل گیا۔ اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈان کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لیڈی کیتھرائن سے بات کراؤ۔ میں کرنل جیکب بول رہا ہوں چیف آف بلیک کارڈز"...... کرنل جیکب نے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ فاگو سینڈیکیٹ کا چیف لیڈی کیتھرائن کے سپیشل آفس میں ان دنوں موجود ہے اور یہ بات ہمفرے نے خود اسے بتائی تھی۔

"سوری سر۔ لیڈی صاحبہ کو ان کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جیکب بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کس نے کیا اور ان کے سپیشل آفس میں چیف ہمفرے موجود تھے۔ وہ کہاں ہیں"...... کرنل جیکب نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ بھی سپیشل آفس میں ہلاک کر دیئے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جیکب کا چہرہ پتھرا سا گیا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کرنل جیکب نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ فاگو سینڈیکیٹ کے سیکنڈ چیف رابرٹ یہاں موجود ہیں۔ آپ ان سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"کرنل جیکب بول رہا ہوں۔ چیف آف بلیک کارڈز۔ یہ سب کیا ہوا ہے۔ چیف ہمفرے اور لیڈی کیتھرائن کیسے ہلاک ہو گئے۔ کس نے کیا ہے ایسا"...... کرنل جیکب نے چیختے ہوئے کہا۔

"جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق ایک آدمی جو جنوبی ایکریمین تھا اور جس نے اپنا نام جیکسن بتایا تھا وہ لیڈی کیتھرائن کی پرسنل

سیکرٹری کے آفس میں گیا اور پھر غائب ہو گیا۔ جب کال کرنے پر
پرسنل سیکرٹری نے جواب نہیں دیا تو چیکنگ کرائی گئی تو آفس میں
سیکرٹری مس مارگی اور باہر موجود دربان کی لاشیں ملیں۔ پھر لیڈی
کیتھرائن کا آفس چیک کیا گیا تو وہاں ان کی لاش ملی۔ اس کے بعد
بڑی مشکل سے سپیشل آفس کا راستہ تلاش کیا گیا تو وہاں سے چیف
ہمفرے کی لاش ملی۔ ان سب کی کھوپڑیاں گولیوں سے اڑا دی گئی
تھیں اور وہ جیکسن نامی آدمی غائب تھا۔ اب ہم پورے فاک لینڈ
میں اسے تلاش کر رہے ہیں اور اب فاگو سینڈیکیٹ کا چیف میں
ہوں"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ لیکن یہ بتاؤ کہ چیف ہمفرے نے جس پاکیشیائی
سائنس دان کو اغوا کرایا تھا وہ کہاں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"۔
کرنل جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بات صرف چیف کو معلوم تھی البتہ مجھے صرف اتنا
معلوم ہے کہ اسے لاگس بھجوایا گیا تھا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ سارا مشن ہی ختم ہو گیا"۔
کرنل جیکب نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اسی لمحے اسے دور
سے ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ یوں محسوس ہوا تھا جیسے
کوئی دیوار سے اندر کودا ہو تو کرنل جیکب اچھل کر کھڑا ہوا اور
جیب سے مشین پسٹل نکال کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔ وہ اس وقت آفس میں اکیلا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر برآمدے

میں پہنچ گیا لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا لیکن اس نے دھماکے کی آواز
چونکہ واضح طور پر سنی تھی اور یہ آواز عقبی طرف سے آئی تھی اس لئے
وہ برآمدے کے ایک ایسے چوڑے ستون کی اوٹ میں ہو گیا جہاں
سے عقب سے آنے والی راہداری ختم ہوتی تھی اور جو کوئی بھی آیا ہو
گا وہ لامحالہ اس راہداری سے ہی فرنٹ پر آئے گا اور پھر چند لمحوں بعد
اس کے کانوں میں ہلکے ہلکے قدموں کی آوازیں سائیڈ راہداری سے آتی
سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک دھماکہ ہوا۔
اسے خیال آیا تھا کہ یہ وہی آدمی نہ ہو جس نے چیف ہمفرے کو
ہلاک کیا ہے۔ وہی یہاں آیا ہو گا کیونکہ اس کے ساتھیوں کے علاوہ
صرف چیف ہمفرے کو ہی معلوم تھا کہ وہ یہاں موجود ہے۔ اس نے
جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے
کیونکہ اس کی جیب میں چھوٹا سا گیس پسٹل موجود تھا۔ وہ اب اس
آدمی کو فوری طور پر ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کرنا چاہتا تھا
تاکہ اس سے سارے معاملات کی پوچھ گچھ کر سکے۔ یقیناً اس آدمی
نے جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت میں اپنے آدمیوں کو لاگس کے
بارے میں بتایا ہو گا۔ اس نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا
اور گیس پسٹل ہاتھ میں پکڑے پوری طرح چوکنا ہو کر ستون کی
اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر آنے والے کا تعلق
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو پھر لامحالہ وہ انتہائی تربیت یافتہ ہو
گا۔ قدموں کی ہلکی سی آواز اب سنائی دینا بند ہو گئی تھی اور کرنل

جیکب سمجھ گیا کہ آنے والا موڑ کے قریب آکر رک گیا ہے اور یقیناً وہ
فرنٹ کو چیک کرے گا۔ کرنل جیکب نے بے اختیار اس خیال کے
ساتھ ہی سانس روک لیا کہ کہیں خاموشی میں اس کی سانس کی آواز
اس آدمی تک نہ پہنچ جائے اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ایک
ایکریمین کو انتہائی محتاط انداز میں سائیڈ موڑ سے نکل کر برآمدے کی
طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ واقعی انتہائی چوکنا اور ہوشیار نظر آرہا تھا
کرنل جیکب نے اب مزید دیر کرنا مناسب نہ سمجھا اور ستون کی اوٹ
سے اس نے گیس پسٹل کا رخ اس آدمی کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا
ہلکی سی سٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک کیپسول اس آدمی کے سامنے
زمین پر پھٹا۔ وہ آدمی یہ آواز سنتے ہی تیزی سے اچھلا اور اس نے اپنے
بچاؤ کے لئے غوطہ مارا تھا لیکن کرنل جیکب بھی پوری طرح ہوشیار
تھا۔ غوطہ مار کر جہاں اس آدمی کے قدم زمین پر پڑے دوسرا کیپسول
ٹھیک وہاں پر پھٹا اور اس بار وہ آدمی بچ نہ سکا اور لہراتا ہوا نیچے گر
گیا۔ کرنل جیکب نے سانس روک کر دوسرا کیپسول وہیں فائر کر دیا
تھا اور پھر گیس پسٹل جیب میں ڈال کر اس نے مشین پسٹل نکالا اور
اسے ہاتھ میں پکڑے وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے جھک کر اس
آدمی کے دل پر ہاتھ رکھ کر چیکنگ شروع کر دی اور جب اسے یقین
ہو گیا کہ یہ آدمی واقعی بے ہوش ہو چکا ہے تو وہ سیدھا ہوا اور دوڑتا
ہوا سائیڈ راہداری سے عقبی طرف پہنچ گیا۔ یہاں اس نے مکمل جائزہ
لیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں اس کا کوئی ساتھی وہاں اندر یا کوٹھی

کے باہر موجود نہ ہو لیکن جب اس کی تسلی ہو گئی کہ اس آدمی کے
علاوہ اندر یا باہر اور کوئی آدمی نہیں ہے تو وہ تیزی سے واپس مڑا۔ وہ
آدمی ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے جھک کر اسے اٹھایا اور
کاندھے پر لاد کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لاگس ایک چھوٹا سا شہر تھا لیکن وہاں غیر ملکیوں کی تعداد بھی خاصی نظر آ رہی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت دارالحکومت سے بس کے ذریعے چار گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد یہاں پہنچا تھا اور ابھی وہ سب بس ٹرمینل سے باہر آئے ہی تھے کہ عمران تیزی سے سائیڈ پر موجود ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا جبکہ اس کے ساتھی وہیں رک گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس آ گیا۔

"آؤ۔ اب ہم نے براہ راست ہنری کے پاس جانا ہے۔ میں نے فون کر کے تصدیق کر لی ہے۔ ہنری وہاں موجود ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کیا ہنری نے ڈاکٹر اعظم کو وہیں اپنے کلب میں ہی رکھا ہو گا"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ پہلے اس کی رہائش گاہ کی تلاشی لی جائے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر خاور نے فاگو سینڈیکیٹ کے چیف سے یہ معلومات حاصل کی ہیں تو پھر یقیناً خاور نے اسے ہلاک کر دیا ہو گا اور اس کی ہلاکت کی خبر اگر ہنری تک پہنچ گئی تو وہ غائب بھی ہو سکتا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہمیں پہلے ہنری پر ہاتھ ڈال دینا چاہئے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ مین آدمی ہنری ہی ہے"۔ عمران نے کہا اور وہ سب ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گئے۔

"یہاں غیر ملکیوں کے لئے کشش کی کیا بات ہے۔ یہاں ان کی کافی تعداد نظر آ رہی ہے"...... جولیا نے ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایک بلیک روڈ ہے جہاں ایسے جوئے خانے موجود ہیں جہاں کروڑوں ڈالرز کا جوا کھیلا جاتا ہے لیکن کبھی کوئی جھگڑا وغیرہ نہیں ہوا۔ یہاں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ویسے بھی غیر ملکیوں کو یہاں وی آئی پی ٹریٹ کیا جاتا ہے اور چاہے غیر ملکی ڈالروں سے بھری ہوئی پوری بوری سر پر رکھ کر پھر رہا ہو کوئی اس کی طرف غلط نظروں سے نہیں دیکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں جوا کھیلنا پورے مغربی ایکریمیا میں سب سے زیادہ اطمینان بخش سمجھا جاتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کوسموس کلب جانا ہے"...... عمران نے ٹیکسی اسٹینڈ پر کھڑی
ایک ٹیکسی کے قریب پہنچ کر کہا جس کا ڈرائیور باہر کھڑا تھا تو ڈرائیور
اس طرح چونک کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جیسے
عمران نے کوئی ناممکن بات کر دی ہو۔

"مگر جناب۔ وہ تو انتہائی بدنام ترین کلب ہے۔ وہاں کسی کی
عزت، جان اور مال محفوظ نہیں رہتا"...... ڈرائیور نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ ہم نے اپنی عزت، جان اور مال تینوں کو پہلے
ہی لاکروں میں رکھا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بیٹھیں۔ میں دوسری ٹیکسی کے ڈرائیور کو بھی کہہ
دیتا ہوں"...... ڈرائیور نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس نے بات کر
کے اپنا فرض ادا کر دیا ہو اور اب اسے ان کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ پھر
تھوڑی دیر بعد پہلے والی ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ
پر تنویر اور عمران بیٹھ گئے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دوسری ٹیکسی
میں سوار ہو گئے۔

"کیا کوسموس کلب بھی بلیک روڈ پر ہے"...... عمران نے ٹیکسی
ڈرائیور سے پوچھا۔

"یس سر"...... ڈرائیور نے مختصر سا جواب دیا۔

"لیکن بلیک روڈ کے بارے میں تو مشہور ہے کہ وہاں کوئی
جھگڑا نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن کوسموس کلب اس سے مستثنیٰ ہے"۔ ڈرائیور

نے جواب دیا تو عمران خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک چار
منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ کے قریب سائیڈ پر رک گئی۔

"ٹیکسی اندر لے جانے کی اجازت نہیں ہے جناب"...... ڈرائیور
نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔
دوسری ٹیکسی بھی ان کے عقب میں آ کر رک گئی تھی اور صفدر اور
کیپٹن شکیل بھی ٹیکسی سے اتر آئے تھے۔ پھر صفدر نے دونوں ٹیکسی
ڈرائیوروں کو پیمنٹ کی اور ٹیکسیاں اس طرح تیزی سے آگے بڑھ
گئیں جیسے اگر ایک لمحہ مزید وہاں رکی رہیں تو ان کے اندر بم
بلاسٹ ہو جائیں گے۔

"ہوشیار رہنا۔ یہاں واقعی معاملات تیز ہی نظر آ رہے ہیں"۔
عمران نے کہا اور کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گیا۔ ویسے وہاں آنے جانے
والے سب ہی افراد اپنے انداز، قد و قامت اور بگڑے ہوئے چہروں کی
وجہ سے انتہائی نچلے درجے کے بدمعاش اور غنڈے دکھائی دے رہے
تھے۔ ان میں عورتوں کی تعداد بے حد کم تھی لیکن جو عورتیں آتی
جاتی ہوئی نظر آ رہی تھیں وہ سب بھی انتہائی نچلے درجے کی طوائفیں
نظر آ رہی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی کمپاؤنڈ گیٹ سے
ہو کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے تو آنے جانے والے
انہیں چونک کر یوں دیکھنے لگے جیسے وہ کسی دوسرے سیارے کی
مخلوق ہوں۔ البتہ عمران نے دیکھا تھا کہ مردوں کی نظریں جولیا پر
جمی ہوئی تھیں جبکہ عورتوں کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر

تھیں۔ لیکن ابھی وہ مین گیٹ سے کچھ ہی فاصلے پر تھے کہ اچانک ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی سائیڈ سے تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔

"میرا نام زولر ہے۔ اندر مت جاؤ۔ مارے جاؤ گے۔ عیاشی کرنی ہے تو میرے ساتھ آؤ"...... اس آدمی نے قریب آ کر تیز لہجے میں کہا۔

"ہم تمہیں تمہارے مطلب کی عیاشی کرا سکتے ہیں بشرطیکہ تم ہمیں ہنری تک پہنچا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی اس طرح اچھل کر پیچھے ہٹا جیسے عمران نے بات کرنے کی بجائے اسے کوڑا مار دیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ سوری۔ سوری"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا کوئی تعلق ہی عمران اور اس کے ساتھیوں سے نہ ہو۔

"خاصی دہشت ہے ہنری کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال میں داخل ہوئے تو بے اختیار ٹھٹھک سے گئے۔ ہال مچھلی منڈی بنا ہوا تھا۔ سستی شراب کی تیز اور انتہائی ناگوار بو کے ساتھ ساتھ گھٹیا منشیات کے دھوئیں نے پورے ہال کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ لوگ اس طرح ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے جیسے وہ سب بہرے ہوں اس لئے چیخ چیخ کر بولنے پر مجبور ہوں۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار قوی ہیکل غنڈے سروس دینے میں

مصروف تھے۔

"ارے واہ۔ نخرے کے آدمی ہیں۔ کیا اس سے زیادہ تعارف کی اچھا لگے گا"...... اچانک عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ہے سے اٹھ کر چیختے ہوئے کہا اور اس کے سا[illegible] کی طرف بڑھا۔ اس نے جولیا کا بازو پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی نیچے گر کر اٹھنے والا جونی چیختا ہوا دوبارہ گرا اور اس طرح تڑپنے لگا جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری پھڑکتی ہے۔ اس کے جسم سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔ یہ تنویر کی کارروائی تھی۔ اس نے نہ صرف جونی کو تھپڑ مار کر نیچے گرا دیا تھا بلکہ ایک جھٹکے سے اس پر فائر بھی کھول دیا تھا۔ ہال میں یکلخت اس طرح خاموشی طاری ہو گئی تھی جیسے یہاں زندہ انسانوں کا وجود ہی نہ ہو۔

"اور کسی کو مرنے کا شوق ہو تو آگے آ جائے"...... اچانک عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کی آواز اس خاموشی میں بم کے دھماکے کی طرح گونج اٹھی تھی۔

"تم کون ہو۔ کہاں سے آئے ہو"...... اچانک کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ایک غنڈے نے کاؤنٹر سے نکل کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہم نے ہنری سے ملنا ہے۔ ہمارا تعلق فاگو سینڈیکیٹ سے ہے"...... عمران نے کہا۔

تھیں ۔ لیکن ابھی وہ مین گیٹ سے کچھ ہی فاصلے پر [illegible] نے کہا اور
ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی سائیڈ سے تیز تیز [illegible] جبکہ عمران اور
اس کے سا[illegible] پہنچ گیا۔ [illegible] راہداری کی طرف بڑھتے
[illegible] ولر ہے ۔ اندر مت جاؤ ۔ [illegible]
چلے گئے ۔ چند [illegible] وہ ایک [illegible] ن میں داخل ہو رہے تھے ۔ یہاں
میز کے پیچھے کرسی پر ایک دیوہیکل آدمی بیٹھا تھا جس کا سر گنجا تھا ۔
اس کی گردن کسی بھینسے کی طرح موٹی تھی اور پھیلا ہوا جسم بتا رہا
تھا کہ وہ جسمانی طور پر بے حد طاقتور ہے ۔ اس کے چہرے پر زخموں
کے مندمل شدہ نشانات کی بھرمار تھی اور اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں
میں تیز شیطانی چمک تھی۔

" کون ہیں یہ راجر "...... اس آدمی نے عمران اور اس کے
ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں اس آدمی سے
مخاطب ہو کر پوچھا جو انہیں ساتھ لے آیا تھا۔

" باس ۔ یہ فاک لینڈ سے آئے ہیں اور ان کا تعلق فاگو سینڈیکیٹ
سے ہے ۔ یہ آپ سے ملنا چاہتے تھے اس لئے میں انہیں یہاں لے آیا
ہوں "...... اس آدمی نے جس کا نام راجر لیا گیا تھا مؤدبانہ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" فاگو سینڈیکیٹ ۔ اوہ اچھا ۔ ٹھیک ہے ۔ تم جاؤ "...... ہنری
نے کہا اور راجر سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔
عمران اور اس کے ساتھی اس دوران کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

" اب اپنا تفصیلی تعارف کرا دو "...... ہنری نے آگے کی طرف

جھکتے ہوئے کہا۔

" ہم چیف ہمفرے کے آدمی ہیں ۔ کیا اس سے زیادہ تعارف کی
بھی ضرورت ہے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ہنری بے اختیار
چونک پڑا۔

" ہونہہ ۔ کیوں آئے ہو "...... ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا ۔ وہ اب پہلے سے زیادہ غور سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

" پاکیشیائی ڈاکٹر اعظم کو لے جانے کے لئے "...... عمران نے
جواب دیا۔

" تم کب فاک لینڈ سے روانہ ہوئے تھے "...... ہنری نے کہا۔

" کل "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس دوران تمہارا چیف ہمفرے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب
فاگو سینڈیکیٹ کا چارج ہمفرے کے نمبر ٹو رابرٹ نے سنبھال لیا ہے
اور رابرٹ کے آدمی ابھی ایک گھنٹہ پہلے اس سائنس دان کو لے کر
واپس چلے گئے ہیں "...... ہنری نے جواب دیا لیکن عمران اس کے
لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

" تمہیں جھوٹ بولنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے مسٹر ہنری ۔ رابرٹ
کو فون کر کے کنفرم کراؤ "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو
اس بار ہنری بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم ۔ تم مجھے جھوٹا کہہ رہے ہو ۔ ہنری کو اور وہ بھی اس کے منہ

پر ۔اگر تم فاگو سینڈیکیٹ کا نام نہ لیتے تو تمہاری روحیں بھی یہاں تک نہ پہنچ سکتیں ۔ جاؤ دفع ہو جاؤ ۔یہاں کوئی سائنس دان نہیں ہے ۔جاؤ"...... ہنری نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا ۔وہ واقعی انتہائی مشتعل مزاج آدمی تھا۔

" ٹھیک ہے ۔ ہم جا کر رپورٹ دے دیتے ہیں ۔ پھر فاگو سینڈیکیٹ جانے اور تم"...... عمران نے اٹھ کر منہ بناتے ہوئے کہا ۔اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

" ہاں ۔ میں خود نمٹ لوں گا ان سے ۔ تم جاؤ"...... ہنری نے پہلے کی طرح چیختے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس انداز میں اس نے ہاتھ بڑھایا جیسے مصافحہ کرنا چاہتا ہو لیکن دوسرے لمحے بھاری بھرکم اور دیوہیکل ہنری کے حلق سے بھنچی بھنچی سی آوازیں نکلیں اور اس کا بھاری بھرکم جسم میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے قالین پر آ گرا اور میز پر موجود تمام چیزیں بھی وہ اپنے ساتھ ہی فرش پر لے آیا تھا ۔عمران نے صرف ایک جھٹکے سے اس بھاری بھرکم ہنری کی گردن پکڑ کر گھسیٹ لیا تھا جیسے ہنری ہوا بھرا غبارہ ہو ۔نیچے گرتے ہی ہنری نے اٹھنے کی کوشش کی تو عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں موڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی ہنری کا جسم ایک جھٹکے سے واپس فرش پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

" کہاں ہے ڈاکٹر اعظم ۔ بولو ۔ کہاں ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" س س ۔ سٹار کالونی کی کوٹھی میں ۔ سٹار کالونی کی کوٹھی میں"۔ ہنری نے رک رک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے الفاظ اس کی مرضی کے بغیر اس کے منہ سے باہر آ رہے ہوں۔

" کوٹھی نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" کوٹھی نمبر ایک سو بارہ ہے ۔ ایک سو بارہ"...... ہنری نے جواب دیا۔

" وہاں کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ٹاسکی ۔ ٹاسکی میرا خاص آدمی ہے"...... ہنری نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو ہنری نے فون نمبر بتا دیا اور عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے آگے کی طرف مزید موڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی ہنری کے بھاری جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور چند لمحوں کے لئے اس کے جسم میں لرزے کے آثار نمودار ہوئے، منہ سے خرخراہٹ کی بھیانک آوازیں نکلیں اور پھر اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا ۔اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں ۔ عمران نے پیر ہٹایا اور میز کے کونے پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے ہنری کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹاسکی بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہنری بول رہا ہوں ٹاسکی "...... عمران نے ہنری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ حکم باس "...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"پاکیشیائی سائنس دان کی کیا پوزیشن ہے "...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو ۔ ایک عورت اور چار مرد جو سب ایکریمین ہیں کوٹھی پر آ رہے ہیں ۔ وہ اس سائنس دان کو اپنے ساتھ فاک لینڈ لے جائیں گے ۔ تم نے ان سے تعاون کرنا ہے "...... عمران نے کہا۔

"یس باس "...... ٹاسکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے سربراہ کا نام مائیکل ہے ۔ وہ اپنا نام بتائے گا "۔ عمران نے کہا۔

"یس باس "...... ٹاسکی نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ اب چلیں "...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے کوئی خفیہ راستہ بھی ہو گا عمران صاحب "۔ صفدر نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے ۔ آؤ واپس اسی راستے سے چلیں "۔ تنویر

نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اس نے تنویر کی بات کی تائید کر دی ہو اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر آ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اطمینان سے چلتے ہوئے کلب سے باہر آ گئے ۔ کسی نے انہیں نہ روکا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کلب سے کافی فاصلے پر پہنچ چکے تھے ۔ چند لمحوں بعد وہ ٹیکسیوں میں سوار سٹار کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ سٹار کالونی شہر کی جدید مضافاتی کالونی تھی ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ٹیکسیاں کالونی کے آغاز میں ہی فارغ کر دیں اور پھر پیدل آگے بڑھتے چلے گئے ۔ کوٹھی نمبر ایک سو بارہ کو تلاش کرنے میں انہیں پندرہ بیس منٹ لگ گئے ۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا ۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا ۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک قوی ہیکل آدمی باہر آ گیا ۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی۔

"میرا نام مائیکل ہے اور ہمیں سموس کلب کے ہنری نے بھیجا ہے "۔ عمران نے کہا۔

"کیا کام ہے "...... اس آدمی نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم نے پاکیشیائی سائنس دان کو فاک لینڈ پہنچانا ہے "۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ آجاؤ اندر "...... اس آدمی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر پھاٹک کے اندر چلا گیا ۔ عمران اور اس کے ساتھی

بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے تو اس آدمی نے پھاٹک کو اندر سے بند کر دیا۔

" کس طرح لے جاؤ گے اسے ۔ تمہارے پاس تو سواری بھی نہیں ہے "...... اس آدمی نے برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام ٹاسکی ہے "...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں "...... اس آدمی نے جواب دیا۔

" کیا تم یہاں اکیلے ہو "...... عمران نے کہا۔

" ہاں "...... ٹاکسی نے ایک بار پھر مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" فاگو سینڈیکیٹ کا خصوصی ہیلی کاپٹر یہاں آ جائے گا اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے "...... عمران نے کہا تو ٹاسکی نے اس بار مرعوبیت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ انہیں ایک کمرے میں لے آیا جہاں ایک راڈز والی کرسی پر ادھیڑ عمر پاکیشیائی راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا ۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" کیا تم اسے مستقل طور پر اسی حالت میں رکھتے ہو "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ کال بیل کی وجہ سے میں نے اسے راڈز لگائے ہیں تاکہ یہ کوئی شرارت نہ کر سکے ورنہ یہ میرے سامنے تو کھلا رہتا ہے "۔

ٹاسکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہاں اس کوٹھی میں کون کون سی سہولیات موجود ہیں "۔ عمران نے پوچھا۔

" سہولیات ۔ کیا مطلب "...... ٹاسکی نے حیران ہو کر پوچھا۔

" مثلاً میک اپ کا سامان، اسلحہ، گاڑی اور فون وغیرہ "۔ عمران نے کہا۔

" فون اور اسلحہ تو ہے لیکن گاڑی اور میک اپ کا سامان نہیں ہے "...... ٹاسکی نے جواب دیا۔

" مارشل ٹاسکی کے ساتھ جاؤ اور فائنل چیکنگ کرو "...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر چونک پڑا۔

" آؤ میرے ساتھ "...... تنویر نے ٹاسکی سے کہا تو ٹاسکی سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ڈاکٹر اعظم خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی ایکریمین میک اپ میں تھے۔

" مائیکل ۔ اسے یہاں سے کیسے لے جائیں گے "...... اچانک صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا مطلب "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ظاہر ہے ہنری کی موت کا اب تک علم ہو چکا ہو گا اور یہ چھوٹا سا شہر ہے اور ہمارے پاس تو کوئی گاڑی بھی نہیں ہے اور یقیناً ہنری کے آدمی اس پورے شہر میں ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے "۔ صفدر نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر سنجیدگی کی تہہ چڑھ گئی۔

"تم نے اچھا کیا کہ یہ بات کر دی۔ میرے ذہن میں پہلے یہ بات نہیں آئی تھی۔ وہاں دارالحکومت میں بھی یقیناً ہماری تلاش جاری ہو گی"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں سی پھیلتی چلی گئیں۔ ان شکنوں کا مطلب تھا کہ وہ اس معاملے میں گہرے انداز میں سوچ رہا ہے۔ چند لمحوں بعد تنویر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ٹاسکی کی مشین گن تھی۔

"میں نے اسے فائنل کر دیا ہے"...... تنویر نے اندر داخل ہو کر کہا تو عمران نے منہ سے جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمیں ماسک میک اپ باکس، نئے لباس اور کوئی ویگن چاہئے اس کے بغیر ہم یہاں سے نہیں نکل سکتے"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ چیزیں شاید ہی یہاں ملیں۔ یہ لازماً جس مارکیٹ سے ملیں گی وہاں ہنری کے آدمی موجود ہوں گے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گاڑی تو بہرحال چاہئے۔ اسے آسانی سے کسی پارکنگ سے اڑایا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا کر کوشش کرتا ہوں"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم دونوں باہر جا کر نگرانی کرو۔ میں اس دوران ڈاکٹر اعظم

سے بات چیت کر لوں"...... عمران نے تنویر اور جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ جولیا اور تنویر بھی کمرے سے باہر نکل گئے۔

"کیا آپ گونگے ہیں"...... اچانک عمران نے مڑ کر پاکیشیائی زبان میں ڈاکٹر اعظم سے کہا تو ڈاکٹر اعظم اس طرح اچھلے جیسے کرسی میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ آگیا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو"...... ڈاکٹر اعظم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی بھی پاکیشیائی ہیں۔ ہم پاکیشیا سے آپ کو واپس لے جانے کے لئے آئے ہیں۔ سرداور نے آپ کے بارے میں بتایا تھا کہ آپ پاکیشیا کی انتہائی اہم شخصیت ہیں اس لئے ہمیں یہاں آنا پڑا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کرسی کے عقب میں جا کر اس نے بٹن پریس کر دیا تو راڈز غائب ہو گئے۔

"کیا۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو یا یہ بھی کوئی چال ہے"۔ ڈاکٹر اعظم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آئیے۔ میں آپ کی بات سرداور سے کرا دوں"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر وہ ٹاسکی تو انتہائی چوکنا آدمی ہے۔ وہ ہر وقت گولی چلانے کے لئے تیار رہتا ہے"...... ڈاکٹر اعظم نے قدرے

خوفزدہ لہجے میں کہا۔
"اسے ختم کر دیا گیا ہے اور لاشیں کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں"۔
عمران نے کہا تو ڈاکٹر اعظم اس طرح عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے
انہیں عمران کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔
"ختم کر دیا ہے۔ کیسے۔ کب"...... ڈاکٹر اعظم نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"آپ میرے ساتھ آئیں۔ ابھی ہم نے یہاں سے نکلنا بھی
ہے"...... عمران نے کہا اور کمرے سے باہر آگیا۔ ڈاکٹر اعظم بھی اس
کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر آگئے۔ لیکن باہر آکر وہ اس انداز
میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جیسے ابھی تک وہ ٹاسکی سے خوفزدہ ہوں
یقیناً ٹاسکی نے ان پر اچھی طرح اپنی دہشت بٹھا رکھی ہوگی اور ڈاکٹر
اعظم صرف ایک سائنس دان تھے۔ عمران دوسرے کمرے میں آیا
جہاں فون موجود تھا۔ ابھی وہ دونوں اس کمرے میں داخل ہوئے ہی
تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا۔
"آپ خاموش رہیں گے"...... عمران نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے
ڈاکٹر اعظم سے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔ ٹاسکی بول رہا ہوں"...... عمران نے ٹاسکی کی آواز اور
لہجے میں کہا۔
"رونالڈ بول رہا ہوں ٹاسکی۔ کوسموس کلب سے۔ کیا کچھ لوگ
تمہارے پاس کوٹھی میں تو نہیں آئے"...... دوسری طرف سے

گیا۔
"آپ۔ مگر چیف باس کہاں ہیں اور آپ کن لوگوں کی بات کر
رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔
"چیف باس کو ان کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور ہلاک
کرنے والے پانچ افراد ہیں جن میں ایک عورت اور چار مرد شامل
ہیں اور یہ ایکریمین ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"چیف باس ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ اوہ۔ ویری بیڈ"۔ عمران
نے کہا۔
"ہاں اور اب میں چیف باس ہوں۔ سمجھے"...... دوسری طرف
سے اس بار سخت لہجے میں کہا گیا۔
"یس چیف باس"...... عمران نے فوراً ہی کہا۔
"گڈ شو۔ سنو۔ ہنری کے قاتلوں کی تلاش پورے لاگس میں کی
جا رہی ہے۔ اب تک جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ گروپ دو
ٹیکسیوں میں سوار ہو کر سٹار کالونی کے آغاز میں ڈراپ ہو گیا تھا اور
جیسے ہی مجھے یہ اطلاع ملی مجھے فوراً تمہارا خیال آگیا کیونکہ ہنری نے
فاگو سینڈیکیٹ کے آدمی کو تمہارے پاس رکھا ہوا تھا اور یہ گروپ
بھی فاگو سینڈیکیٹ کا نام لے رہا تھا اس لئے میں نے تم سے پوچھا
ہے۔ ویسے پوری سٹار کالونی میں ان کی تلاش جاری ہے"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔
"یہاں تو کوئی نہیں آیا چیف باس"...... عمران نے جواب دیتے

ہوئے خاص طور پر اسے چیف باس کہہ کر پکارا۔

"ہونہہ۔ بہرحال محتاط رہنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف باس"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہاں سے سرداور کو فون کرنا نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے ڈاکٹر اعظم کیونکہ یہ چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اگر فون کال چیک ہو گئی تو ہمیں یہاں سے نکلنے میں خاصی دشواری پیش آ سکتی ہے"...... عمران نے ڈاکٹر اعظم سے کہا۔

"مجھے یقین ہو گیا ہے کیونکہ کوئی ایکریمین اس قدر روانی اور درست لہجے میں پاکیشیائی زبان نہیں بول سکتا۔ پھر سرداور کا ریفرنس ہی کافی ہے کیونکہ انہیں ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکتا"...... ڈاکٹر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تو پھر آئیے"...... عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر برآمدے میں تنویر موجود تھا جبکہ جولیا شاید عقبی طرف گئی ہوئی تھی۔ عمران نے کال کی تفصیل تنویر کو بتا دی۔

"اوہ۔ کیپٹن شکیل اور صفدر کہیں چیک نہ کر لئے جائیں"۔ تنویر نے چونک کر کہا۔

"ان کی مجھے فکر نہیں۔ اصل مسئلہ یہاں سے نکلنے کا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اب اور کیا ہو سکتا ہے کہ گاڑی آتے ہی ہم روانہ ہو جائیں۔ پھر راستے میں جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد گیٹ پر ایک گاڑی کے رکنے اور ہارن بجانے کی آواز سنائی دی تو تنویر تیزی سے برآمدے سے اتر کر صحن کی طرف بڑھ گیا۔

"ٹھہرو۔ کہیں یہ ہنری کے آدمی نہ ہوں"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور خود بھی وہ تیزی سے برآمدے سے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جبکہ تنویر جو رک گیا تھا اس کے پیچھے چلنے لگا۔

"کون ہے"...... عمران نے پھاٹک کے قریب جا کر ٹاسکی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کیپٹن"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو عمران نے خود ہی پھاٹک کھول دیا تو ایک جدید ساخت کی جیپ اندر داخل ہوئی۔ اس میں کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں موجود تھے۔ عمران کے اشارے پر تنویر نے پھاٹک بند کر دیا۔

"آپ نے کیوں پوچھا تھا عمران صاحب۔ کوئی خاص بات"۔ صفدر نے جیپ کے رکتے ہی نیچے اترتے ہوئے کہا۔ کیپٹن شکیل بھی دوسری طرف سے نیچے اتر آیا تھا اور عمران نے انہیں فون کال کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ پھر اب کیا کیا جائے"...... صفدر نے قدرے پریشان

ہوتے ہوئے کہا۔

"جولیا کو بلاؤ۔ اب سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں کہ ہم جس قدر جلد ہو سکے یہاں سے نکل جائیں۔ راستے میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ویسے صفدر، تم جا کر کوٹھی کی تلاشی لو۔ یہاں لازماً اسلحہ موجود ہو گا"...... عمران نے کہا جبکہ اس دوران ڈاکٹر اعظم جو برآمدے میں کھڑے تھے خود ہی برآمدے سے اتر کر ان کے قریب آ گئے۔

"ڈاکٹر صاحب۔ آپ جیپ کی عقبی سیٹ پر بیٹھیں گے کیونکہ آپ اصل چہرے میں ہیں اور یہاں میک اپ کا سامان بھی موجود نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر اعظم سر ہلاتے ہوئے جیپ میں سوار ہو کر آخری سیٹ پر بیٹھ گئے جہاں سے وہ باہر سے نظر نہ آ سکتے تھے۔ چند لمحوں بعد جولیا بھی آ گئی۔

"جولیا۔ تم بھی عقبی طرف ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ ہنری کے آدمیوں کو ایسے گروپ کی تلاش ہے جس میں ایک عورت شامل ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی جیپ میں سوار ہوئی اور ڈاکٹر اعظم کے ساتھ عقبی سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل باہر آئے تو ان کے پاس مشین گنیں اور مشین پسٹل موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ ماسک میک اپ باکس بھی مل گیا ہے۔ اسلحے کے ساتھ ہی پڑا تھا"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل

پڑا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ قدرت ہماری مدد کر رہی ہے"...... عمران نے کہا اور اس نے اپنا پہلا میک اپ ختم کر کے دوسرا ماسک چڑھا لیا۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر نے بھی میک اپ کئے جبکہ عمران نے خود ڈاکٹر اعظم کے چہرے پر بھی ماسک چڑھا کر اسے مخصوص انداز میں تھپتھپا دیا۔

"آپ کو ایکریمین زبان روانی سے بولنا آتی ہے ڈاکٹر اعظم"۔ عمران نے میک اپ سے فارغ ہو کر ان سے پوچھا۔

"نہیں۔ بس اٹک اٹک کر بول لیتا ہوں۔ البتہ سمجھ لیتا ہوں"...... ڈاکٹر اعظم نے جواب دیا۔

"تو آپ گونگے ہیں۔ بس اس بات کا خیال رکھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر اعظم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار ہو کر کوٹھی سے باہر آ گئے جبکہ صفدر نے جیپ کے باہر آنے پر پھاٹک اندر سے بند کیا اور پھر چھوٹی کھڑکی سے باہر آ کر اسے باہر سے بند کر کے وہ جیپ میں سوار ہو گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر تھا اور عقبی سیٹوں پر کیپٹن شکیل اور تنویر تھے اور آخری سیٹ پر جولیا اور ڈاکٹر اعظم بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک ایک مشین گن ان سب نے اپنے پیروں میں رکھ لی تھی جبکہ مشین پسٹل ان کی جیبوں میں تھے۔

"یہ کالونی مضافات میں ہے اس لئے ہم آسانی سے دارالحکومت

جانے والی سڑک پر پہنچ جائیں گے۔ بس یہ دعا کرو کہ جیپ کی چوری کی رپورٹ پولیس تک نہ پہنچ سکے ورنہ ہمیں کسی بھی جگہ روک لیا جائے گا اور پولیس سے ٹکرانے کے بعد ہمارے لئے بے حد مشکلات پیدا ہو جائیں گی"...... عمران نے جیپ چلاتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر مت کریں عمران صاحب۔ یہ جیپ ہم ایک کیسینو کی پارکنگ سے نکال لائے ہیں اور کیسینو میں کوئی خصوصی فنکشن تھا جو طویل وقت تک جاری رہے گا"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

خاور کے تاریک ذہن میں روشنی کا ایک نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ آہستہ آہستہ پھیلتا چلا گیا۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی خاور نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کہ اس کا جسم اس کرسی کے ساتھ جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا رسی کی مدد سے جکڑا گیا تھا۔ اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔ یہ ایک تہہ خانہ نما کمرہ تھا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ خاور کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات فلمی مناظر کی طرح گھوم گئے۔ وہ ڈان کلب میں چیف ہمفرے سے پوچھ گچھ کر کے اور اسے ہلاک کرنے کے بعد باہر آیا تھا لیکن اسے سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی اور اس نے جب کال اٹنڈ کی تو اسے پتہ چلا کہ کال کرنے والا عمران تھا جو جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت سے کال کر رہا تھا لیکن چونکہ خاور کو خدشہ تھا کہ

ٹرانسمیٹر کال کیچ ہو سکتی ہے اس لئے اس نے عمران سے اس کا فون نمبر معلوم کیا اور پھر پبلک فون بوتھ سے اس نے فون کر کے اسے ڈاکٹر اعظم کے بارے میں بتا دیا۔ اس کے بعد وہ خود یہاں پہنچ گیا تھا چیف ہمفرے سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسرائیل کے سپیشل سیکرٹری کے کہنے پر پرنس شاما نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے کے لئے ایکریمیا کی ایک پرائیویٹ لیکن انتہائی تربیت یافتہ ایجنسی بلیک کارڈز کو بھی ہائر کر لیا تھا اور بلیک کارڈز کا چیف کرنل جیکب اپنے آٹھ ساتھیوں سمیت فاک لینڈ پہنچ چکا ہے۔ چیف ہمفرے سے اسے کرنل جیکب کی رہائش گاہ کی تفصیلات بھی معلوم ہو گئی تھیں اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ لاگس جانے سے پہلے وہ بلیک کارڈز کا بھی خاتمہ کر کے ہی جائے گا لیکن درمیان میں عمران کی کال کی وجہ سے اس نے لاگس کی ٹپ عمران کو دے دی تھی اور خود اس نے بلیک کارڈز کے خاتمے کا فیصلہ کیا تھا اور اس فیصلے کے تحت وہ اس کالونی میں پہنچ کر مطلوبہ کوٹھی کی عقبی دیوار پھلانگ کر اندر کود گیا۔ کوٹھی کی پوزیشن بتا رہی تھی کہ وہ خالی ہے لیکن خاور پھر بھی محتاط رہا تھا مگر اس کی یہ احتیاط بھی اس کے کام نہ آئی اور اسے بے ہوش کر کے یہاں باندھ دیا گیا تھا۔ یہ سب کچھ ایک لمحے میں اس کے ذہن میں گھوم گیا تو اس نے رسی کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن ابھی وہ جائزہ لے ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔

"ارے تمہیں ہوش آ گیا۔ میرا خیال تھا کہ ابھی تم بے ہوش ہی ہو گے"...... اس آدمی نے چونک کر کہا۔

"تم نے تو مجھے اس طرح باندھ رکھا ہے جیسے تمہیں مجھ سے انتہائی خطرہ ہو حالانکہ میں تو ایک عام سا چور ہوں"...... خاور نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی اٹھائی اور اسے خاور کی کرسی کے سامنے رکھ کر وہ اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"یہاں کوئی آئینہ نہیں ہے ورنہ میں تمہیں دکھاتا کہ تمہارا میک اپ ختم ہو چکا ہے اور تم اب اپنی اصل پاکیشیائی شکل میں ہو دوسری بات یہ کہ مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ تم نے ڈان کلب میں لیڈی کیتھرائن اور فاگو سینڈیکیٹ کے چیف ہمفرے کو نہ صرف ہلاک کر دیا ہے بلکہ چیف ہمفرے پر تشدد کر کے اس سے تمام معلومات بھی حاصل کر لی ہیں اور چونکہ چیف ہمفرے کو معلوم تھا کہ میں یہاں ہوں اس لئے میں تمہاری آمد کی توقع کر رہا تھا۔ ان سب باتوں کے باوجود تم اپنے آپ کو عام چور بتا رہے ہو۔ یہ واقعی ایک دلچسپ مذاق ہے"...... اس آدمی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میں پاکیشیائی نہیں ہوں۔ میرا تعلق کافرستان سے ہے اور میرا نام ہریش ہے"...... خاور نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو سامنے بیٹھا ہوا آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"کافرستان۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کسی کافرستانی کو کیا ضرورت تھی اس ساری کارروائی کی"...... اس آدمی نے کہا۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ تاکہ بات چیت کرنے میں مجھے آسانی رہے"...... خاور نے کہا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے تھے اور اس آدمی سے بات چیت کرتے ہوئے خاور کی انگلیاں مسلسل رسی کی گانٹھ تلاش کرنے میں مصروف تھیں اور پھر اس نے نہ صرف گانٹھ تلاش کر لی تھی بلکہ اس نے اسے کھول کر اپنے دونوں ہاتھ بھی آزاد کرا لئے تھے لیکن بہرحال اس کا باقی جسم رسی کی مدد سے جکڑا ہوا تھا لیکن اب بہرحال اس کے دونوں بازو آزاد ہو چکے تھے۔ اس آدمی نے گو اسے اس انداز میں مضبوطی سے باندھا تھا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اس طرح خاور کسی بھی طرح آزاد نہ ہو سکتا تھا اور خاور جانتا تھا کہ باندھنے کا یہ انداز ایکریمین سرکاری ایجنسیوں میں بے حد مقبول ہے۔

"تمہیں چیف ہمفرے نے نہیں بتایا تھا کہ میں کون ہوں"۔ اس آدمی نے کہا۔

"اس نے بتایا تھا کہ ایکریمیا کی ایک پرائیویٹ تنظیم بلیک کارڈز یہاں آئی ہوئی ہے اور اس کوٹھی کا پتہ بتایا تھا"...... خاور نے جواب دیا۔

"میں بلیک کارڈز کا چیف کرنل جیکب ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر اعظم اس کوٹھی میں موجود ہیں یا تم نے انہیں کسی اور جگہ رکھا ہوا ہے"...... خاور نے کہا تو کرنل جیکب ایک بار پھر چونک پڑا۔

"میرا ڈاکٹر اعظم سے کیا تعلق۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ کرنل جیکب نے اس بار الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں کرنل جیکب۔ اس کے بعد جو تمہاری مرضی آئے فیصلہ کر لینا۔ میرا تعلق کافرستان کی سرکاری ایجنسی بلیک پاور سے ہے۔ ہم پاکیشیا کے اہم سائنس دان ڈاکٹر اعظم کو اغوا کر کے کافرستان لے جانے کے لئے کام کر رہے تھے کہ اچانک اطلاع ملی کہ ڈاکٹر اعظم کو اغوا کر لیا گیا ہے اور پھر طویل تحقیقات کے بعد فاگو سینڈیکیٹ کا نام سامنے آیا۔ میں چونکہ جنوبی ایکریمیا میں طویل عرصے تک کام کر چکا ہوں اس لئے مجھے یہاں بھیجا گیا تاکہ میں ڈاکٹر اعظم کا سراغ لگا سکوں اور اپنی ایجنسی کو اطلاع دوں۔ چنانچہ میں نے کارروائی شروع کر دی اور طویل جدوجہد کے بعد آخر کار میں فاگو سینڈیکیٹ کے چیف ہمفرے تک پہنچ گیا اور اس سے مجھے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر اعظم یہاں تمہاری کوٹھی میں ہے اور اسے تمہاری تحویل میں دیا گیا ہے اور ہمفرے نے یہ بھی بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم بھی یہاں آنے والی ہے اور اس سے مقابلے کے لئے بلیک کارڈز کو خصوصی طور پر یہاں بلوایا گیا ہے جس پر میں حتمی معلومات حاصل کرنے کے لئے یہاں آ گیا"۔ خاور

نے ازخود تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" گڈ۔ تم واقعی میری توقع سے بھی زیادہ مضبوط اعصاب کے الک ہو اور تم نے واقعی ایسی کہانی بنا کر سنائی ہے کہ اگر میں یجنسی کی سروس کا طویل تجربہ نہ رکھتا تو یقیناً تمہاری باتوں میں آ جاتا لیکن مسٹر ہریش۔ تمہاری بدقسمتی کہ میں ان باتوں کے چکر میں نہیں آ سکتا اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ خود ہی بتا دو کہ تم نے ڈاکٹر اعظم کے بارے میں چیف ہمفرے سے کیا معلوم کیا ہے اور پھر کس طرح جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ اطلاع دی جس پر وہ لوگ وہاں سے لاگس کے لئے روانہ ہو گئے"...... کرنل جیکب نے منہ بناتے ہوئے کہا تو خاور نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اب مزید میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ایک تو مجھ سمیت ایجنسیوں میں کام کرنے والے تمام افراد اپنے آپ کو ہی عقل کل سمجھتے ہیں اس لئے انہیں دوسروں کی سچ بات بھی ڈرامہ لگتی ہے۔ بہرحال جو کچھ درست تھا وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اب تمہاری مرضی جو چاہے کر سکتے ہو"...... خاور نے کہا۔

" کیا تم اپنی بات کنفرم کرا سکتے ہو"...... کرنل جیکب نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" کس طرح"...... خاور نے کہا۔

" تم اپنے چیف کو فون کر کے اپنے بارے میں کنفرم کراؤ"۔

کرنل جیکب نے کہا۔

" تم سرکاری ایجنسیوں میں کام کرتے رہے ہو پھر بھی یہ بات کر رہے ہو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ ایجنسیوں میں کنفرمیشن اسی طرح ہوتی ہے کہ جیسے بزنس کمپنیوں میں کہ جنرل مینجر کو فون کیا اور اس نے کنفرم کر دیا کہ ہاں فلاں واقعی ہماری کمپنی کا نمائندہ ہے"۔ خاور نے کہا۔

" میں بہرحال کنفرم ہونا چاہتا ہوں ورنہ دوسری صورت میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ اس کے بعد باقی کام بھی خود کر لوں گا"۔ کرنل جیکب نے سرد لہجے میں کہا۔

" تم نے شاید میری تلاشی نہیں لی"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی"...... کرنل جیکب نے جواب دیا۔

" تو پھر میرے کوٹ کی اندرونی جیب میں ایجنسی کا خصوصی کارڈ موجود ہے جس پر میرا نام اور نمبر درج ہے۔ تم اپنے طور پر کافرستان فون کر کے کنفرم کر سکتے ہو"...... خاور نے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے"...... کرنل جیکب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا خاور کے سامنے پہنچ گیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس کے لئے لامحالہ اسے جھکنا پڑا تھا کہ اچانک خاور کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور کمرہ کرنل جیکب کی چیخ اور نیچے گرنے کے

دھماکے سے گونج اٹھا۔خاور نے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے اس کی گردن کے دونوں اطراف میں زوردار ضرب لگائی تھی اور یہ ضرب اس قدر سخت اور بھرپور تھی کہ کرنل جیکب جیسا طاقتور جسم کا مالک ایک ہی ضرب سے چیختا ہوا نیچے جا گرا تھا اور ساکت ہو گیا۔خاور اگر چاہتا تو اس ضرب سے اس کی گردن کی ہڈی بھی توڑ سکتا تھا لیکن خاور کا اصل مقصد اسے زندہ رکھنا تھا تاکہ اس کی مدد سے اس کے ساتھیوں کو کال کر کے ان کا خاتمہ کر سکے۔کرنل جیکب کے نیچے گرتے ہی خاور زور لگا کر کرسی سمیت اٹھا اور دوسرے لمحے وہ گھوم کر کرسی سمیت پوری قوت سے فرش پر گرا اور لکڑی کی کرسی اس سمیت اس طرح گرنے سے کئی جگہوں سے ٹوٹ گئی اور اس طرح اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں۔خاور نے بجلی کی سی تیزی سے ڈھیلی رسیاں کھینچیں اور انہیں کرسی کے گرد گھمانا شروع کر دیا۔چند لمحوں بعد مرکزی گانٹھ سامنے آ گئی اور پھر خاور کے لئے اسے کھولنا کوئی مسئلہ نہ رہا تھا۔چند لمحوں بعد خاور رسیوں سے آزاد ہو چکا تھا۔وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کرنل جیکب کو اٹھا کر دوسری کرسی پر ڈالا اور پھر اپنے والی کرسی کی رسیاں اٹھا کر اس نے عقب سے پہلے کرنل جیکب کو اس رسی کی مدد سے کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا کہ کرنل جیکب کسی طرح بھی یہ رسیاں نہ کھول سکے۔ویسے اس نے خصوصی طور پر ایسی گانٹھ لگائی تھی جس کے بارے میں اسے یقین تھا کہ کرنل جیکب چاہے بھی تو اسے

آسانی سے نہ کھول سکے گا۔اس نے یہ سب کچھ اس لئے فوری طور پر کیا تھا کیونکہ کرنل جیکب خاصے مضبوط جسم کا مالک تھا اور اسے خطرہ تھا کہ وہ جلد ہی ہوش میں آ جائے گا اور وہ اس سے بات چیت کرنے سے پہلے اس کوٹھی کو اپنے طور پر چیک کر لینا چاہتا تھا۔ کرنل جیکب کی طرف سے مطمئن ہو کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔پہلے تو اس نے اس پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا لیکن کوٹھی خالی تھی اور اس میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔البتہ ایک کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔وہاں فون بھی موجود تھا اور ٹرانسمیٹر بھی۔خاور نے اس کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن وہاں سے اسے اس کے مطلب کی کوئی چیز نہ ملی تو اس نے فون کا کلپ ساکٹ سے نکال کر اسے لپیٹا اور پھر فون اور تار لے کر واپس اس تہہ خانے میں آ گیا۔ یہاں بھی اس نے فون ساکٹ دیوار میں لگی ہوئی دیکھ لی تھی اس لئے کمرے میں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے ساکٹ میں فون کا کلپ لگایا اور پھر فون کو ایک کرسی پر رکھ کر وہ دوسری کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا کیونکہ اس نے کرنل جیکب کے جسم میں حرکت کے آثار دیکھ لئے تھے۔البتہ وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کرنل جیکب کو کس طرح استعمال کرے تاکہ اس کے ساتھیوں کو بلا کر ان کا خاتمہ کر سکے کہ کرنل جیکب نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ ایسا نہ کر سکتا تھا۔

"تم ۔ تم نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا ۔ تمہارے ہاتھ تو بندھے ہوئے تھے اور ان میں ڈبل ناٹ لگی ہوئی تھی ۔ پھر"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"ڈبل ناٹ کھولنا زیادہ آسان ہوتی ہے کرنل جیکب ۔ صرف ایکریمین اسے کھولنا ناممکن سمجھتے ہیں ۔ پاکیشیائیوں کے لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں ہوتی اور ویسے بھی تم نے حماقت کی تھی کہ میرے دونوں بازوؤں کو جسم کے ساتھ رکھ کر رسی سے باندھنے کی بجائے علیحدہ کر کے اور عقب میں کر کے باندھا تھا"...... خاور نے جواب دیا۔

"یہ تو میں نے خاص طور پر ایسا کیا تھا تا کہ اگر تمہارے بازوؤں میں حرکت ہو تو میں چیک کر سکوں ورنہ تم جسم کی آڑ میں بازوؤں کو حرکت دے کر رسیاں کھول سکتے تھے لیکن نجانے تم نے کیسے یہ سب کچھ کر لیا ۔ بہرحال مجھ سے حماقت ہوئی کہ جب تم میرے آنے سے پہلے ہوش میں آ چکے تھے تو مجھے تمہارے ہاتھوں کی بندش چیک کر لینی چاہئے تھی"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"ایسی حماقتوں سے ہی دوسروں کی زندگیاں بچ جانے کا سکوپ نکل آتا ہے ۔ بہرحال میری طرف سے پوری اجازت ہے ۔ تم چاہو تو جسم کی آڑ لے کر بندش کھول سکتے ہو"...... خاور نے کہا۔

"تم نے پاکیشیائیوں کا حوالہ دیا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست تھا کہ تم پاکیشیائی ہو ۔ لیکن تم اکیلے یہاں کیسے کام

کر رہے ہو"...... کرنل جیکب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں ڈاکٹر اعظم کا سراغ لگانے آیا تھا اور میں نے یہاں چیکنگ بھی کر لی ہے ۔ یہاں ڈاکٹر اعظم نہیں ہے اس لئے اب تمہیں بتانا ہو گا کہ ڈاکٹر اعظم کہاں ہیں"...... خاور نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا واقعی ہمفرے نے یہی کہا تھا"...... کرنل جیکب نے چونک کر کہا۔

"ہاں ۔ ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی یہاں آنے کی"...... خاور نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ اسے کیا ضرورت تھی جھوٹ بولنے کی ۔ میرا تو خیال تھا کہ تم نے جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت میں موجود اپنے ساتھیوں کو اطلاع دی ہو گی کہ ڈاکٹر اعظم لاگس میں ہے اس لئے وہ اچانک لاگس چلے گئے"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"میرا تو کسی سے کوئی رابطہ نہیں ہے ۔ بہرحال اب تم بتاؤ کہ کہاں ہیں ڈاکٹر اعظم"...... خاور نے جواب دیا۔

"مجھے واقعی نہیں معلوم ۔ وہ ہمفرے کی تحویل میں تھا ۔ ہم تو صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں"...... کرنل جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ویری سوری ۔ اس صورت میں تمہیں ہلاک کرنا پڑے گا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھیوں سے ٹکراؤ ہو ۔ اب میں

کسی اور انداز میں ڈاکٹر اعظم کا سراغ لگاؤں گا"...... خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی ابھر آئی تھی۔

"سنو۔ میری بات سنو۔ ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ہماری تم سے کوئی دشمنی ہے۔ تم مجھے رہا کر کے چلے جاؤ اور میں یہ مشن ہی ڈراپ کر دوں گا اور اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا جاؤں گا۔ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں نہیں آ رہی تو ہمیں کیا ضرورت ہے یہاں کام کرنے کی اور پھر یہی ہو گا کہ ہم نے جو معاوضہ لیا ہے زیادہ سے زیادہ وہ واپس کر دیں گے"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ ایسا ہی کرو گے"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ میں حلفاً کہہ رہا ہوں"...... کرنل جیکب نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر اپنے ساتھیوں کو کال کر کے انہیں میرے سامنے بتاؤ کہ تم نے مشن ختم کر دیا ہے اور وہ واپس آ جائیں۔ ان کے آنے تک میں تمہیں رہا کر کے یہاں سے چلا جاؤں گا۔ اس طرح مجھے اطمینان ہو جائے گا"...... خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں"...... کرنل جیکب نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی آ گئی تھی اور خاور دل ہی دل میں ہنس پڑا کیونکہ وہ اس چمک کا مطلب اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ اس نے جو بات کی ہے اس کے نتائج کی وجہ سے کرنل جیکب

کی آنکھوں میں یہ چمک ابھری ہے کیونکہ کرنل جیکب یہ سوچ رہا تھا کہ اگر خاور نے اسے رہا نہ بھی کیا تب بھی اس کے آٹھ ساتھیوں کے آنے کی وجہ سے خاور بچ نہ سکے گا۔

"میرے آفس کی میز پر ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ وہ لے آؤ"۔ کرنل جیکب نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ خاور کرسی سے اٹھتا ساتھ والی کرسی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"لو تمہارے ساتھیوں نے خود ہی کال کر لی ہے۔ اب کرو بات"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے رسیور اٹھایا اور کرنل جیکب کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو۔ ڈریگ بول رہا ہوں باس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"باس۔ ہم شدید بور ہو چکے ہیں۔ ابھی تک کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم میں سے آدھے ڈیوٹی دیں اور آدھے آرام کریں۔ مطلب ہے دو شفٹوں میں کام ہو جائے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں تمہاری بوریت کو سمجھتا ہوں اور میں تمہیں ٹرانسمیٹر کال کرنے ہی والا تھا کہ تمہاری فون کال آ گئی۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جنوبی ایکریمیا سے ہی واپس چلی گئی ہے کیونکہ وہ سائنس دان جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت کے مضافاتی

قصبے میں رکھا گیا تھا اور انہیں اس کی اطلاع مل چکی تھی ۔ ادھر فاگو سینڈیکیٹ کے چیف ہمفرے کو بھی ڈان کلب میں ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اب ہمارا مشن ہی ختم ہو گیا ہے ۔ میری بات پرنس شاما سے ہو چکی ہے ۔ انہوں نے بھی ہماری واپسی کا کہہ دیا ہے"۔ کرنل جیکب نے کہا۔

"اوہ ۔ پھر تو تمام معاملات ہی ختم ہو گئے ۔ ہم خواہ مخواہ یہاں ڈیوٹی دے رہے ہیں"...... ڈریگ نے جواب دیا۔

"ہاں ۔ ہمارا مشن ختم ہو گیا ہے بغیر کچھ کئے اور ہمیں جو معاوضہ ملنا تھا وہ بھی مل گیا ہے اس لئے اب یہاں ہمارا کوئی کام نہیں رہا۔ تم لوگ سب کچھ آف کر کے واپس آجاؤ۔ اپنے باقی ساتھیوں کو خود ہی اطلاع دے دو"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"اوکے باس ۔ ہم ایک گھنٹے میں پہنچ جائیں گے"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے"...... کرنل جیکب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اشارہ کیا کہ کال ختم کر دی جائے تو خاور نے کریڈل دبایا اور پھر رسیور اس پر رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب تم مجھے رہا کر دو اور خود یہاں سے چلے جاؤ"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"ہاں ۔ اب یہ ضروری ہو گیا ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال

لیا۔

"یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب"...... کرنل جیکب نے چونک کر کہا۔

"تم نے مجھے احمق سمجھ لیا تھا کرنل جیکب ۔ لیکن احمق تم خود ہو میں تمہیں، اور تمہارے ساتھیوں کو زندہ چھوڑ کر کیسے واپس جا سکتا ہوں ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگوں نے نہ میرا پیچھا چھوڑنا ہے اور نہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اس لئے تم سب کا خاتمہ ہمارے لئے بے حد ضروری ہے"...... خاور نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل جیکب کچھ کہتا خاور نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کرنل جیکب کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا تو خاور نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے یہاں ایک کمرے کی الماری میں اسلحے کے ساتھ بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل بھی دیکھ لئے تھے اس لئے وہ سیدھا اس کمرے میں آیا اس نے الماری سے ایک گیس پسٹل اٹھایا اور اس کا میگزین چیک کیا اور پھر وہ اسے ہاتھ میں پکڑے اس کمرے سے باہر آ گیا ۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ ان آنے والوں کو کہاں اور کیسے کور کرے کہ وہ خود چیک نہ ہو سکے کیونکہ ایک تو ان کی تعداد زیادہ تھی اس لئے وہ لامحالہ دو کاروں میں ہوں گے اور یہاں کرنل جیکب اکیلا تھا اور کرنل جیکب خود ان کا چیف تھا اس لئے ظاہر ہے وہ اسے اچھی طرح پہچانتے ہوں گے ۔ اب اگر کرنل جیکب کی جگہ اس نے پھاٹک کھولا

تو معاملات مشکوک ہو سکتے ہیں اور یہ آٹھوں تربیت یافتہ افراد ہیں۔ چنانچہ کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے ایک پلاننگ مرتب کی اور پھر وہ گیس پسٹل جیب میں ڈالے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چھوٹا پھاٹک کھول دیا اور اسے اس انداز میں رکھا کہ باہر سے بھی وہ کھلا ہوا نظر آئے لیکن پوری طرح کھلا ہوا نہ ہو اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس مڑا اور برآمدے کی سائیڈ میں موجود سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر والی منزل پر پہنچ گیا۔ یہ منزل بھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ خاور نے ایک ایسی کھڑکی تاڑلی جہاں سے وہ پورچ اور صحن سب کو نہ صرف دیکھ سکتا تھا بلکہ اس کو کنٹرول بھی کر سکتا تھا۔ پھر اس نے کھڑکی کو تھوڑا سا کھولا اور گیس پسٹل لے کر وہ ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب پھاٹک، صحن اور پورچ اس کی نظروں میں تھے جبکہ رنگین شیشوں کی وجہ سے باہر سے اسے دیکھا نہ جا سکتا تھا۔ پھر تقریباً پون گھنٹے بعد اسے پھاٹک کے باہر دو کاریں رکنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک آدمی نے اندر جھانکا اور پھر تیزی سے اندر آگیا اور مڑ کر وہ تیزی سے بڑے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کھول دیا۔ دوسرے لمحے دو کاریں ایک دوسرے کے پیچھے اندر داخل ہوئیں اور پورچ میں جا کر رک گئیں اور پھر ان میں سے واقعی سات افراد باہر آگئے جبکہ پھاٹک کھولنے والا بھی پھاٹک بند کر کے واپس آگیا۔

"ماحول مشکوک ہے"...... خاور کے کانوں میں ایک آواز پڑی

اور پھر ان سب نے جیبوں سے مشین پسٹل نکال لئے۔ وہ سب انتہائی چوکنا نظر آرہے تھے۔ اسی لمحے خاور نے گیس پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی بجلی کی سی تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی کیپسول گیس پسٹل سے نکل کر ان آٹھوں افراد کے قدموں میں گر کر ٹوٹتے چلے گئے۔ وہ سب بے اختیار اچھلے لیکن دھواں اس قدر تیزی سے ان کے گرد پھیلا تھا کہ وہ سب پلک جھپکنے میں لڑکھڑا کر نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔ خاور خود بھی سانس روکے بیٹھا ہوا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ گیس پھیل کر اوپر کو اٹھے گی۔ کچھ دیر سانس روکنے کے بعد اس نے آہستہ سے سانس لیا تو اس کے ذہن پر کوئی اثر نہ ہوا تو اس نے نارمل انداز میں سانس لینا شروع کر دیا۔ پھر اٹھ کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اب اس نے صرف بلیک کارڈز کے آٹھ بے ہوش افراد کو گولیوں سے اڑانا تھا اور بس۔ نیچے اتر کر اس نے سب سے پہلے ایک ایک کر کے ان بے ہوش افراد کو اٹھایا اور تہہ خانے میں لا کر لٹا دیا۔ جب آٹھوں افراد وہاں پہنچ گئے تو خاور نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس طرح انتہائی سرد انداز میں اس نے ان بے ہوش افراد پر فائر کھول دیئے جیسے وہ انسان کی بجائے طاعون زدہ چوہوں کو ہلاک کر رہا ہو۔ جب آٹھوں افراد ختم ہو گئے تو خاور نے ایک طویل سانس لیا اور پھر واپس مڑ کر وہ اس تہہ خانے سے نکل کر دوبارہ اس آفس میں آگیا۔ البتہ وہ وہاں موجود فون پیس بھی ساکت

سے نکال کر ساتھ لے آیا تھا اور اس نے یہاں اسے ساکٹ میں لگا دیا تا کہ اگر کوئی کال آئے تو وہ اسے اٹنڈ کر سکے ۔ ویسے اب وہ ٹرانسمیٹر پر عمران سے رابطہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہاں اس کا مشن مکمل ہو چکا تھا ۔ فاگو سینڈیکیٹ کا چیف بھی ہلاک ہو چکا تھا اور بلیک کارڈز کا بھی مکمل خاتمہ ہو گیا تھا جبکہ فاگو سینڈیکیٹ کے بارے میں فائل اس کے پاس موجود تھی ۔ اس کا خیال تھا کہ وہ پاکیشیا جا کر یہ فائل چیف ایکسٹو کو دے دے گا پھر چیف ایکسٹو جس طرح چاہے گا اسے استعمال کرے گا ۔ اس نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو خاور بے اختیار چونک پڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کرنل جیکب بول رہا ہوں"...... خاور نے کرنل جیکب کی آواز اور لہجے کی اپنے طور پر نقل کرتے ہوئے کہا۔

" ڈربی بول رہا ہوں ۔ آپ کی آواز کو کیا ہو گیا ہے کرنل"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" موسمی اثرات کی زد میں آ گیا ہوں"...... خاور نے کہا۔

" اوہ ۔ یہ فاک لینڈ جزیرہ جو ہے ۔ بہرحال میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے کہ یہاں لاگس کی طرف سے ایک جیپ پہنچی ہے جس میں ایک عورت اور پانچ افراد تھے ۔ انہوں نے میرے ہی ایک آدمی کے ذریعے ایک رہائشی کوٹھی بک کرائی ہے ۔ ویسے تو میں نہ چونکتا لیکن مجھے اچانک اطلاع ملی کہ اس جیپ کو لاگس سے چوری

کیا گیا ہے اور وہاں کی پولیس نے یہاں اطلاع دی ہے کیونکہ انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ یہ جیپ دارالحکومت کی طرف جاتی ہوئی مارک کی گئی ہے جبکہ لاگس میں کوسموس کلب کے مالک ہنری کو اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کام کرنے والا ایک گروپ تھا جس میں ایک عورت اور چار مرد شامل تھے ۔ اب ان کی تعداد بڑھ گئی ہے ۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ ان لوگوں نے میرے ہی آدمی کے ذریعے پاکیشیا کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرانے کے لئے کہا ہے جبکہ آپ نے کہا تھا کہ وہ فاک لینڈ آ رہے ہیں ۔ اب جبکہ وہ واپس جا رہے ہیں کیا ان کی نگرانی کرنی ہے یا نہیں یا انہیں ہلاک کرنا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اگر وہ واپس جا رہے ہیں تو پھر ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں ۔ ہاں اگر وہ فاک لینڈ آئیں تو پھر تم نے اطلاع دینی ہے"...... خاور نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں یہی معلوم کرنا چاہتا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو خاور نے رسیور رکھا اور ٹرانسمیٹر پر اس نے عمران کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ جیکسن کالنگ پرنس ۔ اوور"...... خاور نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ پرنس اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد عمران کی

بدلی ہوئی آواز سنائی دی تو خاور نے اسے خصوصی کوڈ میں ساری
تفصیل بتا دی حتیٰ کہ اس نے ڈربی کے فون کی تفصیل بھی بتا دی۔
" ویری گڈ جیکسن ۔ تم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے ۔
ویری گڈ ۔ لیکن ابھی ہمارا کام مکمل نہیں ہوا ۔ ہم صرف ڈاکٹر کو
مس جولیانا کے ساتھ واپس بھیج رہے ہیں جبکہ ہمارا اصل مشن آنگلا
میں ہے ۔ وہاں جب تک اصل پرنس کا خاتمہ نہیں کیا جائے گا آئندہ
ماہ ہونے والی کانفرنس محفوظ نہ ہو سکے گی اس لئے تم واپس
دارالحکومت آجاؤ۔ ہم یہ جگہ چھوڑ دیں گے ۔ تم ٹرانسمیٹر کال کر لینا ۔
اوور "...... دوسری طرف سے عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں
کہا تو خاور کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا کیونکہ عمران کی طرف سے
تحسین اس کے لئے انتہائی مسرت کا باعث تھی۔

" اوکے ۔ اوور اینڈ آل "...... خاور نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے
وہ اٹھا ۔ یہاں چونکہ میک اپ کا سامان اور لباس موجود تھے اس لئے
اسے یقین تھا کہ نئے میک اپ اور لباس میں وہ آسانی سے بغیر کسی
رکاوٹ کے جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت پہنچ جائے گا۔

پرنس شاما اپنے مخصوص آفس میں تھے کہ میز پر موجود سنہرے
رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔

" یس "...... پرنس شاما نے بھاری لہجے میں کہا۔

" اسرائیل سے ڈیفنس سیکرٹری جارج ہزہائی نس سے بات کرنے
کی اجازت چاہتا ہے "...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں
کہا گیا۔

" اجازت دی جاتی ہے "...... پرنس نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا۔

" جارج بول رہا ہوں ہزہائی نس "...... چند لمحوں بعد دوسری
طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"فرمائیں"...... پرنس نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بلیک کارڈز اور فاگو سینڈیکیٹ کے چیفس کے بارے میں آپ کو اطلاعات مل چکی ہوں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی ہاں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ بلیک کارڈز کے چیف کرنل جیکب اور اس کے آٹھ ساتھیوں کی لاشیں فاک لینڈ کی ایک رہائش گاہ سے ملی ہیں اور اسی طرح فاگو سینڈیکیٹ کے چیف ہمفرے سمیت اس کے کئی بڑے بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں لیکن یہ سب کس نے کیا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے"...... پرنس شاما نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ تمام کارروائی صرف ایک آدمی کی ہے جس کا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اطلاع بھی مل گئی ہے کہ پاکیشیا سے اغوا شدہ سائنس دان بھی صحیح سلامت واپس پاکیشیا پہنچ چکا ہے"...... سیکرٹری جارج نے کہا۔

"یہ صرف آپ کا اندازہ ہو سکتا ہے مسٹر جارج ورنہ ایک آدمی یہ سب کچھ کیسے کر سکتا ہے۔ آپ کے کہنے پر میں نے بلیک کارڈز کو انتہائی بھاری معاوضے پر فاک لینڈ بھجوایا تھا"...... پرنس شاما نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ اندازہ نہیں ہے ہز ہائی نس کیونکہ اسرائیل کو جب یہ اطلاع ملی تو اسرائیل نے خصوصی ٹیم فاک لینڈ بھجوائی اور انہوں نے وہاں مکمل انکوائری کر کے یہ رپورٹ دی ہے"...... سیکرٹری نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ کیا اب ہمیں اپنے مشن کے لئے نئے سرے سے منصوبہ بندی کرنا پڑے گی"...... پرنس شاما نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل کی تحقیقاتی ٹیم نے فاک لینڈ اور جنوبی ایکریمیا کے درمیان ہونے والی ایک ریکارڈ شدہ ٹرانسمیٹر کال بھی چیک کی ہے اور اس کال سے انتہائی اہم باتیں سامنے آئی ہیں۔ اس کال سے یہ معلوم ہوا ہے کہ فاک لینڈ میں کارروائی کرنے والا پاکیشیائی ہے۔ گو وہ اپنا نام جیکسن بتا رہا تھا لیکن اس کی باتیں سن کر معلوم ہو گیا کہ وہ پاکیشیائی ہے۔ کال رسیور کرنے والا پرنس تھا اور یہ پرنس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا انتہائی خطرناک ایجنٹ عمران تھا۔ فاگو سینڈیکیٹ نے شاید اس سائنس دان کو جنوبی ایکریمیا کے شہر لاگس میں رکھا ہوا تھا جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسے برآمد کیا اور پھر چارٹرڈ طیارے سے اسے واپس پاکیشیا بھجوا دیا جبکہ سب سے اہم یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ پاکیشیا میں آئندہ ماہ کانفرنس میں ہونے والی کارروائی سے بچنے کے لئے آپ کو ختم کرنا چاہتے ہیں"...... سیکرٹری جارج نے کہا تو پرنس شاما بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... پرنس شاما نے اس بار تمام شاہی آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حلق کے

بل چیختے ہوئے کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں پرنس اور اس پر یقین کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اسرائیل اور آپ چاہتے ہیں کہ کاٹرے دوبارہ آپ کے ساتھ شامل ہو جائے اور کاٹرے بہرحال مسلم ملک ہے اور پاکیشیا مسلم ممالک کا سربراہ بنا ہوا ہے۔ وہ اگر کاٹرے کے سربراہ کا تحفظ اپنے ملک میں کر بھی لیں تب بھی کاٹرے کے سربراہ کو کہیں اور بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے اور یقیناً اس کے ہلاک ہوتے ہی کاٹرے دوبارہ آپ کے ساتھ شامل ہو کر غیر مسلم بن جائے گا اور یہی بات ان کے پیش نظر ہے اس لئے وہ کاٹرے کے سربراہ کو مکمل طور پر محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے یہ سکیم بنائی ہے کہ آپ کو ہلاک کر دیا جائے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ آپ کی ایما پر ہو رہا ہے آپ کا بھائی جو آپ کے درمیان سے ہٹ جانے کے بعد لامحالہ آپ کے ملک کا سربراہ بن جائے گا اس کی ہمدردیاں کسی صورت بھی اسرائیل کے ساتھ نہیں ہیں بلکہ وہ اسرائیل کو پسند ہی نہیں کرتا۔ اس طرح آپ کو درمیان سے ہٹا کر وہ کاٹرے کے مسلم مستقبل کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر سکتے ہیں"...... ڈیفنس سیکرٹری جارج نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی گہری پلاننگ ہے اور درست بھی ہے لیکن یہ لوگ مجھ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ میری رائل سیکورٹی انہیں ایک لمحے میں بھون کر رکھ دے گی"...... پرنس شامانے کہا۔

" ہزہائی نس۔ آپ کی رائل سیکورٹی واقعی بے حد تیز ہے۔ مجھے اس بارے میں تفصیل معلوم ہے لیکن یہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ آپ خود سوچیں کہ ان کے ایک آدمی نے فاک لینڈ میں فاگو سینڈیکیٹ جیسے انتہائی طاقتور ترین سینڈیکیٹ کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ اس کے چیف ہمفرے سمیت کئی بڑے ہلاک کر دیئے اور بلیک کارڈز جیسی انتہائی تربیت یافتہ ایجنسی کے چیف کرنل جیکب سمیت آٹھ افراد کو ہلاک کر دیا۔ یہ لوگ آپ کے ملک آ کر کیا نہیں کر سکتے اور چونکہ آپ اسرائیل کے حامی ہیں اس لئے اسرائیل کے اعلیٰ حکام نے آپ کی حفاظت کا فیصلہ کیا ہے اور اسرائیل اپنی ایک خصوصی ایجنسی کی ٹیم آنگالا بھیج رہا ہے۔ وہ خود ہی ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے نمٹ لیں گے۔ آپ صرف ایک مہربانی کریں کہ جب تک ان لوگوں کا خاتمہ نہ ہو جائے اس وقت تک آپ اپنی سرگرمیاں صرف شاہی محل تک ہی محدود کر لیں تاکہ ہماری ٹیم آپ کی طرف سے مطمئن رہے۔ مجھے یقین ہے کہ رائل سیکورٹی آپ کے محل کی بخوبی حفاظت کر سکتی ہے اور باہر ہم ان سے نمٹ لیں گے۔ البتہ آپ کو ہماری ٹیم کے لیڈر کو ریڈ کارڈ جاری کرنا ہو گا تاکہ وہ آنگالا میں کھل کر کام بھی کر سکیں اور آنگالا کی دوسری سرکاری تنظیموں کو بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکیں"۔ سیکرٹری جارج نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں اسرائیلی حکام کا ممنون ہوں۔ آپ کی ٹیم میں

کتنے افراد ہیں"...... پرنس شامانے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیڈر سمیت سات آدمی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر میں سات ریڈ کارڈ جاری کر دیتا ہوں۔ کیا نام ہے آپ کی ٹیم کے لیڈر کا"...... پرنس شامانے کہا۔

"رچرڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اپنی ٹیم کے لیڈر کو کہہ دیں کہ وہ شاہی محل کے افسر مہمان داری سے مل کر ریڈ کارڈز حاصل کر لیں اس طرح نہ صرف آپ کی ٹیم کے ہر آدمی کو آنگلا میں ریڈ اتھارٹی حاصل ہو جائے گی سوائے رائل سیکورٹی کے باقی آنگلا کے تمام لوگ چاہے ان کا تعلق کسی بھی محکمے سے ہو ریڈ اتھارٹی کے احکامات پر عمل کرنے کے پابند ہوں گے"...... پرنس شامانے کہا۔

"آپ کا شکریہ ہزہائی نس"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو پرنس نے رسیور رکھا اور پاس پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس ہزہائی نس"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"گارشا کو حکم دو کہ وہ ہم سے بات کرے"...... پرنس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد سرخ فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو پرنس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرنس شامانے کہا۔

"آپ کا خادم گارشا ہزہائی نس"...... دوسری طرف سے منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ایک آدمی جس کا نام رچرڈ ہے تم سے رابطہ کرے گا۔ تم اسے سات ریڈ کارڈ جاری کر دینا۔ یہ میرا حکم ہے"...... پرنس شامانے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"حکم کی حرف بحرف تعمیل ہو گی ہزہائی نس"...... دوسری طرف سے اسی طرح منمناتی ہوئی آواز میں کہا گیا تو پرنس نے رسیور رکھ دیا چند لمحوں بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ہزہائی نس"...... انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"رائل سیکورٹی کے چیف کرنل ناگابے کو حکم دو کہ ہمیں آکر سلام کرے"...... پرنس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد کمرے میں مترنم سیٹی کی آواز ایک لمحے کے لئے سنائی دی تو پرنس نے میز پر پڑے ہوئے ایک سوئچ پینل کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ خودبخود کھلا اور خاکی رنگ کی یونیفارم میں ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا افریقی اندر داخل ہوا اور پرنس کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"ہم تمہیں سر اٹھانے اور اپنے سامنے کرسی پر بیٹھنے کی عزت بخش رہے ہیں"...... پرنس شامانے کہا تو آنے والا سیدھا ہوا اور اس نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں شکریہ ادا کیا اور انتہائی مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں جیسے پرنس کی

طرف نظریں اٹھا کر دیکھنا اس کے نزدیک ممکن ہی نہ ہو۔

"تم رائل سیکورٹی کے انچارج ہو اس لئے ہم تمہیں مختصر طور پر بتاتے ہیں"...... پرنس شاما نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی۔

کرنل ناگابے خاموش بیٹھا سنتا رہا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔

"اب پاکیشیائی ایجنٹ ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے آنکلا آ رہے ہیں اور ان کے خاتمے کے لئے اسرائیل نے ایک خصوصی ٹیم بھیجی ہے لیکن انہیں بھی ہم نے شاہی محل میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ یہاں کی سیکورٹی تمہارے ذمے ہے اس لئے اب تم نے اور تمہاری ایجنسی نے انتہائی ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہاں کوئی فالتو چڑیا بھی داخل ہو گئی تو تم سمیت تمہاری پوری ایجنسی کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"...... پرنس شاما نے کہا۔

"آپ کی حفاظت ہم اپنی جان سے بھی زیادہ کرتے ہیں ہز ہائی نس۔ آپ کی زندگی ہماری زندگی ہے"...... کرنل ناگابے نے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہم تمہیں جانے کی اجازت دیتے ہیں اور جب تک یہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم نہ ہو جائیں ہم محل تک محدود رہیں گے"...... پرنس شاما نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی ہز ہائی نس"...... کرنل ناگابے نے کہا اور اٹھ کر رکوع کے بل جھک گیا اور پھر سیدھا ہو کر الٹے قدموں چلتا ہوا دروازے کے قریب گیا تو پرنس نے بٹن دبا دیا اور دروازہ کھل

گیا۔ کرنل ناگابے الٹے قدموں چلتا ہوا باہر چلا گیا اور دروازہ خود بخود بند ہو گیا اور پرنس نے اطمینان بھرا سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب شاہی محل میں چڑیا بھی نہ پھٹک سکتی تھی۔

خاور عمران، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ہمراہ جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں پہنچا تھا۔ اس نے دارالحکومت پہنچ کر عمران کو ٹرانسمیٹر پر کال کیا تھا اور عمران نے اسے اپنی نئی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا تھا۔ چنانچہ خاور آسانی سے یہاں پہنچ گیا تھا جبکہ جولیا ڈاکٹر اعظم کے ساتھ چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا جا چکی تھی اور بقول عمران ان کے صحیح سلامت پاکیشیا پہنچ جانے کی اطلاع بھی مل چکی تھی۔

"عمران صاحب۔ کیا پرنس شاما کے خلاف کام کرنا ہمارے مشن میں شامل ہے"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"میرے خیال میں ہے اور اگر نہیں ہے تو ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایک مسلم ملک کے وجود کا مسئلہ ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ آئندہ ماہ سربراہی کانفرنس میں کاٹرے کے سربراہ کا تحفظ کر لیں گے لیکن

اسرائیل آنگالا کے پرنس شاما کے پیچھے ہے۔ وہ کہیں اور اسے ختم کرا دیں گے اور پرنس شاما کی وجہ سے کاٹرے دوبارہ آنگالا میں شامل ہو جائے گا اور آنگالا اسرائیل کی تابع ریاست ہے۔ کاٹرے کا وجود بطور مسلم ملک ختم ہو جائے گا لیکن اگر پرنس شاما کو ختم کر دیا جائے تو اس کی جگہ اس کا بھائی پرنس بن جائے گا۔ وہ اس وقت سوئٹزر لینڈ میں ہے۔ اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ یہودیوں کا مخالف ہے اس لئے لامحالہ آنگالا میں حالات تبدیل ہو جائیں گے اور اسرائیل کی تمام پلاننگ ختم ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اسرائیل اس دوسرے پرنس کو بھی تو اپنے ڈھب پر لا سکتا ہے۔ بہرحال وہ مسلمان تو نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پھر تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی دوسری حکومت کو نہیں چھیڑنا چاہئے بلکہ صرف اپنے ملک میں ہونے والی کانفرنس کا تحفظ کرنا چاہئے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کیپٹن شکیل"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف سے معلوم کر لیا جائے۔ وہ بہرحال ہم سے زیادہ گہرائی میں سوچتے ہیں اور ان کے پاس ہم سے زیادہ معلومات بھی ہوتی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے تنویر"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے۔ ویسے بھی ہم سرکاری سروس کے ممبران ہیں اس لئے ہم تمہاری طرح اپنی مرضی کے فیصلے ان معاملات میں نہیں کر سکتے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"اب تم آخری درویش رہ گئے ہو اس لئے تم بھی اپنا قصہ سنا دو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے خاور سے کہا۔

"میرے ذمے تو جو مشن لگایا گیا تھا عمران صاحب وہ مکمل ہو گیا ہے۔ اب تو میں چیف کو رپورٹ دینے کا پابند ہوں۔ اس کے بعد وہ جیسے حکم دیں"...... خاور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی

دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) جنوبی ایکریمیا سے بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ابھی تک جنوبی ایکریمیا میں موجود ہو۔ کیوں۔ تمہیں تو آنکالا پہنچ جانا چاہئے تھا"...... چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جناب آپ کی سیکرٹ سروس کے ممبران آپ کے حکم کے بغیر حرکت میں آنے پر تیار نہیں۔ صفدر صاحب کا کہنا ہے کہ ہمیں واپس جانا چاہئے۔ کیپٹن شکیل صاحب نے آپ سے معلوم کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ جناب تنویر صاحب نے کہا ہے کہ وہ تو آپ کا ماتحت ہے اس لئے آپ کے حکم کے بغیر ہل ہی نہیں سکتا اور خاور صاحب کا کہنا ہے کہ اس کا مشن مکمل ہو گیا ہے اس لئے پہلے وہ آپ کو رپورٹ دینے اور آپ کے حکم کی تعمیل کا پابند ہے اس لئے مجبوراً مجھے آپ سے بات کرنا پڑی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے ابھی ان کے سامنے مسلم ملک کاٹرے کے وجود کے تحفظ کے بارے میں تقریر کی ہے۔ اس کے بعد انہیں ایسا سوچنا بھی نہیں چاہئے تھا۔ اس کے علاوہ تم ٹیم کے لیڈر ہو۔ اگر بحیثیت لیڈر تم انہیں جہنم میں کودنے کا حکم دے دو تو انہیں اسے تسلیم کر لینا چاہئے تھا۔ جہاں تک خاور کا تعلق ہے تو مجھے خاور کے بارے میں تفصیلی رپورٹ مل چکی ہے۔ خاور نے فاک لینڈ میں جس دلیری اور ذہانت سے کام کیا ہے اور جو کارکردگی دکھائی ہے کہ اس نے فاگو

سینڈیکیٹ کے چیف کے ساتھ ساتھ کئی بڑوں کو ہلاک کر دیا اور یہ بھی اس کی دی ہوئی اطلاع تھی جس کی وجہ سے ڈاکٹر اعظم لاگس سے دستیاب ہوا ہے۔اس کے علاوہ اس نے جس ذہانت سے بلیک کارڈز کے چیف اور اس کے آٹھ ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے مجھے خاور کی اس کارکردگی پر فخر ہے۔خاور نے میرے انتخاب کو درست ثابت کیا ہے"...... چیف نے کہا تو خاور کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"چیف ۔خاور نے تو مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی تھی ۔کیا یہ کال آپ تک بھی پہنچ رہی تھی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسرائیل کے ڈیفنس سیکرٹری جارج نے آنگلا کے پرنس شاما کو جو فون کال کی ہے اس کی ٹیپ اسرائیل سے مجھے سنوا دی گئی ہے اور اس کال سے مجھے خاور کی کارکردگی کا علم ہوا ہے۔دوسری بات یہ کہ میں اپنے ممبران کی کارکردگی سے بہرحال اپنے مخصوص ذرائع کی مدد سے باخبر رہتا ہوں ۔یہی وجہ ہے کہ تم لوگوں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے جو باتیں کی ہیں وہ مجھ تک پہنچ گئی ہیں اور کیپٹن شکیل نے درست کہا ہے ۔میرے پاس مزید معلومات بھی موجود ہیں ۔سوئٹزر لینڈ میں پرنس شاما کا بھائی مسلمان ہو چکا ہے اس لئے اب پرنس شاما کو ہٹا دیا جائے تو نہ صرف کاٹرے مسلم ملک رہے گا بلکہ پرنس کے اقتدار میں آجانے کے بعد آنگلا بھی مسلم ممالک کی صف میں شامل

ہو سکتا ہے اس لئے اب پرنس شاما کے خلاف مشن ضروری ہو چکا ہے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کمال ہے ۔ تمہارے چیف کے کان تو ہاتھی کے کانوں سے بھی بڑے ہیں"...... عمران نے رسیور رکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو چیف کی بات سن کر خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں وہ میرے لئے کسی سزا کا اعلان نہ کر دے"...... صفدر نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔اب میں آنگلا میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔جب سے چیف نے اس کی تعریف کی تھی تب سے اس کا چہرہ پھول کی طرح کھل رہا تھا۔

"چیف نے واقعی تمہاری کھل کر تعریف کی ہے اور تم نے کام بھی ایسا ہی کیا ہے ۔ تمہاری کارکردگی کی بنا پر ہم یہ مشن اتنی جلدی مکمل کر سکے ہیں لیکن"...... عمران نے کہا اور جب لیکن کہہ کر وہ خاموش ہو گیا تو خاور سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"لیکن کیا عمران صاحب"...... خاور نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"تمہیں یہیں سے واپس جانا ہو گا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو خاور بے اختیار اچھل پڑا ۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کیوں عمران صاحب"...... خاور نے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تمہیں علیحدہ بھیجا گیا ہے ۔ میری سربراہی میں اور ٹیم کے ساتھ نہیں بھیجا گیا"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اب تو چیف نے کہہ دیا ہے کہ ٹیم آنگالا جائے گی اور خاور بھی ساتھ جائے گا"....... خاور نے کہا۔

"نہیں ۔ چیف نے یہ نہیں کہا کہ خاور بھی ٹیم میں شامل ہے"....... عمران نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ۔ اب میں آپ کا اشارہ سمجھ گیا ہوں آپ کا مطلب ہے کہ آنگالا میں بھی وہی سیٹ اپ قائم رکھا جائے جو یہاں رکھا گیا ہے ۔ یعنی میں علیحدہ کام کروں اور آپ اور آپ کی ٹیم علیحدہ کام کرے"....... خاور نے کہا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم علیحدہ کام کرو ۔ میں نے تو کہا ہے کہ تمہیں یہیں سے واپس جانا ہو گا"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب میں ٹیم میں شامل نہیں اور آپ میرے لیڈر نہیں تو پھر آپ کے کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے ۔ میں چاہے واپس جاؤں چاہے آنگالا جاؤں"....... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہرحال میں نے جو کہنا تھا وہ کہہ دیا ۔ اب تمہاری مرضی کہ تم جو چاہو کرو ۔ حساب کتاب تم نے ہی دینا ہے ۔ میں نے نہیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ۔ آپ اس معاملے میں اس قدر سنجیدہ کیوں ہو گئے ہیں"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجبوری ہے صفدر ۔ تم نے دیکھا نہیں کہ چیف نے صرف خاور کی کارکردگی کی تعریف کی ہے اور ہمیں پوچھا تک نہیں ۔ اب آنگالا مشن کے بعد یہ ہو گا کہ تعریف خاور کی کی جائے گی اور میں چھوٹے سے چیک سے بھی محروم رہ جاؤں گا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب ۔ آپ مستقل ٹیم لیڈر ہیں ۔ میری کارکردگی کی تعریف تو دراصل آپ کی تعریف ہے"....... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ مجھے چیک مل جائے گا"....... عمران نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ اسے میری طرف سے گارنٹی سمجھیں"....... خاور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"....... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"ابو رافع بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ آپ ۔ کچھ پتہ چلا"....... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ معاملات خاصے گھمبیر ہیں مسٹر مائیکل ۔ اسرائیل کی سپیشل ایجنسی کی ٹیم سپیشل ایجنسی کے چیف رچرڈ کے ماتحت آنگلا بھجوا دی گئی ہے تاکہ وہ آنگلا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کر سکے جبکہ آنگلا کے پرنس کو کہہ دیا گیا ہے کہ وہ تا اطلاع ثانی صرف شاہی محل تک ہی محدود رہیں ۔ شاہی محل کی سیکورٹی رائل سیکورٹی کے پاس ہے اور شاہی محل میں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے ۔ ویسے بھی شاہی محل میں انتہائی جدید ترین سائنسی حفاظتی آلات پہلے سے نصب ہیں ۔ رائل سیکورٹی شاہی محل کے ایک ایک چپے کی حفاظت کرتی ہے اور وہاں بغیر اجازت کوئی مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی ۔ رائل سیکورٹی کا چیف کرنل ناگابے ہے جسے ایکریمیا سے باقاعدہ تربیت دلوائی گئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شاہی محل کا نقشہ مل سکا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں مسٹر مائیکل ۔ میں نے بے حد کوشش کی لیکن ایسا نہیں ہو سکا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ اس سپیشل ایجنسی کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"سپیشل ایجنسی اسرائیل میں حال ہی میں قائم کی گئی ہے ۔ یہ ایجنسی انتہائی تربیت یافتہ افراد پر مشتمل ہے ۔ رچرڈ سمیت سات افراد آنگلا گئے ہیں اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ آنگلا میں رچرڈ اور اس

کی ٹیم کو پرنس کی طرف سے ریڈ کارڈ جاری کر دیئے گئے ہیں جن کے تحت یہ سات افراد سوائے شاہی محل اور شاہی سیکورٹی کے پورے آنگلا کے سیاہ و سفید کے مالک بن گئے ہیں ۔ میں نے کوشش کی کہ ان کے وہاں ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر سکوں لیکن ایسا نہیں ہو سکا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جبکہ میرے خیال میں ایسا آسانی سے ہو سکتا تھا ۔ آنگلا افریقی ملک ہے اور اسرائیلی بہرحال افریقی نہیں ہیں اس لئے انہیں افریقی افراد میں آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ شاید پہلے آنگلا نہیں گئے ورنہ آپ یہ بات نہ کرتے مسٹر مائیکل ۔ آنگلا انتہائی خوبصورت ملک ہے اور وہاں پرنس شاما نے رہنے والوں اور باہر سے آنے والوں کو اس قدر آزادی دے رکھی ہے کہ شاید ایسی آزادی یورپ اور ایکریمیا میں بھی نہ ہو گی ۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں پورے سال پوری دنیا سے سیاح آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے وہاں بے شمار کلب، کیسینو، نائٹ کلب اور جوا خانے قائم ہو چکے ہیں ۔ اب تو کہا جاتا ہے کہ آنگلا افریقہ کی بجائے یورپی ملک لگتا ہے"...... دوسری طرف سے ابو رافع نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آنگلا میں کوئی ایسی پارٹی جو آپ کے اعتماد پر پوری اتر سکے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں مسٹر مائیکل ۔ میں وہاں کے لئے کسی کی گارنٹی نہیں دے سکتا ۔ وہاں دولت کی خاطر اپنا گلا کاٹنے سے بھی کوئی دریغ نہیں کرتا

ویسے وہاں کا معاشرہ مکمل طور پر دولت کا پرستار معاشرہ ہے ۔ یہودیوں کی طرح انہیں بھی صرف دولت سے دلچسپی ہے اور کسی چیز سے نہیں "...... ابو رافع نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پرنس شاما کے پیچھے اسرائیل کھل کر آ گیا ہے اور ہمارے بارے میں اطلاع بھی وہاں پہنچ چکی ہے "۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ اب واقعی ہم سب کو مل کر تیزی سے کام کرنا ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ چیف کو وہاں بیٹھے بیٹھے کیسے سب حالات کا علم ہو جاتا ہے اور خاص طور پر ہماری یہاں گفتگو کا"...... خاور نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ واقعی میری سمجھ میں خود یہ بات نہیں آئی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف نے دو چار جنات کو تابع کر رکھا ہے جو اسے سب کچھ بتاتے رہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ اب وہ انہیں کیا بتاتا کہ وہ راستے میں ہی کال کر کے بلیک زیرو کو سارے حالات بتا چکا تھا اور ساتھ ہی یہ بات بھی کہ وہ وہاں کس ٹائپ کی باتیں کر کے پھر اسے کال کرے گا۔

"عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس مشن کے سلسلے

میں کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کر لینی چاہئے ۔ آپ کو کال کرنے والے نے یہ بتایا ہے کہ وہاں چپے چپے کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی ہے اس لئے اگر اکیلا خاور وہاں پھنس گیا تو معاملات توقع کے خلاف بھی جا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر یہ کام میرے ذمے لگا دو ۔ خاور کو تم اپنے ساتھ رکھ لو"...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو ہم سب اکٹھے یہاں سے جائیں گے ۔ پھر آگے جا کر جیسی صورت حال ہو گی دیکھی جائے گی ۔ آپ لوگ یہیں رہیں ۔ میں جا کر سیاحت کے سلسلے میں خصوصی کاغذات تیار کرا لوں کیونکہ اسرائیلیوں کی عادت میں جانتا ہوں ۔ انہوں نے وہاں کی پولیس اور دیگر سرکاری ایجنسیوں کو ان معاملات میں کافی فعال کر رکھا ہو گا اور جگہ جگہ چیکنگ ہو رہی ہو گی ۔ ہم نے میک اپ بھی خصوصی کرنے ہیں کیونکہ نجانے وہاں کتنی بار ہمارے میک اپ واش کئے جائیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

آنگلا کی ایک کوٹھی کے ایک کمرے کو باقاعدہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا اور ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا اسرائیلی موجود تھا ۔ یہ سپیشل ایجنسی کا چیف رچرڈ تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی ۔ سامنے دو مختلف رنگوں کے فون سیٹ میز پر پڑے ہوئے تھے ۔ رچرڈ شراب کا گلاس پکڑے خاموش بیٹھا گھونٹ گھونٹ شراب پی رہا تھا کہ سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رچرڈ نے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس میز پر رکھا اور رسیور اٹھالیا۔

" یس ۔ رچرڈ بول رہا ہوں "...... رچرڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" رچمنڈ بول رہا ہوں چیف "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس کیا رپورٹ ہے "...... رچرڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جنوبی ایکریمیا کے دارالحکومت سے آنے والی براہ راست فلائٹ سے سیاحوں کا ایک گروپ یہاں پہنچا ہے ۔ اس گروپ میں کوئی عورت شامل نہیں ہے ۔ صرف پانچ مرد ہیں ۔ روٹین کی چیکنگ سے یہ کلیئر ہو گئے ہیں ۔ ان کے پاس کاغذات بھی اصل ہیں جن کی تصدیق بھی کرا لی گئی ہے ۔ اس گروپ کا تعلق جنوبی ایکریمیا سے ہے لیکن اس کے باوجود ہم اس گروپ کی طرف مشکوک ہیں "۔ رچمنڈ نے کہا۔

" کیوں ۔ وجہ "...... رچرڈ نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس لئے چیف کہ اس گروپ نے عام سیاحوں کی طرح ہوٹل میں رہنے کی بجائے علیحدہ رہائشی کوٹھی اور دو کاریں حاصل کی ہیں اور پھر ان کی حرکات و سکنات اس ٹائپ کی ہیں کہ جیسے یہ لوگ اپنے ارد گرد سے بے حد چوکنا ہوں ۔ بہرحال ہم نے معمول کے مطابق ان کی نگرانی شروع کر دی ہے ۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد ان میں سے دو آدمی ایک کار میں سوار ہو کر سیدھے شاہی محل گئے اور انہوں نے شاہی محل کا دو بار راؤنڈ لگایا اور پھر واپس آ گئے اور ابھی تک کوٹھی میں موجود ہیں "...... رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے اندر ان کی بات چیت سننے کی کوشش کی ہے "۔ رچرڈ نے کہا۔

"یس چیف۔ سپر ڈکٹا فون کے ذریعے ان کے درمیان ہونے والی بات چیت سنی جاتی رہی ہے لیکن یہ عام سیاحوں جیسی ہی باتیں کر رہے ہیں۔ کوئی مشکوک بات سامنے نہیں آئی"...... رچمنڈ نے کہا۔

"تو تم اب کیا چاہتے ہو"...... رچرڈ نے کہا۔

"آپ اگر اجازت دیں تو ان پر ریڈ کیا جائے اور ان کی تفصیل سے تلاشی لی جائے اور ان کے میک اپ وغیرہ چیک کئے جائیں"۔ رچمنڈ نے کہا۔

"کہاں ہیں یہ لوگ۔ تفصیل بتاؤ"...... رچرڈ نے کہا تو دوسری طرف سے ایک مقامی کالونی اور کوٹھی کا نمبر بتا دیا گیا۔

"او کے۔ تم اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دو۔ میں خود آرہا ہوں۔ یہ واقعی مشکوک لوگ ہیں اس لئے میں خود ان کی تفصیلی چیکنگ کرنا چاہتا ہوں"...... رچرڈ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف نے رسیور رکھ دیا۔

"شاہی محل کے راؤنڈ۔ یہ واقعی مشکوک لوگ ہیں"...... رچرڈ نے کہا اور چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف سپیشل ایجنسی رچرڈ آنگالا سے بول رہا ہوں رابرٹ"۔ رچرڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر اور قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم اسرائیل کی فائیو سٹار ایجنسی میں کام کرتے رہے ہو اور پاکیشیائی ایجنٹوں سے بھی تمہارا مقابلہ اکثر رہا ہے اور ہم یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے آئے ہیں۔ کیا تم تفصیل سے بتا سکو گے کہ ان ایجنٹوں کو چیک کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... رچرڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ شاید فطری طور پر انتہائی سنجیدہ رہنے کا عادی تھا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں سے تمہاری مراد پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے یا کوئی اور گروپ ہے"...... رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بات کر رہا ہوں جس کا لیڈر عمران ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں اور ایسا ایسا میک اپ کرتے ہیں جنہیں سپیشل میک اپ واشر سے بھی واش نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے پاس ایسے کاغذات بھی ہوں گے جن کی تصدیق کرائے جانے پر وہ اصل ثابت ہوں گے۔ یہ لوگ ہر طرح سے چوکنا اور ہوشیار بھی ہوں گے۔ صرف ایک صورت ہے کہ ان کا لیڈر عمران زیادہ دیر

تک سنجیدہ نہیں رہ سکتا۔ وہ الٹی سیدھی باتیں کرنے کا عادی ہے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ تم مشکوک افراد کی چیکنگ کرنے کی بجائے بلا توقف گولیوں سے اڑا دو۔ بعد میں چیکنگ کرتے رہنا کیونکہ یہ لوگ سچوئیشن تبدیل کرنے میں پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ راڈز والی کرسیاں اور رسیاں بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اور کچھ"...... رچرڈ نے کہا۔

"نہیں۔ بس یہی ایک حل ہے ان سے بچنے کا۔ اور کوئی حل نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... رچرڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رچرڈ کالنگ۔ اوور"...... رچرڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"رچمنڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے رچمنڈ کی آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... رچرڈ نے کہا۔

"آپ کے حکم پر انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے اور اس وقت ہم اس کوٹھی کے اندر موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ یہ لوگ بہرحال مشکوک ہیں اس لئے انہیں ہوش میں لانے سے پہلے ہی ان کا خاتمہ کر دو۔ بعد میں چیک کرتے رہنا۔ اوور"...... رچرڈ نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پھر مجھے رپورٹ دینا۔ اوور"...... رچرڈ نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... رچرڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"رابرٹ درست کہتا ہے۔ خواہ مخواہ کی چیکنگ کا کیا فائدہ۔ چھ سات سیاح مر بھی جائیں گے تو کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی"۔ رچرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز پر رکھا ہوا گلاس اٹھا کر اس نے ایک بار پھر شراب کی چسکیاں لینا شروع کر دیں۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... رچرڈ نے کہا۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے رچمنڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... رچرڈ نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے چیف"...... رچمنڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب تم اپنے ساتھیوں سمیت دوبارہ چیکنگ شروع کر دو ۔ یہ لاشیں وہیں پڑی رہیں ۔ پولیس خود ہی چیکنگ کرتی پھرے گی"...... رچرڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف ۔ ان کی تلاشی لی گئی ہے تو ان میں سے ایک کے کوٹ کی خفیہ جیب سے ایک کاغذ ملا ہے جس پر شاہی محل کا باقاعدہ نقشہ بنا ہوا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن جوشور کا نام بھی لکھا ہوا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیپٹن جوشور ۔ وہ کون ہے"...... رچرڈ نے چونک کر کہا۔

"معلوم نہیں چیف ۔ یہی نام لکھا ہوا ہے"...... رچمنڈ نے کہا۔

"اوہ ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے درست آدمیوں کو ہلاک کیا ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"چیف ۔ اس کیپٹن جوشور کے بارے میں معلومات حاصل ہونی چاہئیں ۔ ایسا نہ ہو کہ ان کا کوئی اور گروپ بھی ہو"۔ رچمنڈ نے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں ۔ تم یہ کاغذ مجھے پہنچا دو اور اپنے ساتھیوں کو چیکنگ پر بھجوا دو"...... رچرڈ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رچرڈ نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل پیلس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم نسوانی آواز

سنائی دی۔

"ریڈ کارڈ ہولڈر رچرڈ بول رہا ہوں ۔ کرنل ناگابے سے بات کرائیں"...... رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ۔ چیف سیکورٹی آفیسر کرنل ناگابے بول رہا ہوں"۔ تھوڑی دیر بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"رچرڈ بول رہا ہوں ۔ چیف آف سپیشل ایجنسی"...... رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرنل ناگابے ۔ کیا شاہی محل کی سیکورٹی یا ملازمین میں سے کوئی کیپٹن جوشور بھی ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"کیپٹن جوشور ۔ نہیں جناب ۔ اس نام کا کوئی آدمی شاہی محل میں موجود نہیں ہے ۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہم نے ایک مشکوک گروپ کو ہلاک کیا ہے ۔ ان میں سے ایک آدمی کی جیب سے ایک کاغذ نکلا ہے جس پر شاہی محل کا نقشہ بنا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن جوشور کا نام بھی لکھا ہوا ہے اور اس گروپ کے دو افراد نے کار میں شاہی محل کا دو بار راؤنڈ بھی لگایا تھا"...... رچرڈ نے کہا۔

"آپ نے اچھا کیا کہ انہیں ہلاک کر دیا۔ لیکن کیپٹن جوشور یا اس سے ملتے جلتے نام کا کوئی آدمی شاہی محل میں نہیں ہے"۔ کرنل ناگابے نے بڑے حتمی اور بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بہرحال محتاط رہیں"...... رچرڈ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ شاہی محل میں پرندہ بھی ہماری اجازت کے بغیر پر نہیں مار سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رچرڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ ہماری نگرانی ہو رہی ہے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ یہاں اس کوٹھی کی بھی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے اور یہاں باقاعدہ سپر ڈکٹا فون بھی فائر کیا گیا ہے جسے میں نے آف کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بوتل نکالی، اس کا ڈھکن کھولا اور اس میں سے چھوٹی چھوٹی سفید رنگ کی دو گولیاں نکال کر اپنے منہ میں ڈال لیں۔

"یہ لو شیشی اور سب ساتھی دو دو گولیاں کھا لو۔ یقیناً یہاں کسی بھی لمحے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے شیشی میں سے دو دو گولیاں نکال کر اپنے اپنے منہ میں ڈال لیں۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ابھی تھوڑی

دیر پہلے کار پر شاہی محل کا راؤنڈ لگا کر واپس آئے تھے ۔

" یہ بے ہوشی کی گیس سے بچنے کی گولیاں ہیں ۔لیکن ہم نے کرنا کیا ہے ۔ کیا فرضی طور پر بے ہوش ہونا ہے یا نہیں ہونا"۔ صفدر نے کہا۔

" ان لوگوں کا تعلق یقیناً اس اسرائیلی سپیشل ایجنسی سے ہے اور میں چاہتا ہوں کہ شاہی محل میں داخل ہونے سے پہلے ان سے نمٹ لیا جائے اس لئے ہم نے فرضی طور پر بے ہوش ہونا ہے اور پھر ان میں سے ایک کو زندہ رکھ کر باقی افراد کا خاتمہ کر دینا ہے تاکہ اس زندہ آدمی سے ان کے ہیڈ کوارٹر اور باقی ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ان کا مکمل صفایا کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

" اور اگر انہوں نے اندر داخل ہوتے ہی فائر کھول دیا تو پھر"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ابھی ہم مشکوک ہیں ۔ابھی ہماری چیکنگ ہو گی ۔ بہر حال اس کے باوجود چونکہ یہ اسرائیلی ہیں اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہو گا ۔ تم سب یہاں بے ہوش رہو گے جبکہ میں اس الماری کے پیچھے چھپ جاؤں گا تاکہ کسی بھی امکانی خطرے کی صورت میں ان کا خاتمہ کیا جا سکے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی باہر سے کھٹک کھٹک کی ہلکی سی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" کام شروع ہو گیا ہے "...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑا اور تیزی سے سائیڈ پر موجود الماری کے پیچھے کھسک گیا جبکہ اس کے ساتھی کرسیوں پر اس طرح ڈھلک گئے جیسے بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہو گئے ہوں ۔ کٹک کٹک کی آوازیں کچھ دیر سنائی دیتی رہیں اور پھر خاموشی چھا گئی ۔ تقریباً دس منٹ کی خاموشی کے بعد باہر سے ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا ۔ایسا دھماکہ جیسے کوئی آدمی بلندی سے کودا ہو اور عمران سمجھ گیا کہ وہ لوگ گیس کا اثر ختم ہونے کا انتظار کرتے رہے ہیں ۔ کافی دیر بعد اس کمرے سے باہر قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر دو آدمی جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اندر داخل ہوئے۔

" یہ سب بے ہوش ہیں ۔ میں چیف کو اطلاع دے دوں"۔ ایک آدمی نے کہا اور پھر اس کمرے میں موجود فون کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے فون پر اپنا نام رچمنڈ بتایا اور دوسری طرف سے ہدایات لیتا رہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" چیف کا کہنا ہے کہ وہ خود آرہے ہیں ۔وہ خود ان سے تفصیلات معلوم کریں گے"...... رچمنڈ نے دوسرے آدمی سے کہا۔

" انہیں کیوں نہ باندھ دیا جائے"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

" کیا ضرورت ہے ۔ بے ہوش پڑے ہیں ۔ خود بخود تو ہوش میں نہیں آجائیں گے ۔ آؤ"...... رچمنڈ نے کہا اور واپس مڑ گیا ۔اس کے

ساتھ ہی دوسرا آدمی بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران الماری کے پیچھے سے باہر آیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے گیس پسٹل نکال کر وہ دبے قدموں دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے سے باہر آکر وہ برآمدے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گیس پسٹل کا رخ باہر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے کئی کیپسول برآمدے کے فرش پر گر کر پھٹے۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ کیا مطلب"...... اچانک رچمنڈ کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ گیس پسٹل اس نے جیب میں ڈال لیا تھا جبکہ مشین پسٹل اس کے دوسرے ہاتھ میں موجود تھا۔ چونکہ وہ بے ہوش ہونے سے بچنے کی مخصوص گولیاں کھا چکا تھا اس لئے اس نے سانس روکنے کی بھی ضرورت نہ سمجھی تھی۔ برآمدے میں دو آدمی بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ صحن میں تین آدمی بے ہوش پڑے تھے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور برآمدے کی سائیڈ سے ہو کر وہ سائیڈ راہداری سے ہوتا ہوا عقبی طرف گیا تو وہاں ایک آدمی دیوار کے ساتھ اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل اس کی پشت پر رکھ کر دبایا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور پھر ساکت ہو گیا تو عمران نے مشین پسٹل ہٹایا اور سامنے کے رخ پر آ گیا۔ رچمنڈ ایک ساتھی کے ساتھ برآمدے میں بے ہوش پڑا تھا کیونکہ عمران نے

اس کی آواز برآمدے میں ہی سنی تھی جبکہ الماری کے پیچھے ہونے کی وجہ سے وہ اس کی شکل نہ دیکھ سکا تھا۔ اس نے عقبی طرف والی کارروائی صحن میں پڑے ہوئے افراد کے ساتھ بھی کر ڈالی۔ اس دوران اس کے سارے ساتھی بھی کمرے سے باہر آگئے تھے۔

"ایک لاش عقبی طرف ہے۔ اسے بھی اٹھا لاؤ اور ان لاشوں کو اٹھا کر تہہ خانے میں ڈال دو"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں بعد اس کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا۔

"اب برآمدے میں پڑے ہوئے ان دونوں کو اٹھاؤ اور اندر کمرے میں کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ دو"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے انتہائی تیزی سے اس کی ہدایت پر عمل کر ڈالا۔ رسی کا بنڈل انہیں اندر سے مل گیا تھا

"اب تم دونوں باہر جاؤ۔ ان کا چیف آنے والا ہے۔ اسے بے ہوش کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے واپس چلے گئے۔ اسی لمحے ان میں سے ایک آدمی کی جیب سے ٹرانسمیٹر کال آنا شروع ہو گئی تو عمران تیزی سے اس کی طرف جھپٹا اور اس نے اس کی جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ یہی رچمنڈ ہو گا۔ اس لئے عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رچرڈ کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آنے ہوتے ہی ایک سنجیدہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"رچمنڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے رچمنڈ کی آواز میں

کہا۔
"کیا پوزیشن ہے۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"آپ کے حکم پر انہیں بے ہوش کر دیا گیا اور اس وقت ہم اس کوٹھی کے اندر موجود ہیں۔اوور"...... عمران نے رچمنڈ کی آواز میں جواب دیا۔
"سنو۔یہ لوگ بہرحال مشکوک ہیں اس لئے انہیں ہوش میں لانے سے پہلے ہی ان کا خاتمہ کر دو۔بعد میں چیک کرتے رہنا۔اوور"...... رچرڈ نے حکم دیتے ہوئے کہا۔
"یس چیف۔اوور"...... عمران نے جواب دیا۔
"پھر مجھے رپورٹ دینا۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"یس چیف۔اوور"...... عمران نے ایک بار پھر جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے۔اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر ٹرانسمیٹر اس نے اپنی جیب میں ڈالا اور مشین پسٹل نکال کر اس نے دوسرے آدمی پر فائر کھول دیا۔پھر وہ آگے بڑھا اور باتھ روم میں سے اس نے پانی سے جگ بھرا اور لا کر اس نے اس آدمی جس کی جیب سے ٹرانسمیٹر نکلا تھا، کا منہ کھول کر پانی اس کے حلق میں ٹپکانا شروع کر دیا۔جب چند گھونٹ پانی اس کے حلق میں اتر گیا تو اس نے پانی کا جگ ایک طرف رکھ دیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔آپ نے فائر کھولا تھا"...... صفدر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔
"ٹرانسمیٹر کال آ گئی ہے۔ان کا چیف نہیں آ رہا۔ان میں سے ایک لیڈر تھا اس لئے میں چاہتا تھا کہ ان دونوں کو ہوش میں لے آؤں لیکن ٹرانسمیٹر کال آجانے کی وجہ سے لیڈر کی شناخت ہو گئی اس لئے دوسرے کو ختم کرنے کے لئے فائر کھولا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔
"تو پھر اب کیا کرنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔
"فی الحال نگرانی جاری رکھو"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔اسی لمحے رچمنڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔چند لمحوں تک وہ ساکت رہا پھر اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔
"کیا۔کیا مطلب۔کیا تم بے ہوش نہیں ہوئے تھے۔یہ کیسے ممکن ہے"...... رچمنڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کو اس کی آواز سن کر مزید اطمینان ہو گیا کہ واقعی یہ رچمنڈ ہے۔
"ایجنسی کے کاموں میں ہر چیز ممکن ہوتی ہے رچمنڈ۔بہرحال تم یہ بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کتنے آدمی تھے"...... عمران نے کہا۔
"میرے ساتھ۔کیا مطلب"...... رچمنڈ نے چونک کر کہا۔

"تمہارے چیف کا نام رچرڈ ہے اور تمہارا نام رچمنڈ ہے۔ اس کے علاوہ تم کتنے افراد اسرائیل سے آئے ہو"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"سوری۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو"...... اس آدمی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اپنے ساتھی کی لاش تو تم نے دیکھ لی ہو گی۔ اسی طرح تمہارے باقی ساتھیوں کی لاشیں بھی تہہ خانے میں پہنچ چکی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... اس بار رچمنڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اپنی ساتھیوں کی درست تعداد بتاؤ۔ اپنے چیف کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ اور فون نمبر"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نہیں بتا سکتا"...... رچمنڈ نے ایک بار پھر انکار کرتے ہوئے کہا تو عمران آگے بڑھا اور اس نے مشین پسٹل کی نال اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان اوپر پیشانی پر رکھ کر اسے دبا دیا۔

"اب میں صرف پانچ تک گنوں گا اور پھر ٹریگر دبا دوں گا۔ اگر تم بتا دو گے تو ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں صرف بے ہوش کر کے یہاں سے چلا جاؤں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رک رک کر گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں"...... یکلخت رچمنڈ نے چیختے

ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر پسینہ بہنے لگا تھا اور اس کے اعصاب جواب دے گئے تھے۔ شاید عمران کے لہجے میں موجود سفاکی اور چہرے پر ابھر آنے والے پتھریلے تاثرات کی وجہ سے یہ ممکن ہوا تھا۔

"بولتے رہو گے تو گنتی رکی رہے گی لیکن جو کچھ تم بتاؤ گے اسے کنفرم بھی کرانا ہو گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر رچمنڈ نے از خود ہیڈ کوارٹر، چیف رچرڈ اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں تمام تفصیلات بتا دیں اور جب عمران نے محسوس کیا کہ اب مزید پوچھنے کے لئے کچھ باقی نہیں رہا تو اس نے انتہائی سرد مہری سے ٹریگر دبا دیا اور گولیوں نے رچمنڈ کی کھوپڑی کو کئی ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور مڑ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور رچمنڈ کے بتاتے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں چیف"...... عمران نے رچمنڈ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو عمران نے رچمنڈ کے لہجے اور آواز میں اسے بتا دیا کہ اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے اور مشکوک افراد کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے رچرڈ تک پہنچنے

کے لئے ایک لاش کی جیب سے نکلنے والے کاغذ کا چکر ڈال دیا جس پر بقول اس کے شاہی محل کا نقشہ بنا ہوا تھا اور اس نے ایک فرضی نام کیپٹن جوشور بھی بتا دیا اور اس کی توقع کے عین مطابق رچرڈ نے وہ کاغذ لے آنے کا حکم دے دیا تھا جبکہ اس نے حکم دیا تھا کہ باقی افراد دوبارہ چیکنگ میں مصروف ہو جائیں ۔چنانچہ عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور باہر آکر اس نے ساری صورت حال اپنے ساتھیوں کو بتا دی۔

" ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ کیپٹن جوشور کے نام کا کوئی آدمی موجود ہو"....... صفدر نے کہا۔

" ایسا ہو گا تو اور بھی اچھا ہے ۔اس طرح انہیں اپنی سیکورٹی میں خامیاں محسوس ہونے لگ جائیں گی اور وہ مزید الرٹ ہو جائیں گے اس طرح مزید گڑبڑ ہو گی جس سے ہم فائدہ اٹھا لیں گے"...... عمران نے جواب دیا ۔وہ اب دو کاروں میں سوار اس کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں رچرڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ایک کار میں عمران خاور اور صفدر تھے جبکہ دوسری کار میں کیپٹن شکیل اور تنویر تھے ۔ یہ دونوں کاریں رچمنڈ گروپ کی ہی تھیں جو انہیں کوٹھی سے باہر کھڑی نظر آ گئی تھیں۔

" عمران صاحب۔ اصل مشن تو شاہی محل میں داخل ہونے ہے"۔خاور نے کہا۔

" ہاں ۔لیکن وہاں انتہائی سخت سیکورٹی ہے ۔ سپیشل ایجنسی

چیف رچرڈ کا لازماً سیکورٹی چیف کرنل ناگابے سے رابطہ ہو گا اس طرح ہمیں وہاں داخل ہونے میں خاصی آسانیاں فراہم ہو سکتی ہیں"...... عمران نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی میں پہنچ گئے ۔انہوں نے اپنی کاریں کافی فاصلے پر ایک پارکنگ میں روک دی تھیں کیونکہ رچمنڈ کا قدوقامت ایسا نہ تھا کہ عمران اس کا روپ دھار سکتا اس لئے اسے خدشہ تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں انہوں نے بیرونی چیکنگ کا کوئی سائنسی نظام نہ قائم کر رکھا ہو ۔ گو رچمنڈ نے اس کی تردید کی تھی اور اس کے مطابق یہ عام سی کوٹھی تھی لیکن پھر بھی عمران محتاط رہنا چاہتا تھا کیونکہ یہ تو اتفاق تھا کہ انہوں نے پہلے سے بے ہوشی سے بچنے کے لئے مخصوص گولیاں کھا لی تھیں ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے اس تربیت یافتہ گروپ کا خاتمہ نہ کر سکتے تھے اور جس طرح ان لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ بے ہوشی کے دوران ہی ان کا خاتمہ کر دیا جائے تو معاملات گھمبیر بھی ہو سکتے تھے ۔کاروں سے اتر کر وہ سب علیحدہ علیحدہ ہو کر مطلوبہ کوٹھی کی عقبی سمت میں پہنچ گئے ۔یہاں ایک دروازہ تھا جو اندر سے بند تھا اور اونچی دیوار کے ساتھ ہی ایک درخت موجود تھا۔

" تم یہاں ٹھہرو۔ میں اندر جا کر دروازہ کھولتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں ۔ رچرڈ کسی تہہ خانے میں ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں بے ہوش کر دینے والی گیس پوری طاقت کے ساتھ نیچے نہ پہنچ سکے گی"...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ درخت پر چڑھا اور چند لمحوں بعد وہ اونچی دیوار پر پہنچ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے اور دوسری طرف لٹک گیا۔ پھر ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی ۔ کچھ دیر تک خاموشی طاری رہی اور پھر آہستہ سے عقبی دروازہ کھل گیا اور عمران کے ساتھی جو باہر موجود تھے محتاط انداز میں اندر داخل ہو گئے ۔ یہ کوٹھی کا عقبی لان تھا ۔ عمران نے آخر میں دروازہ بند کر دیا اور وہ سب انتہائی محتاط انداز میں چلتے ہوئے سائیڈ راہداری سے فرنٹ پر آئے لیکن یہاں بھی خاموشی تھی ۔ کوئی آدمی موجود نہ تھا عمران نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس بڑی سی راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور باہر راہداری میں روشنی آ رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی احتیاط بھرے انداز میں آگے بڑھتے رہے ۔ عمران دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس کے ساتھی بھی رک گئے ۔ اندر سے کسی کے بڑبڑانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں ۔ عمران نے سر آگے کی طرف کر کے جھانکا تو یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک بڑی سی آفس ٹیبل سائیڈ میں موجود تھی اور اس کے پیچھے کرسی پر کوئی آدمی موجود تھا۔ عمران کو دروازے سے صرف اس کی ٹانگیں دکھائی دے رہی تھیں ۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی

طرف دیکھا اور پھر سانس روک کر اس نے ٹریگر دو بار دبا دیا۔ یکے بعد دیگرے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی چھوٹے چھوٹے دو کیپسول اس آدمی کی ٹانگوں کے قریب میز کے نیچے گر کر پھٹ گئے۔

"یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی ۔ عمران اس آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ یہی رچرڈ ہے ۔ عمران پیچھے مڑا اور پھر وہ سب باہر کی طرف آ گئے تا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے فوری دباؤ سے بچ سکیں۔

"پوری کوٹھی کی تلاشی لو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے چاروں طرف پھیل گئے ۔ تقریباً پانچ منٹ بعد عمران واپس اس کمرے میں داخل ہوا تو کرسی پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا ۔ میز پر شراب کی بوتل اور ایک گلاس بھی پڑا ہوا تھا جس میں تین چوتھائی شراب موجود تھی ۔ گیس کے اثرات ختم ہو گئے تھے ۔ عمران نے میز کی درازوں کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن وہاں سے اسے کچھ نہ مل سکا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس رچرڈ کو اٹھا کر علیحدہ کرسی پر بٹھا دو اور رسی کی مدد سے اس کو کرسی سے جکڑ دو ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا۔ عمران کے کہنے پر خاور نے اس کے منہ میں پانی ڈال دیا اور عمران اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ خاور ۔ یہ یقیناً تربیت یافتہ ہو گا"...... عمران نے کہا تو خاور نے پانی کا جگ ایک طرف رکھا اور

کرسی کے عقب میں کھڑا ہو گیا جبکہ باقی ساتھی باہر تھے۔ پانی حلق میں اترنے کے چند منٹ بعد ہی رچرڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش بھی کی۔

"یہ۔ یہ۔ تم۔ تم کون ہو۔ یہ۔ کیا مطلب"...... رچرڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رچرڈ کے جسم نے اس طرح جھٹکے کھانے شروع کر دیئے جیسے عمران اپنا تعارف کرانے کی بجائے اس پر کوڑے برسا رہا ہو۔

"تم۔ تم اور یہاں۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... رچرڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا ساتھی تمہارے عقب میں موجود ہے رچرڈ اس لئے رسیاں کھولنے کی کوشش مت کرنا۔ دوسری بات یہ بھی سن لو کہ تمہارا آدمی رچمنڈ اپنے پانچ ساتھیوں سمیت لاشوں میں تبدیل ہو کر ایک کوٹھی میں پڑا ہوا ہے۔ میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں تاکہ تمہارے ذہن پر چھائی ہوئی حیرت دور ہو سکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رچمنڈ کی آمد سے قبل بے ہوشی سے بچنے کی گولیاں کھانے سے لے کر رچمنڈ کے لہجے میں رچرڈ سے بات کرنے اور پھر

یہاں تک پہنچ جانے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے"...... رچرڈ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ہم سے پہلی بار واسطہ پڑ رہا ہے رچرڈ۔ بہرحال میں نے تمہیں اس لئے پوری تفصیل بتا دی ہے کہ تم اس کے جواب میں مجھے شاہی محل اور اس کی سیکورٹی کے بارے میں تمام تفصیل بتا دو"۔ عمران نے کہا۔

"میں تو شاہی محل کبھی گیا ہی نہیں۔ میرا صرف فون پر رابطہ سیکورٹی چیف کرنل ناگابے سے ہوا ہے اس لئے میں تمہیں کیا تفصیل بتا سکتا ہوں"...... رچرڈ نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"تو پھر تم ہمارے لئے بے کار ہو"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے درست ہے"...... رچرڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے رچمنڈ کی آواز اور لہجے میں تمہیں بتایا تھا کہ ایک کاغذ ملا ہے جس پر شاہی محل کا نقشہ ہے اور نیچے کیپٹن جوشور لکھا ہوا ہے۔ تم نے کرنل ناگابے سے اس سلسلے میں بات کی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس نے بتایا تھا کہ یہاں کسی آدمی کا نام کیپٹن

جو شور نہیں ہے اور نقشے کے بارے میں بھی اس نے کسی تشویش کا اظہار نہیں کیا تھا"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو رچرڈ نے فون نمبر بتا دیا۔

"اس کرنل ناگابے کا حلیہ اور قدوقامت"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اس سے کبھی نہیں ملا۔ ریڈ کارڈز بھی رچمنڈ جا کر لے آیا تھا"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"کیا ریڈ کارڈ ہولڈر کو سیکورٹی والے روک سکتے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ریڈ کارڈ پورے جزیرے آنگالا کے لئے ہے لیکن شاہی محل کے لئے نہیں۔ وہاں ریڈ کارڈ کی کوئی اہمیت نہیں ہے"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں تو پھر تم کیا کرو گے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں واپس اسرائیل چلا جاؤں گا اور کیا کروں گا"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے رچرڈ کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا جبکہ خاور عمران کے اشارے پر پہلے ہی ایک

طرف ہو گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں شاہی محل کے اندر جا سکتا ہوں"...... خاور نے کہا۔

"کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"شاہی محل میں لازماً روزانہ سپلائی جاتی ہو گی۔ شراب کی بھی اور کھانے پینے کے سامان کی بھی۔ اس سپلائی کرنے والے ادارے کا پتہ چلا کر ان میں سے کسی آدمی کے روپ میں اندر داخل ہوا جا سکتا ہے"...... خاور نے کہا۔

"گڈ شو۔ لیکن خاور اب یہ سپلائی باہر سے وصول کی جاتی ہو گی۔ جہاں پرنس شاما کی زندگی داؤ پر لگ جائے وہاں کسی قسم کا رسک نہیں لیا جاتا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے۔ اسرائیل تک جیسے ہی یہ اطلاع پہنچی تو وہ کوئی نیا گروپ یہاں بھیج دیں گے اور ہم اس چکر میں ہی الجھ کر رہ جائیں گے"...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے ہم فی الحال اس جگہ کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیتے ہیں ویسے میں کوشش کرتا ہوں کہ کوئی راستہ مل جائے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف کمشنر پولیس کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی اے ٹو چیف پولیس کمشنر"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریڈ کارڈ ہولڈر چیف آف سپیشل ایجنسی اسرائیل رچرڈ بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"...... عمران نے رچرڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف پولیس کمشنر راگو بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں رچرڈ بول رہا ہوں ریڈ کارڈ ہولڈر"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"شاہی محل میں سپلائی کرنے والے ادارے کون کون سے ہیں"۔ عمران نے رچرڈ کے لہجے میں کہا۔

"سر۔ مجھے تو معلوم نہیں۔ شاہی محل کا سیٹ اپ یکسر علیحدہ ہے۔ کلوگ کلب کے مالک کلوگ کو علم ہو گا کیونکہ وہ شاہی محل کے معاملات کو ڈیل کرتا ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"برگ روڈ پر اس کا بڑا مشہور کلب ہے جناب۔ وہ ہزہائی نس پرنس کا کلاس فیلو اور گہرا دوست رہا ہے اور اس لئے ہزہائی نس پرنس نے اسے شاہی محل کے تمام معاملات کا نگران مقرر کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اس تک ہمارے بارے میں اطلاع پہنچ چکی ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہزہائی نس پرنس کے احکامات کے بارے میں پورے آنگلا میں متعلقہ محکموں اور افراد تک اطلاع پہنچا دی گئی ہے سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا فون نمبر بتائیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کلوگ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مہذب اور مؤدبانہ تھا۔

"ریڈ کارڈ ہولڈر رچرڈ بول رہا ہوں۔ مسٹر کلوگ سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کلوگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

" ریڈ کارڈ ہولڈر رچرڈ آف سپیشل ایجنسی اسرائیل بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" یس سر۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہمیں چیف پولیس کمشنر نے بتایا ہے کہ شاہی محل کی سپلائی اور دیگر معاملات کو آپ ڈیل کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہم آپ سے تفصیلی ملاقات چاہتے ہیں تاکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے یہ راستہ بند کیا جاسکے"...... عمران نے کہا۔

" آپ آئیں گے یا میں حاضر ہو جاؤں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" نہیں ۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ آپ کے کلب پہنچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" اوکے ۔ آپ کاؤنٹر پر صرف ریڈ کارڈ ہولڈر کے الفاظ دوہرا دیں ۔ آپ کو مجھ تک پہنچا دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اب ہمیں اسرائیلی میک اپ میں وہاں جانا ہو گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہاں درمیان میں اگر کوئی کال آگئی تب ۔ دوسری بات یہ کہ وہاں کوٹھی میں ان کی لاشیں بھی پولیس کو مل سکتی ہیں"۔

خاور نے جو قریب ہی کرسی پر بیٹھا تھا اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ اب یہ ضروری ہے کہ پہلے ہمیں اس کوٹھی میں جا کر ان لاشوں کے چہرے اس حد تک بگاڑنے پڑیں گے کہ انہیں آسانی سے شناخت نہ کیا جاسکے"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر ایسا ہے کہ آپ کلوگ کلب چلے جائیں میں اور صفدر کوٹھی چلے جاتے ہیں"...... خاور نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم کارروائی کر کے یہاں آجانا ۔ ہم بھی یہیں واپس آجائیں گے ۔ فون میں آٹومیٹک ٹیپ کا سسٹم موجود ہے ۔ میں اس پر پیغام چھوڑ دوں گا اس طرح اگر کال آئی تو ٹیپ ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ناگابے اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ناگابے نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔کرنل ناگابے بول رہا ہوں"...... کرنل ناگابے نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

"کلوگ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس مسٹر کلوگ ۔فرمایئے"...... کرنل ناگابے نے لہجے کو نرم کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کلوگ ہزہائی نس پرنس شاما کا قریبی دوست ہے۔

"ہزہائی نس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان سے ملاقات کروں ۔ایک خصوصی معاملے پر بات کرنی ہے ۔میرے ساتھ چار غیر ملکی بھی ہوں گے"...... کلوگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔آپ تشریف لے آئیں لیکن گستاخی معاف ۔یہاں موجود ریڈ الرٹ کی وجہ سے آپ اور آپ کے ساتھیوں کی پہلے تفصیلی چیکنگ ہو گی"...... کرنل ناگابے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔آپ تشریف لے آئیں ۔میں گیٹ پر کہلوا دیتا ہوں"۔ کرنل ناگابے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے مزید کچھ کہے بغیر رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ناگابے نے رسیور رکھا اور پاس پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس ۔گیٹ سیکورٹی آفسر مارگو بول رہا ہوں"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کلوگ چار غیر ملکیوں سمیت آ رہا ہے ۔انہوں نے ہزہائی نس سے خصوصی ملاقات کرنی ہے ۔تم نے انہیں سپیشل روم سے گزار کر میرے پاس بھجوانا ہے"...... کرنل ناگابے نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ناگابے نے رسیور رکھ دیا لیکن چند لمحوں بعد اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا ۔اسے خیال آیا تھا کہ ہزہائی نس نے تو تمام ملاقاتیں تاحکم ثانی معطل کر رکھی ہیں پھر یہ ملاقات کیسے ہو سکتی ہے اور وہ بھی غیر ملکیوں کے ساتھ ۔لیکن پھر اسے خیال آیا کہ ہو سکتا

ہے کہ کوئی انتہائی ضروری معاملہ ہو اور اسی لئے ہزہائی نس نے کلوگ کو درمیان میں ڈالا ہو لیکن پھر بھی اس نے تصدیق ضروری سمجھی۔ مگر ظاہر ہے وہ براہ راست ہزہائی نس سے نہیں پوچھ سکتا تھا اس لئے اس نے بزنس سیکرٹری سے بات کرنے کا سوچا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ یہ ہاشو تھا۔ ہزہائی نس کا بزنس سیکرٹری۔

"کرنل ناگابے بول رہا ہوں"...... کرنل ناگابے نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ابھی کلوگ کا فون آیا تھا کہ ہزہائی نس نے اس سے ایک خصوصی ملاقات کرنی ہے اور اس کے ساتھ چار غیر ملکی بھی ہوں گے کیا کوئی ملاقات طے ہے"...... کرنل ناگابے نے کہا۔

"ملاقات۔ نہیں مجھے تو کوئی اطلاع نہیں ہے"...... ہاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ہزہائی نس سے معلوم کر سکتے ہو"...... کرنل ناگابے نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں کیسے معلوم کر سکتا ہوں۔ ویسے تم فکر مت کرو کلوگ ان کا انتہائی گہرا دوست ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اسے براہ راست فون کر کے کہہ دیا ہو۔ وہ جب آجائیں تو مجھے فون کر دینا پھر میں ہزہائی نس کو بتا دوں گا کہ یہ لوگ پہنچ گئے ہیں"...... ہاشو

نے کہا اور کرنل ناگابے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ناگابے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ناگابے نے کہا۔

"گیٹ سیکورٹی آفیسر مارگو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے"...... کرنل ناگابے نے کہا۔

"چار غیر ملکیوں کے ساتھ جناب کلوگ صاحب گیٹ پر پہنچے۔ آپ کے حکم کے مطابق انہیں سپیشل روم سے گزارا گیا۔ وہ اوکے ہیں۔ اب انہیں کہاں بھجوایا جائے"...... مارگو نے کہا۔

"میرے پاس بھجوا دو"...... کرنل ناگابے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ سپیشل روم سے اوکے ہونے کے الفاظ سن کر اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ آنے والے ہر لحاظ سے کلیئر ہیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کلوگ اندر داخل ہوا تو کرنل ناگابے اٹھ کھڑا ہوا۔ کلوگ کے پیچھے چار غیر ملکی تھے۔ ان سب نے سوٹ پہنے ہوئے تھے۔ کرنل ناگابے چونکہ کلوگ کو بہت اچھی طرح جانتا تھا اس لئے وہ اس کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"آئیے جناب۔ تشریف رکھیں"...... کرنل ناگابے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہم یہاں تشریف رکھنے کے لئے نہیں آئے کرنل ناگابے ۔ ہزہائی نس پرنس سے ملاقات کرنی ہے"...... کلوگ نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ تشریف رکھیں ۔ میں ہزنس سیکرٹری سے بات کر کے ملاقات کا بندوبست کرتا ہوں"...... کرنل ناگابے نے کہا۔

"ہمیں یہاں بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے ۔ آپ ہمیں سپیشل میٹنگ روم میں پہنچا دیں ۔ ہم وہاں ہزہائی نس کا انتظار کر لیں گے"۔ کلوگ نے کہا۔

"سوری مسٹر کلوگ ۔ شاہی محل میں ریڈ الرٹ ہے ۔ اس لئے اب تمام میٹنگ رومز کلوز ہو چکے ہیں ۔ اب آپ کی ملاقات ہزہائی نس کے ذاتی محل میں ہو سکتی ہے اور اس کے لئے ہزہائی نس کی طرف سے کلیئرنس ضروری ہے"...... کرنل ناگابے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے"...... کلوگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک صوفے پر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت شاہی محل میں سیکورٹی چیف کرنل ناگابے کے خصوصی آفس تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا ۔ بطور رچرڈ اس کی کلوگ سے ملاقات بے حد مفید ثابت ہوئی تھی ۔ کلوگ سے اسے شاہی محل کی اندرونی تفصیلات اور وہاں سیکورٹی انتظامات کے بارے میں تفصیلی معلومات مل گئی تھیں کیونکہ کلوگ نے اسے رچرڈ سمجھتے ہوئے ازخود پوری تفصیل بتا دی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے شاید رچرڈ پر اپنی اہمیت ثابت کرنے کے لئے یہ بھی بتا دیا تھا کہ ان کے آنے سے آدھا گھنٹہ پہلے ہزہائی نس پرنس شاما نے اسے یہاں خود فون کر کے شاہی محل میں ایک خصوصی ملاقات کرنے کے لئے کہا تھا اور وہ اب تک شاہی محل جا چکا ہوتا اگر رچرڈ کی کال نہ آئی ہوتی ۔ چونکہ کلوگ کا قد وقامت عمران سے ملتا جلتا تھا اس لئے عمران نے موقع غنیمت سمجھا تھا جس کے نتیجے میں کلوگ

کو بتانا پڑا کہ یہ ملاقات کاٹرے میں رہنے والی ایک لڑکی مارشا کے بارے میں ہوئی ہے کیونکہ پرنس کو یہ لڑکی مارشا بے حد پسند ہے اور وہ کئی کئی روز شاہی محل میں پرنس کی مہمان خصوصی رہ چکی ہے لیکن چونکہ مارشا کاٹرے کے وزیر خارجہ کی اکلوتی لڑکی ہے اس لئے وہ مستقل طور پر شاہی محل میں نہیں رہ سکتی اور وہ واپس چلی جاتی ہے اور یہ سارا کھیل کلوگ کے ذریعے کھیلا جاتا ہے تاکہ نہ کاٹرے کے عوام اور وزیر خارجہ کو اس کا علم ہو سکے اور نہ ہی آنگالا کے عوام کو۔ اور اب پرنس نے کلوگ کو اس لئے کال کیا تھا کہ وہ مارشا کو اب بلوانے کی بجائے اغوا کرا کر لانے اور ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھنے کا سوچ رہے تھے لیکن وہ کوئی ایسا لائحہ عمل چاہتے تھے جس سے کام بھی ہو جائے اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے۔ حتیٰ کہ مارشا کو بھی علم نہ ہو سکے کہ اسے اغوا کر کے لے جایا جا رہا ہے اور پھر اس کی واپسی نہیں ہو گی۔ ان معلومات کے بعد عمران نے کلوگ کا خاتمہ کر دیا اور خود کلوگ کا میک اپ کر کے اس نے اس کا لباس پہن لیا۔ کلوگ کی لاش کو وہیں برقی بھٹی میں ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد عمران کلوگ کے روپ میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس رچرڈ کے ہیڈ کوارٹر پہنچا۔ وہاں خاور اور صدیقی بھی موجود تھے۔ وہ رچرڈ کے ساتھیوں کی لاشوں کو ٹھکانے لگا کر واپس پہنچ چکے تھے۔ عمران نے وہاں پہنچ کر اپنا بطور کلوگ اور اپنے ساتھیوں کا سپیشل میک اپ کیا کیونکہ کلوگ سے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ گیٹ کے قریب سپیشل روم

سے جہاں چیکنگ کی انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے اس میں گزرتے ہوئے خود بخود اسلحہ اور میک اپ کی چیکنگ ہو جاتی ہے۔ اس لئے عمران کو خصوصی میک اپ کرنا پڑا تھا اور پھر اس نے وہیں سے کرنل ناگابے کو فون کر کے اطلاع دے دی تھی اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت شاہی محل کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔ گیٹ کے اندرونی طرف ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جہاں سے انہیں گزارا گیا لیکن عمران اور اس کے ساتھی مطمئن تھے کہ سپیشل میک اپ کی وجہ سے انہیں چیک نہیں کیا جا سکتا اور وہی ہوا۔ انہیں اوکے قرار دے کر چیف سیکورٹی آفیسر کرنل ناگابے کے آفس میں پہنچا دیا گیا جہاں وہ اب صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کرنل ناگابے نے ان کے بیٹھنے کے بعد فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دینا کرنل"...... عمران نے کلوگ کے لہجے میں کہا تو کرنل ناگابے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس۔ ہاشو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ناگابے بول رہا ہوں۔ جناب کلوگ اور ان کے ساتھ چار غیر ملکی ہز ہائی نس سے خصوصی ملاقات کے لئے میرے آفس میں موجود ہیں"...... کرنل ناگابے نے کہا۔

"اوکے۔ میں ہز ہائی نس کی خدمت میں گزارشات پیش کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا تو کرنل ناگابے نے رسیور رکھ دیا۔

" ہزہائی نس نے تو تاحکم ثانی تمام ملاقاتیں منسوخ کر رکھی ہیں جناب ۔ پھر یہ ملاقات "...... کرنل ناگابے نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" شاہی معاملات بے حد پیچیدہ ہوتے ہیں کرنل ناگابے ۔ آپ ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے "...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو کرنل ناگابے نے اثبات میں سرہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ناگابے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

" یس ۔ کرنل ناگابے بول رہا ہوں "...... کرنل ناگابے نے کہا۔

" ہاشو بول رہا ہوں ۔ ہزہائی نس نے حکم دیا ہے کہ جناب کلوگ ان سے خود بات کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن ابھی تک پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔

" اوہ اچھا ۔ میں بات کراتا ہوں "...... کرنل ناگابے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی ۔

" غلام ناگابے ہزہائی نس کی خدمت عالیہ میں حاضر ہے "۔ کرنل ناگابے نے انتہائی ممناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہم تمہیں اجازت دے رہے ہیں کہ کلوگ سے ہماری بات

کراؤ "...... دوسری طرف سے بھاری لہجے میں کہا گیا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی ہزہائی نس "...... کرنل ناگابے نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" کلوگ عرض کر رہا ہوں "...... عمران نے بھی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ ایسے پرنسز کے انداز سے اچھی طرح واقف تھا۔

" ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ تمہارے ساتھ چار غیر ملکی ہیں ۔ کیوں لے آئے ہو انہیں "...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

" ہزہائی نس ۔ جو کام آپ نے از راہ عنایت میرے ذمے لگایا تھا وہ میں نے ہر صورت میں ہزہائی نس کی مرضی اور منشا کے عین مطابق حل کرنا تھا اور یہ بھی میری ڈیوٹی تھی کہ اس معاملے میں کسی طرح کوئی جھول باقی نہ رہے کیونکہ بہرحال یہ ملکی معاملات ہیں اس لئے میں نے پلان مکمل کیا اور اب میں ان چار آدمیوں کو جو ہر طرح سے ذمہ دار افراد ہیں اور ان کی گارنٹی میں دے رہا ہوں اس لئے ساتھ لے آیا ہوں کہ ہزہائی نس ان سے تمام معاملات ڈسکس کر کے پوری طرح مطمئن ہو جائیں "...... عمران نے کلوگ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" کرنل ناگابے کو حکم دو کہ ہم سے بات کرے "...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا تو عمران نے رسیور کرنل ناگابے کی طرف بڑھا دیا۔

"غلام ناگابے حاضر ہے ہزہائی نس "...... کرنل ناگابے نے
رسیور لے کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کلوگ اور اس کے ساتھیوں کی چیکنگ کی گئی ہے"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"ہر لحاظ سے کی گئی ہے ہزہائی نس ۔ وہ کلیئر ہیں"...... کرنل
ناگابے نے جواب دیا۔

"انہیں خود ساتھ لے کر ہمارے سپیشل روم میں پہنچا دو اور تم
نے اور تمہارے ساتھیوں نے ملاقات کے دوران سپیشل روم کے
باہر رہنا ہے ۔ ہم کسی بھی وقت تمہیں کال کر سکتے ہیں"...... پرنس
نے کہا۔

"غلام حکم کی تعمیل کرے گا ہزہائی نس "...... کرنل ناگابے نے
کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ
دیا۔

"آیئے جناب میرے ساتھ "...... کرنل ناگابے نے اٹھتے ہوئے
کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔ پھر کرنل
ناگابے کی رہنمائی میں وہ شاہی محل کے مختلف حصوں سے گزر کر
ایک دروازے پر پہنچ گئے ۔

"تشریف لے جائیں ۔ یہ سپیشل روم ہے"...... کرنل ناگابے
نے کہا تو عمران سرہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے دروازے کو دھکیلا تو
دروازہ کھل گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے

ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے ۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جسے واقعی شاہی
انداز میں سجایا گیا تھا ۔ ایک طرف بڑی سی اونچی نشست کی کرسی
موجود تھی جس پر آنگالا کا شاہی نشان بنا ہوا تھا جبکہ اس کے سامنے
ایک مستطیل شکل کی میز تھی جس کی دوسری طرف عام سی کرسیاں
رکھی ہوئی تھیں ۔ سائیڈوں پر صوفے تھے ۔ عمران اپنے ساتھیوں
سمیت صوفوں پر بیٹھ گیا ۔ چند لمحوں بعد سپیشل روم کی چھت سے
اچانک تیز روشنی ہوئی اور پھر غائب ہو گئی ۔ عمران کے لبوں پر ہلکی
سی مسکراہٹ تیرنے لگی ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں یہاں بھی باقاعدہ
ریز کی مدد سے چیک کیا جا رہا ہے لیکن وہ مطمئن تھا کیونکہ دنیا بھر
میں ریز کی مدد سے میک اپ چیک کرنے کے لئے جو جو ایجادات ہیں
اور ان سے بچنے کے لئے ہی اس نے یہ خصوصی میک اپ ایجاد کیا تھا
تقریباً دس منٹ بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر
داخل ہوئی ۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔

"ہیلو کلوگ "...... اس لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر بڑے
لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پرنس ابھی آ رہے ہیں"...... لڑکی نے کہا اور پھر فائل میز کی
ایک دراز میں رکھ کر وہ مڑی اور اس دروازے سے باہر چلی گئی ۔ پھر
تقریباً پانچ منٹ بعد اچانک چھت سے ایک بار پھر تیز روشنی کا جھماکا
ہوا اور اس بار عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس

ی کھوپڑی کے اندر اچانک سورج پوری آب و تاب سے طلوع ہو گیا
ہو لیکن دوسرے لمحے ہر چیز نارمل ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی
عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دوسرے لمحے جب اس کے حواس
بحال ہوئے تو اس نے دیکھا کہ وہ پرنس کے سپیشل روم کی بجائے
ایک ہال نما کمرے میں موجود ہے ۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور
اس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا تھا ۔ اس کے ذہن میں حیرت کی وجہ
سے دھماکے سے ہونے لگ گئے ۔ اسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ یہ سب
کیا ہوا ہے ۔ اس کا تو ابھی تک یہی خیال تھا کہ ایک لمحے کے لئے
اس کا ذہن تیز روشنی کی وجہ سے ماؤف ہوا ہے لیکن یہاں تو دنیا ہی
بدل چکی تھی ۔ اس نے گردن گھمائی تو اس نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیا کیونکہ اس کے دونوں اطراف میں اس کے ساتھی
بھی کرسیوں پر اسی طرح باندھے ہوئے بیٹھے تھے لیکن ان کی گردنیں
ڈھلکی ہوئی تھیں ۔ ہال کمرہ کوئی تہہ خانہ دکھائی دے رہا تھا ۔ ایک
طرف دیوار کے ساتھ بڑے بڑے خنجر لٹکے ہوئے تھے جبکہ دیوار کے
ساتھ کئی قسم کے کوڑے بھی رکھے ہوئے تھے ۔ سائیڈ پر دو بڑی بڑی
کرسیاں موجود تھیں لیکن ہال خالی تھا ۔ عمران فوراً سمجھ گیا کہ اس
بار ریز سے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے اور پھر اس سپیشل روم سے
انہیں لا کر یہاں باندھا گیا ہے اور ظاہر ہے وہ اپنی ذہنی مشقوں کی
وجہ سے ہوش میں آگیا تھا لیکن ایسا کیوں ہوا اور کیسے ہوا ۔ اگر ان
کی اصلیت کا علم پرنس کو ہو گیا تھا تو پھر انہیں ہلاک کیوں نہیں کیا

گیا لیکن ظاہر ہے یہاں اس کے سوالوں کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا
اس نے سب کچھ ذہن سے جھٹک کر رسیوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا
کیونکہ وہ اس ٹائپ کے پرنسز اور ان کے ملازمین کی فطرت کو جانتا
تھا اس لئے کسی بھی لمحے انہیں بغیر کچھ پوچھے گولیوں سے اڑایا جا سکتا
تھا اور پھر تھوڑے سے تردد کے بعد وہ گانٹھ تلاش کر لینے میں کامیاب
ہو گیا ۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے جسم کے ساتھ ہی باندھے گئے
تھے لیکن اس کی انگلیاں کام کر رہی تھیں اور رسیاں باندھنے والوں
نے عام سے انداز میں انہیں باندھا تھا ۔ اسی لئے اس کی انگلیاں
آسانی سے گانٹھ تک پہنچ گئی تھیں اور پھر چند لمحوں بعد وہ گانٹھ کھولنے
میں کامیاب ہو گیا ۔ گانٹھ کھلنے سے رسیاں ڈھیلی پڑ گئی تھیں اس لئے
اب انہیں کھولنا مشکل نہ تھا لیکن ابھی وہ سوچ رہا تھا کہ پہلے رسیاں
کھول کر حرکت میں آجائے یا کسی کا انتظار کرے کہ اچانک دروازہ
کھلا اور ایک مقامی آدمی ہاتھ میں ایک بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا
اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی ۔

" ارے تم ہوش میں ہو ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے " ۔
آنے والے نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے
میں کہا ۔

" میں نے سوچا کہ تمہاری بوتل میں موجود گیس زیادہ خرچ نہ ہو
ہم ہیں کہاں " .... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" تم شاہی محل کے تہہ خانے میں ہو " .... اس آدمی نے آگے

بڑھ کر کہا اور پھر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اسے صفدر کی ناک سے لگا دیا ۔ پھر اس نے یہی کارروائی عمران کے علاوہ باقی سب ساتھیوں کے ساتھ کی اور پھر بوتل بند کر کے وہ واپس مڑ گیا۔

"ہمیں یہاں کیوں باندھا گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ کرنل ناگابے کو معلوم ہو گا"....... اس آدمی نے مڑے بغیر جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ ابھی وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ اچانک اچھل کر ایک سائیڈ پر ہو گیا کیونکہ دروازے سے کرنل ناگابے اندر داخل ہو رہا تھا اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح دو افراد تھے۔

"یہ آدمی پہلے سے ہوش میں تھا کرنل"....... پہلے اندر آنے والے نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں ۔ اب یہ دوبارہ ہوش میں نہ آسکے گا"۔ کرنل ناگابے نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا ۔ عمران کے ساتھی اس دوران ایک ایک کر کے ہوش میں آچکے تھے۔

"یہ کیا ہے کرنل ناگابے"....... عمران نے کلوگ کے لہجے اور آواز میں کہا تو کرنل ناگابے بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے حیرت ہے کہ تمہاری آواز، لہجہ اور میک اپ سپیشل روم میں چیک نہ ہو سکا لیکن ہزہائی نس کے خصوصی سپیشل روم میں موجود سپر کمپیوٹر نے اسے چیک کر لیا کہ تم نقلی آدمی ہو"۔ کرنل ناگابے نے کہا۔

"کیا مطلب ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اب ہلاک تو ہو جانا ہے اس لئے میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں ۔ پہلے یہ بتا دوں کہ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ اصل کلوگ ہلاک ہو چکا ہے ۔ بہرحال جب تم رائل پیلس پہنچے تو سپیشل روم سے تمہیں گزارا گیا لیکن وہاں تمہارا میک اپ چیک نہ ہو سکا اور تمہارے پاس اسلحہ بھی نہیں تھا اس لئے تمہیں ہزہائی نس کے سپیشل روم میں پہنچا دیا گیا لیکن پرنس بے حد وہمی آدمی ہیں ۔ انہوں نے تمہیں اپنی مشینری کے ذریعے چیک کیا لیکن تمہارا میک اپ چیک نہ ہو سکا تو انہوں نے تمہاری آواز چیک کرنے کا فیصلہ کیا ۔ ان کے پاس انتہائی جدید وائس چیکنگ کمپیوٹر موجود ہے جس میں کلوگ کی آواز فیڈ تھی اس لئے انہوں نے اپنی پرائیویٹ سیکرٹری کو سپیشل روم میں بھیجا جس نے تمہیں ہیلو کہا اور تم نے بھی جواب میں ہیلو کہا اور تمہارے یہ لفظ بولتے ہی وائس چیکنگ کمپیوٹر نے بتا دیا کہ تم اصل کلوگ نہیں ہو جس پر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بے ہوش کر کے یہاں لا کر باندھ دیا گیا اور پھر ہم نے ہزہائی نس کے حکم پر کلوگ کو تلاش کیا تو پتہ چلا کہ وہ غائب ہے ۔ ان کے خصوصی آفس میں موجود خون کے دھبے بھی چیک کرائے گئے اور اس کی مخصوص نظر کی عینک بھی اس کی میز پر پڑی ہوئی تھی ۔ اس عینک کے بغیر کلوگ چل پھر ہی نہ سکتا تھا جس سے یہ بات ثابت ہو

گئی کہ کلوگ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد یہ بات طے ہو گئی کہ تمہارا تعلق یقیناً پاکیشیا سے ہے۔ اسرائیلی ایجنٹ بھی غائب ہو چکے ہیں اور اب یہ بات بھی طے ہے کہ تم نے اسرائیلی ایجنٹوں کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ اب تمہیں یہاں اس لئے ہوش میں لایا گیا ہے کہ تم تفصیل سے سب کچھ بتا دو کہ اسرائیلی ایجنٹوں کو تم نے کب اور کیسے ہلاک کیا اور کلوگ کا کیا ہوا"...... کرنل ناگابے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پرنس شاما اس وقت کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"محل میں ہیں اور کہاں جانا ہے انہوں نے"...... کرنل ناگابے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم میری بات ہزہائی نس سے کرا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ وجہ"...... کرنل ناگابے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں ہزہائی نس کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو کچھ انہوں نے سمجھا ہے وہ غلط ہے۔ میں کلوگ ہی ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری آواز نے تمہارا بھانڈہ پھوڑ دیا ہے ورنہ یہ حقیقت ہے کہ ہمارے میک اپ واشر بھی تمہارا میک اپ اب تک چیک نہیں

کر سکے اس لئے انہیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے"...... کرنل ناگابے نے کہا۔

"تم یہاں اس لئے آئے ہو کہ ہمیں ہلاک کر دو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں ہزہائی نس نے یہی حکم دیا ہے کہ تم سے تفصیلات معلوم کر کے تمہیں ہلاک کر دیا جائے۔ اگر تم ازخود نہ بتاؤ تو تمہاری کھال ادھیڑ دی جائے۔ تمہاری ہڈیاں توڑ دی جائیں"۔ کرنل ناگابے نے سرد لہجے میں کہا۔

"جب تم نے ہمیں ہلاک ہی کرنا ہے تو پھر تفصیلات تمہیں کیوں بتائی جائیں"...... عمران نے کہا۔

"تم نہ بتاؤ۔ ہم خود معلوم کر لیں گے۔ راشو"...... کرنل ناگابے نے مشین گن بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"...... اس آدمی نے چونک کر کہا۔

"کوڑا اٹھاؤ اور اس آدمی کی کھال ادھیڑ دو"...... کرنل ناگابے نے کہا۔

"یس کرنل"...... اس آدمی نے کہا اور اس طرف کو بڑھ گیا جہاں مختلف قسموں کے کوڑے موجود تھے۔ عمران نے اس انداز میں حرکت کی جیسے وہ کوڑے کے خوف سے حرکت کر رہا ہو لیکن اس کے اس انداز میں حرکت کرنے سے پہلے ہی ڈھیلی پڑی ہوئی رسیاں اور زیادہ ڈھیلی پڑ گئیں اور اب عمران کی طرف سے مزید

حرکت کرتے ہی وہ سب کھل کر نیچے گر سکتی تھیں۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... عمران نے بڑے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو کرنل ناگابے نے ہاتھ اٹھا کر اپنے آدمی کو جو اب کوڑا اٹھا کر عمران کے قریب پہنچ چکا تھا، روک دیا۔

"وہیں رک جاؤ۔ جیسے ہی میں کہوں ان پر کوڑوں کی بارش کر دینا"...... کرنل ناگابے نے اپنے آدمی سے کہا۔

"یس کرنل"...... اس آدمی نے کہا اور سائیڈ پر رک گیا۔ لیکن اس کے حرکت میں آتے ہی عمران یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے اس انداز میں اٹھتے ہی اس کے جسم کے گرد موجود رسیاں خود بخود ڈھیلی ہو کر نیچے گریں اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ آدمی فضا میں اڑتا ہوا سیدھا کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل ناگابے سے ایک دھماکے سے ٹکرایا اور کرنل ناگابے چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے گرا ہی تھی کہ عمران اچھل کر آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں مشین گن پہنچ چکی تھی جو اس آدمی کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ جب عمران نے اسے مخصوص انداز میں اٹھا کر کرنل ناگابے پر پھینکا تھا۔ اس انداز کی وجہ سے مشین گن اس کے کاندھے سے نیچے گر گئی تھی جسے عمران نے اٹھا لیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور نیچے گر کر کراہتا ہوا وہ آدمی جسے عمران نے اچھ

تھا گولیوں کی زد میں آ کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا جبکہ عمران اس دوران اچھل کر آگے بڑھا اور اس نے اٹھتے ہوئے کرنل ناگابے کی کنپٹی پر پوری قوت سے لات کی ضرب لگائی تو اٹھتا ہوا کرنل ناگابے چیخ کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے مشین گن کو اچھال کر نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے مشین گن کا بھاری دستہ اس کے سر پر خاصی قوت سے پڑا اور کرنل ناگابے کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سب سے پہلے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا اور پھر واپس مڑ کر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور رسی سے باندھ دو۔ اب اس سے اس شاہی محل کے بارے میں پوری تفصیلات معلوم کرنا ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ تو شاہی محل ہے جہاں تو بے شمار افراد ہوں گے۔ ہم کس طرح اس پرنس کا خاتمہ کریں گے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ لیکن نائٹ کلبوں کی طرح یہاں بھی ایسے خفیہ راستے لازماً ہوں گے جن کے ذریعے ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر پرنس شاما تک پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی ہدایت

پر عمل کر دیا گیا اور کرنل ناگابے کو کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا گیا تھا۔ پھر عمران کے کہنے پر صفدر نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کرنل ناگابے کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"اب یہ کوڑا لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ یہ افریقی خاصے سخت جان ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور کوڑا لے کر کرنل ناگابے کے قریب کھڑا ہو گیا جبکہ عمران کے باقی ساتھی ادھر ادھر موجود تھے۔ چند لمحوں بعد کرنل ناگابے نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی ناکام کوشش کی۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ تم تو بندھے ہوئے تھے۔ یہ کیا مطلب"...... کرنل ناگابے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم بندھے ہوئے ہو کرنل ناگابے اس لئے ہماری طرح اگر تم رسیوں سے آزاد ہو سکتے ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مم۔ مم۔ میں کیسے رسیوں سے آزاد ہو سکتا ہوں۔ تم تو شا جادوگر ہو"...... کرنل ناگابے نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کرنل ناگابے۔ تم یہاں کے چیف سیکورٹی آفیسر ہو۔ کیا درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... کرنل ناگابے نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی کیونکہ یہ بات تو سب جانتے تھے۔

"کتنے عرصے سے یہاں موجود ہو"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اٹھارہ سال سے پہلے میں اسسٹنٹ تھا۔ اب چیف ہوں"۔ کرنل ناگابے نے جواب دیا۔

"اس پرنس شاما کی عمر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل ناگابے بے اختیار چونک پڑا۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... کرنل ناگابے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل ناگابے نے ایک سوال کیا ہے اس لئے ایک کوڑا"۔ عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ کرنل ناگابے کے حلق سے نکلنے والی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ کوڑے کی ایک ہی ضرب نے اس کا لباس پھاڑ دیا تھا اور جسم پر زخم ڈال دیئے تھے۔

"اب اگر سوال کیا تو پھر میرے آدمی کا ہاتھ نہیں رکے گا"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"پرنس کی عمر چالیس سال ہو گی"...... اس بار کرنل ناگابے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے جب تم یہاں آئے تھے اٹھارہ سال قبل تو

س وقت پرنس کی عمر بائیس سال ہو گی اور تمہاری بھی یقیناً یہی عمر ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... کرنل ناگابے نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرنس ۔ اس عمر میں بھی لڑکیوں کا شیدا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ نجانے کہاں کہاں سے لڑکیاں اس تک پہنچائی جاتی تھیں ۔ یہ کام کلوگ کرتا تھا ۔ کاٹرے کی جس مس مارشا کے حوالے سے کلوگ یہاں بات کرنے آیا تھا وہ پرنس کو بے حد پسند ہے کیونکہ اس کا حسن افریقی نہیں بلکہ مشرقی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ تم درست کہہ رہے ہو"...... کرنل ناگابے نے جواب دیا۔ وہ ایک ہی کوڑے کی ضرب سے تیر کی طرح سیدھا ہو چکا تھا۔

"اب تم یہ بتا دو کہ جہاں ہم موجود ہیں یہاں سے پرنس شاما تک پہنچنے کا خفیہ راستہ کہاں ہے ۔ ایسا راستہ جس میں کوئی رکاوٹ نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایسا کوئی راستہ نہیں ہے"...... اس بار کرنل ناگابے نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا ہاتھ نہیں رکنا چاہئے مارشل"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صفدر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پھر کمرہ شڑاپ شڑاپ اور کرنل ناگابے کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخوں سے گونجنے لگا۔

"رک جاؤ ۔ رک جاؤ ۔ بتاتا ہوں ۔ بتاتا ہوں"...... کرنل

ناگابے نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھایا اور اس کے ہاتھ اٹھاتے ہی صفدر نے اپنا ہاتھ روک لیا ۔ کرنل ناگابے کا پورا جسم زخموں سے بھر چکا تھا اور اس کی حالت بے حد خستہ ہو رہی تھی۔

"پپ ۔ پپ ۔ پانی"...... کرنل ناگابے نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے بتاؤ ۔ پھر پانی ملے گا ورنہ یہ کوڑا نہیں رکے گا"...... عمران نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا تو کرنل ناگابے نے رک رک کر ایسے بتانا شروع کر دیا جیسے وہ لاشعوری طور پر یہ سب کچھ بتا رہا ہو۔ عمران اس سے سوالات کرتا رہا اور پھر جب اس کی تسلی ہو گئی کہ اب کرنل ناگابے سے مزید کچھ نہیں پوچھا جا سکتا تو وہ صفدر سے مخاطب ہوا۔

"اس کی گردن توڑ دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے کوڑا پھینکا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے کھڑی ہتھیلی کی بھرپور ضرب کرنل ناگابے کی گردن پر لگائی اور کھٹاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی کرنل ناگابے کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا سر دوسری طرف جھک گیا ۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور وہ ہلاک ہو گیا تھا۔

"انتہائی سخت جان آدمی تھا ۔ اس قدر کوڑے کی ضربیں اور کسی کو لگتیں تو وہ کب کا مر چکا ہوتا"...... صفدر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو مجھے کوڑا استعمال کرانا پڑا ہے ورنہ تو میں آسانی سے اس کے نتھنے کاٹ کر بھی اس سے معلومات حاصل کر سکتا تھا لیکن اس کے باوجود یہ آدمی مر تو جاتا مگر کچھ نہ بتاتا۔ بہرحال اب ہم نے اس پرنس شاما تک پہنچنا ہے اور اسلحہ بھی حاصل کرنا ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہمیں باہر بھی تو جانا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ پرنس شاما خود بتائے گا۔ آؤ"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا۔

پرنس شاما بڑی بے چینی کے عالم میں اپنے خصوصی کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے واقعی وائس چیکنگ کمپیوٹر سے یہ تو چیک کر لیا تھا کہ کلوگ کی جگہ کوئی دوسرا بول رہا ہے لیکن ان آدمیوں کے میک اپ کسی صورت بھی چیک نہ ہو سکے تھے اس لئے وہ بھی حتمی طور پر جاننا چاہتا تھا کہ کیا یہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں یا کوئی اور گروپ ہے لیکن کرنل ناگابے کی طرف سے کوئی اطلاع ہی نہ آ رہی تھی اور اس اطلاع کے انتظار میں وہ مسلسل ٹہل رہا تھا۔ پھر اچانک سرخ رنگ کے انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرنس شاما نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہزہائی نس کی خدمت میں سیکورٹی آفیسر کرنل ناگابے خود

حاضری کی اجازت طلب کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے اس کی لیڈی سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر فون کے اوپر موجود سکرین کو دیکھا۔ وہاں او کے کے الفاظ موجود تھے اس لئے پرنس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیوں۔ اس نے ہمیں فون کیوں نہیں کیا"...... پرنس نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اس کا کہنا ہے ہزہائی نس کہ وہ کوئی ایسی بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہے جسے وہ فون پر نہیں بتا سکتا"...... لیڈی سیکرٹری نے کہا۔

"اس کو حکم دو کہ ہم سے فون پر بات کرے"...... پرنس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"غلام عرض کر رہا ہے"...... چند لمحوں بعد کرنل ناگابے کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور پرنس کی نظریں فون کی سکرین پر پڑیں جہاں او کے کے الفاظ موجود تھے۔

"کیوں حاضر ہونا چاہتے ہو"...... پرنس نے تیز لہجے میں کہا۔

"غلام ایک ایسی بات گوش گزار کرنا چاہتا ہے جسے عام نہیں کیا جا سکتا ہزہائی نس"...... کرنل ناگابے نے جواب دیا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا"...... پرنس نے پوچھا۔

"انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے ہزہائی نس"...... کرنل ناگابے نے جواب دیا۔

"رسیور سیکرٹری کو دو"...... پرنس نے کہا۔

"یس ہزہائی نس۔ کیا حکم ہے"...... پہلے والی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"کرنل ناگابے اکیلا ہے"...... پرنس نے پوچھا۔

"یس ہزہائی نس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او کے۔ اسے بھجوا دو۔ سپیشل وے کھولا جا رہا ہے"...... پرنس شاما نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اب کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک سوئچ بورڈ نکال کر میز پر رکھا اور پھر یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ آخری بٹن پریس ہوتے ہی بورڈ پر موجود چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ بلب کا رنگ سرخ تھا۔ پرنس نے ایک اور بٹن پریس کیا تو بلب کا رنگ ایک لمحے کے لئے سبز ہوا اور پھر بلب بجھ گیا تو پرنس نے بورڈ اٹھا کر واپس دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی۔

"کرنل ناگابے کیا بات کرنا چاہتا ہے"...... پرنس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے یہ بات اب اسے خود تو معلوم نہیں ہو سکتی تھی اس لئے اب وہ کرنل ناگابے کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور پرنس شاما بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دروازے پر دستک نہ دی گئی تھی لیکن دوسرے لمحے پرنس شاما کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کوئی انہونا منظر دیکھ رہا ہو۔ دروازے سے کلوگ اور اس کے ساتھی اندر داخل ہو رہے تھے۔

"تم ۔ تم ۔ کیا مطلب ۔ تم"...... پرنس شاما نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے سر پر ضرب لگی اور اس ضرب سے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور اس کا ذہن یکلخت گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت پرنس شاما کے خصوصی شاہی پورشن میں موجود تھا۔ پرنس شاما کو انہوں نے ایک کرسی سے رسی کی مدد سے باندھ دیا تھا۔ یہ رسی وہ اپنے ساتھ لے آئے تھے۔ عمران نے گو کرنل ناگابے سے ساری تفصیل معلوم کر لی تھی اور کرنل ناگابے نے بتایا تھا کہ پرنس شاما کے مخصوص پورشن کا سپیشل وے اندر سے صرف پرنس ہی کھول سکتا ہے۔ اسے کسی صورت باہر سے نہیں کھولا جا سکتا اور پرنس کی لیڈی سیکرٹری وہاں موجود رہتی ہے جو فون پر ہدایات لیتی رہتی ہے اور یہ وہی لیڈی سیکرٹری تھی جس نے سپیشل روم میں آکر عمران کو بطور کلوگ ہیلو کہا تھا اور اس کے جواب میں عمران نے بھی ہیلو کہا تھا تو وائس چیکنگ کمپیوٹر پر اس کی آواز چیک کر لی گئی تھی اور اب بھی یہی مسئلہ درپیش تھا کہ اگر عمران لیڈی سیکرٹری کی جگہ خود بات کرتا تو

وائس چیکنگ کمپیوٹر میں آواز چیک کر لی جاتی اور کرنل ناگابے کی آواز میں بھی وہ بات نہ کر سکتا تھا کیونکہ اگر کلوگ کی آواز کمپیوٹر میں فیڈ تھی تو لامحالہ کرنل ناگابے کی آواز بھی اس کمپیوٹر میں فیڈ ہو گی لیکن عمران نے اس کا بھی ایک حل نکال لیا تھا اور اس حل کی کامیابی کی وجہ سے ہی وہ اس وقت اپنے ساتھیوں سمیت پرنس کے مخصوص پورشن میں موجود تھا۔ لیڈی سیکرٹری کو تو عمران نے عورتوں کی مخصوص نفسیات کے تحت اس انداز میں زیر کر لیا تھا کہ اگر وہ عمران کی بات نہ مانتی تو ہمیشہ کے لئے معذور اور بدصورت ہو کر سڑکوں پر گھسٹتی پھرتی جبکہ دوسری صورت میں اسے اس قدر دولت مل جاتی کہ وہ کہیں بھی جا کر شہزادیوں کی طرح زندگی گزار سکتی تھی۔ لیڈی سیکرٹری اس کے ڈھب پر آ گئی۔ اس کے بعد لیڈی سیکرٹری نے پرنس سے بات کی اور عمران نے کریڈل دبائے بغیر اس کال میں ہی اس سے رسیور لے کر کرنل ناگابے کی آواز میں بات کی تھی اور اسے معلوم تھا کہ چونکہ پہلے لیڈی سیکرٹری کی آواز کو کمپیوٹر نے اوکے کر دیا ہو گا اس لئے کال کے دوران جو بھی بات کرے گا کال اوکے ہی رہے گی۔ البتہ کریڈل دبا کر دوبارہ کال کرنے پر کمپیوٹر نئے سرے سے کال چیک کرے گا اور وہی ہوا۔ عمران نے کرنل ناگابے کی آواز اور لہجے میں بات کی لیکن کال چیک نہ کی گئی اور پرنس شاما سپیشل وے کھولنے پر رضامند ہو گیا۔ اس کے بعد لیڈی سیکرٹری کو تنویر نے ختم کر دیا اور وہ سب اس کمرے میں داخل ہو

گئے جہاں پرنس شاما موجود تھا اور پھر اس سے پہلے کہ پرنس شاما سنبھلتا عمران نے اس کے سر پر ضرب لگائی اور پرنس شاما بے ہوش ہو گیا۔ پھر عمران نے اس پورے حصے کی تفصیلی تلاشی لی اور اس نے وہ خفیہ راستہ تلاش کر لیا جو وہاں سے براہ راست شاہی محل سے باہر نکلتا تھا جبکہ اس دوران عمران کے ساتھیوں نے پرنس شاما کو کرسی پر رسی سے باندھ دیا تھا۔

" یہ اس ملک کا سربراہ ہے۔ عام آدمی نہیں ہے تنویر اس لئے پہلے اس سے چند باتیں ہو جائیں پھر جو کارروائی مناسب ہو گی کریں گے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تم اسے زندہ چھوڑنا چاہتے ہو"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

" ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ صفدر تم اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر پرنس شاما کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر باقی ساتھیوں کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پرنس شاما نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے اس کی کوشش ناکام رہی تھی۔

" یہ۔ یہ کیا مطلب۔ ہمیں کس نے باندھنے کی جرأت کی ہے۔

کیا مطلب"...... پرنس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ گستاخی مجھ سے سرزد ہوئی ہے پرنس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ۔ تم کون ہو ۔ وہ کرنل ناگابے کہاں ہے"...... پرنس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کرنل ناگابے کی آواز میں پرنس سے بات کرنے کی گستاخی کی تھی ۔ کرنل ناگابے کی لاش وہیں تہہ خانے میں پڑی ہوئی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ کمپیوٹر نے تو کرنل ناگابے کی آواز چیک کی تھی اور لیڈی سیکرٹری کی آواز بھی چیک ہوئی تھی ۔ پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"...... پرنس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا پورا تعارف تم سے نہیں ہے پرنس ۔ میرا نام کے ساتھ ڈگریاں بھی موجود ہیں ۔ ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) اس لئے سائنس تو میری مریض ہے اور کوئی بھی ڈاکٹر اپنے مریض کو جس طرح چاہے ٹریٹ کر سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مریض ۔ کیا مطلب ۔ کیا کہہ رہے ہو تم"...... پرنس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈی ایس سی کا مطلب ہے کہ میں نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم کیا چاہتے ہو ۔ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"...... پرنس نے کہا۔

"اب تم ذہنی طور پر سنبھل گئے ہو اس لئے اب تم سے تفصیلی بات ہو سکتی ہے ۔ تم آنگلا کے حاکم ہو اور کاٹرے بھی پہلے آنگلا میں شامل تھا ۔ پھر علیحدہ ہو گیا اور تم نے اسرائیل کی شہ پر کاٹرے کے سربراہ آنریبل گوڈے کو پاکیشیا میں ہونے والی سربراہی کانفرنس کے دوران ہلاک کرانے کی کوشش کی اور اس کا نتیجہ تمہیں معلوم ہی ہو گا کہ تمہارا اقا گو سینڈیکیٹ اور ایکریمی تنظیم بلیک کارڈز کے سب افراد ختم ہو گئے ۔ اس کے بعد اسرائیل نے تمہاری حفاظت کے لئے اپنی سپیشل ایجنسی کے چیف رچرڈ اور اس کی ٹیم کو یہاں بھیجا اور تم نے بھی اپنے طور پر یہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے لیکن سپیشل ایجنسی کا چیف رچرڈ اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہو گیا ہے اور ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں اور تم پرنس اور حاکم اعلیٰ ہونے کے باوجود اس وقت بے بسی کے عالم میں کرسی پر بندھے ہوئے موجود ہو ۔ ہمیں اطلاع مل چکی ہے کہ تمہارا بھائی جو سوئٹزر لینڈ میں ہے اس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور تمہارے ہلاک ہوتے ہی تمہارا بھائی تمہاری جگہ سنبھال لے گا اور پھر کاٹرے کے واپس آنگلا میں شامل ہونے کی بات تو ایک طرف رہی اگر تمہارا بھائی یہاں

حاکم بن گیا تو ہو سکتا ہے کہ آنگالا بھی مسلم ممالک کی صف میں شامل ہو جائے اور ہمارے لئے تمہیں ہلاک کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔ صرف ایک گولی ہی تمہارے لئے کافی ہے لیکن اس کے باوجود میں نہیں چاہتا کہ تمہیں ہلاک کیا جائے لیکن اس کے لئے میری کچھ شرائط ہوں گی"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا"...... پرنس نے چونک کر کہا۔

"ایک تو یہ کہ تم آئندہ آنربیل گوڈے یا کاٹرے کے کسی بھی حکمران کے خلاف کوئی سازش نہیں کرو گے ۔ دوسرا یہ کہ تم اسرائیل کی شہ پر کسی مسلم ملک کے خلاف کوئی سازش نہیں کرو گے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے تمہاری دونوں شرطیں منظور ہیں"۔ پرنس نے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں حلف دینا ہو گا"...... عمران نے کہا تو پرنس فوراً ہی نہ صرف حلف دینے کے لئے تیار ہو گیا بلکہ اس نے باقاعدہ حلف دے بھی دیا۔

"اوکے ۔ تم نے اپنی زندگی بچالی ہے پرنس ۔ لیکن یہ بات سن لو کہ اگر تم نے ہمارے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی کوشش کی یا اپنے حلف کی خلاف ورزی کی تو پھر چاہے تم پاتال میں بھی کیوں نہ چھپ جاؤ تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں حلف دے چکا ہوں اور میں حلف کی خلاف ورزی کا تو سوچ بھی نہیں سکتا"...... پرنس نے جواب دیا۔

"مارشل ۔ اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر اٹھ کر تیزی سے پرنس کی طرف بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ پرنس کچھ کہتا صفدر کا بازو گھوما اور پرنس کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اب اس کی رسیاں کھول دو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ اسے زندہ چھوڑ دینا غلط ہو گا ۔ یہ شخص باز نہیں آئے گا"...... اس بار خاور نے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو خاور ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد پرنس کی رسیاں کھول دی گئیں۔

"آؤ اب ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب عمران کی رہنمائی میں اس خفیہ راستے سے گزر کر شاہی محل سے کافی دور باہر آ گئے ۔ کچھ دیر تک پیدل چلنے کے بعد عمران نے دو ٹیکسیاں روکیں اور اس رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا جہاں پہلے وہ رہ رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی میں پہنچ چکے تھے۔

"سب سے پہلے تو میک اپ تبدیل کر لو ۔ پھر بات ہو گی"۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب پہلے میک اپ کو واش کر کے نئے میک اپ کر چکے تھے۔

"اب چائے کون بنائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بنا لاتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ اس بار تو میرا ذہن بھی جواب دے گیا ہے۔ آپ نے آخر کیا سوچ کر یہ اقدام کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون سا اقدام"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہ پرنس شاما سے حلف لے کر اسے زندہ چھوڑ دینے کا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ میں کیا کرتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارا مشن تو پرنس شاما کو ہلاک کرنے کا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا مشن تھا کہ کاٹرے کے سربراہ کو پرنس ہلاک نہ کرے اور پرنس نے اس کا حلف دے دیا ہے اور میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کیا آپ کو یقین ہے کہ پرنس شاما اپنے حلف کی پاسداری کرے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ کہ وہ پرنس ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہ ملک کا

سربراہ ہے اس لئے اسے ایسا کرنا تو چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں ہاٹ کافی کی بھری ہوئی پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے میز پر رکھی اور ایک پیالی اپنے سامنے رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹرے اس نے سائیڈ تپائی پر رکھ دی تھی۔

"عمران صاحب۔ اگر پرنس نے اپنے حلف کی خلاف ورزی کر دی تو پھر"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر چونک پڑا۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں"...... صفدر نے چونک کر پوچھا تو کیپٹن شکیل نے ساری بات بتا دی۔

"ہاں عمران صاحب۔ پہلے خاور نے یہ بات کی تو آپ نے اسے سختی سے ڈانٹ دیا تھا۔ اب کیپٹن شکیل نے یہ بات کی ہے اور میرے ذہن میں بھی یہی بات ہے۔ آپ نے آخر کیا سوچ کر یہ حیرت انگیز اقدام کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں جواب تو دے چکا ہوں اور میرا جواب بھی کیپٹن شکیل نے تمہیں بتا دیا ہے"...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایک ہی سوال کیا تھا عمران صاحب کہ اگر پرنس نے اپنے حلف کی خلاف ورزی کی تو پھر"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر اسے اس کے لئے بھگتنا پڑے گا اور کیا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں دوبارہ مشن کی تکمیل کے لئے آنا پڑے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ اس نے کیوں ایسا کیا ہے۔ اس طرح یہ اپنے لئے دوسرے چیک کا چکر چلانا چاہتا ہے"...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے چونک کر کہا اور اس کی بات سن کر سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم تنویر کی بات پر ہنس رہے ہو جبکہ اس کی بات درست ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا۔ ہمیں بہرحال مشن مکمل کرنا ہے"...... تنویر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ٹیم لیڈر ہیں تنویر اس لئے ایسی بات مت کرو اور مجھے معلوم ہے کہ عمران صاحب جو کچھ کرتے ہیں اس کے پیچھے باقاعدہ ایک فلسفہ ہوتا ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ وہ فلسفہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے"...... صفدر نے کہا۔

"تم نے تو بس اس کی حمایت کا ٹھیکہ اٹھا رکھا ہے۔ یہ کیا مشن ہوا۔ نہیں۔ ہمیں بہرحال اس پرنس کا خاتمہ کرنا ہے"...... تنویر اور زیادہ بھڑک اٹھا۔ اسی لمحے عمران نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس نے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر میز پر رکھ دیا۔ اس آلے میں سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

"ایکسپریس سپر ڈکٹا فون کا رسیونگ سیٹ۔ اوہ۔ تو آپ نے وہاں ایکسپریس سپر ڈکٹا فون نصب کر دیا تھا"...... صفدر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے اس آلے کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی رسیونگ سیٹ سے فون کی گھنٹی بجنے کی مترنم آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... پرنس شاما کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"اسرائیل کے ڈیفنس سیکرٹری جارج آپ سے گفتگو کا شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں ہزہائی نس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اجازت ہے"...... پرنس نے جواب دیا۔

"ہزہائی نس۔ میں ڈیفنس سیکرٹری جارج بول رہا ہوں"۔ ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر جارج۔ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی سپیشل ایجنسی جسے آپ نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے یہاں بھیجا تھا اس کا کیا حشر ہوا ہے"...... پرنس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"حشر ہوا ہے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں ہزہائی نس کی بات"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں نے ان سب کا خاتمہ کر دیا ہے اور پھر وہ لوگ شاہی محل میں بھی گھس آئے حتیٰ کہ وہ میرے مخصوص پورشن میں بھی پہنچ گئے"...... پرنس نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ویری سیڈ ۔ یہ کیا ہوا ہز ہائی نس ۔ کہاں ہیں وہ ۔ کیا آپ نے انہیں ہلاک کرا دیا ہے یا نہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہلاک ۔ وہ ہمیں ہلاک کر دیتے ۔ لیکن ہم نے اپنی ذہانت سے اپنا تحفظ کر لیا اور وہ احمقوں کی طرح منہ اٹھائے واپس چلے گئے"۔ پرنس نے کہا تو عمران کے ساتھیوں نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"وہ واپس چلے گئے ہیں ۔ صحیح سلامت ۔ اوہ ۔ ہز ہائی نس ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ یہ لوگ تو کسی صورت اپنا مشن مکمل کئے بغیر نہیں جاتے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے انہیں احمق بنانے کے لئے حلف دے دیا کہ میں کاٹرے کے سربراہ گوڈے کے خلاف کوئی اقدام نہیں کروں گا اور اسرائیل کی شہ پر پاکیشیا کے خلاف بھی کوئی کام نہیں کروں گا ورنہ انہوں نے مجھے جو کچھ بتایا تھا وہ بے حد ہولناک تھا"...... پرنس نے جواب دیا۔

"ہز ہائی نس ۔ برائے کرم پوری تفصیل بتائیں کیونکہ اسرائیل کے صدر صاحب کو پوری رپورٹ دی جانی ہے"...... دوسری طرف سے منت بھرے لہجے میں کہا گیا تو پرنس نے عمران اور اس کے

ساتھیوں کے شاہی محل میں داخل ہونے سے لے کر اپنے مخصوص حصے تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ۔ ہز ہائی نس ۔ پھر تو مبارک ہو کہ آپ کی جان بچ گئی ہے اور معاملہ بھی رفع دفع ہو گیا ہے لیکن آپ کا اب آئندہ اقدام کیا ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہی جو پہلے تھا"...... پرنس نے جواب دیا۔

"آپ نے حلف دیا ہے اس لئے میں پوچھ رہا تھا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن عمران اسی طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

"اقتدار اور ملکی معاملات میں حلف کی کیا حیثیت ہوتی ہے ۔ یہ لوگ احمق تھے اور احمق بن کر واپس چلے گئے"...... پرنس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی درست کہتے ہیں ۔ اسرائیل ہمیشہ آپ کی پشت پر رہے گا"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"شکریہ ۔ لیکن آپ کی بھیجی ہوئی ٹیم نے تو ہمیں کوئی سہارا نہیں دیا"...... پرنس نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے پرنس ۔ لیکن آپ نے چیکنگ وغیرہ تو کر لی ہو گی کہ وہ لوگ یہاں کوئی بم وغیرہ تو نہیں چھوڑ گئے"...... سیکرٹری جارج نے کہا۔

"میں نے ڈبل چیکنگ کرائی ہے ۔ یہاں کوئی چیز نہیں ہے اور

ویسے پہلے بھی چیکنگ ہوئی تھی۔ان کے پاس تو عام اسلحہ بھی نہیں
تھا"...... پرنس نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھے جانے
کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔

"اب بتاؤ۔ کہاں گیا اس کا حلف جس پر اعتبار کر کے تم منہ
اٹھائے واپس آگئے ہو"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کر سکتا ہوں جب ایک ملک کا حاکم اور پرنس ہی
بے ایمان ہو جائے تو"...... عمران نے بڑے افسوس بھرے لہجے میں
کہا۔

"عمران صاحب۔ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ آپ صرف اس کے
حلف کی بنیاد پر بغیر کارروائی کئے واپس آسکتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ ہوا ضرور
ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا ہونا ہے۔ویسے تو یہ بہت عقلمند ہے لیکن کبھی کبھی واقعی
عقل سے پیدل ہو جاتا ہے"...... تنویر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں
کہا۔

"مجھے کوسنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ٹی وی آن کر دو۔شاید کوئی
سپیشل بلیٹن آ جائے"...... عمران نے کہا تو سب سے بے اختیار
چونک پڑے۔

"سپیشل بلیٹن۔ اوہ۔اس کا مطلب ہے کہ آپ کچھ کر آئے
ہیں"...... صفدر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو آپ لوگوں کے ساتھ رہا ہوں اور ساتھ ہی واپس آیا

ہوں اور تم نے پرنس شاما کی بات بھی سن لی کہ اس نے مکمل
چیکنگ بھی کرائی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے سپیشل بلیٹن کی بات کیوں کی ہے"...... صفدر
نے کہا۔

"اس لئے کہ شاید پرنس شاما اپنے بچ جانے کی خوشی میں جشن کا
اعلان کر دے اور جولیا کی عدم موجودگی میں صحیح معنوں میں جشن
منانے کا لطف آ جائے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے کہا تو سوائے
تنویر کے باقی سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ صفدر نے اٹھ کر کمرے
میں موجود ٹی وی آن کر دیا۔اس پر مقامی لوگ موسیقی کا پروگرام
چل رہا تھا۔

"عمران صاحب۔آپ نے فون میں ایکسپریس سرڈکٹا فون کب
لگایا تھا۔ ہمیں تو اس کا علم ہی نہیں ہو سکا"...... خاموش بیٹھے
ہوئے خاور نے کہا۔

"جب تم سب اس سارے ایریئے کی تلاشی لے رہے تھے"۔
عمران نے جواب دیا۔

"کاش۔ تم وہاں کوئی بم بھی لگا آتے"...... تنویر نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"تاکہ بم پھٹتے ہی ساری دنیا کو معلوم ہو جاتا کہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس نے ایک ملک کے حاکم کو ہلاک کر دیا ہے اور پھر تمہارے
چیف کو روزے بخشوانے پڑ جاتے"...... عمران نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو اس لئے آپ نے اس پرنس کو زندہ چھوڑ دیا ہے لیکن پھر ہم وہاں گئے کیوں تھے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔ وہ ٹی وی آن کرنے کے بعد دوبارہ کرسی پر آکر بیٹھ گیا تھا۔

"پرنس سے حلف لینے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ پرنس حلف پر قائم رہے یا نہ رہے۔ ہم نے تو بہرحال اپنا کام کر دیا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس بار آپ کا چیک یقیناً خطرے میں پڑ گیا ہے"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے وہ کیوں۔ اس سے بہتر تھا کہ تم خاموش ہی رہتے۔ خواہ مخواہ بدشگونی کی باتیں کر رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے عمران صاحب کہ ڈاکٹر اعظم کی برآمدگی خاور کی وجہ سے ممکن ہوئی۔ فاگو سینڈیکیٹ اور بلیک کارڈز کا خاتمہ خاور نے کیا آپ نے اور ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ لے دے کر پرنس شاما کا خاتمہ ہم نے کرنا تھا لیکن وہ بھی آپ نے نہیں کیا اس لئے اب چیف آپ کو کس مشن کا چیک دے گا"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ اوہ۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔

اب کیا ہوگا"...... عمران نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اور کرو حلف پر اعتماد"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ چیف سے بات کر لیں۔ اگر چیف مطمئن ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ لازماً ہمیں دوبارہ اس مشن پر کام کرنا پڑے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"مجھے تو خوف آتا ہے۔ تم خود اس سے بات کر لو اور میری سفارش کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے براعظم ایشیا کے ملک پاکیشیا کا رابطہ نمبر دیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... صفدر نے جواب دیا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ صفدر نے شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی

مخصوص آواز سنائی دی۔

"صفدر بول رہا ہوں چیف۔ آنگلا سے"...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران کہاں ہے۔ تم نے کیوں کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔

"عمران صاحب موجود ہیں لیکن انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ کو کال کروں"...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا تو صفدر نے پرنس شاما کے محل میں داخل ہونے سے لے کر واپس آنے اور پھر ایکسپریس سرڈکٹا فون سے سنائی دینے والی تمام گفتگو بھی بتا دی۔

"میں نے سن لی ہے تمہاری رپورٹ۔ لیکن کال کیوں کی ہے تم نے"...... دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا گیا۔

"چیف۔ ہمارا مشن تو مکمل نہیں ہوا اگر آپ اجازت دیں تو ہم دوبارہ کارروائی کر کے مشن مکمل کریں"...... صفدر نے کہا۔

"تم سیکرٹ سروس کے سینئر ممبر ہو صفدر اس لئے میں اس بار تمہیں معاف کر رہا ہوں لیکن آئندہ اگر تم نے اپنے لیڈر کے خلاف مجھ سے کوئی بات کی تو تمہارا حشر عبرتناک ہو گا۔ جب عمران ٹیم لیڈر ہے تو پھر اس کی ہر کارروائی پر تمہیں آنکھیں بند کر کے اعتماد کرنا ہو گا۔ جو کچھ عمران نے بطور ٹیم لیڈر کیا ہے وہ درست

ہے"...... دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا گیا۔

"آئی ایم سوری سر۔ میں نے تو عمران صاحب کے کہنے پر فون کیا ہے سر"...... صفدر نے جھاڑ پڑتے ہی بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اتنا عرصہ عمران کے ساتھ کام کرنے کے باوجود تمہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ عمران کا ذہن کس قدر گہرائی میں سوچتا ہے۔ پرنس شاما کو اگر وہ اس کے شاہی محل میں گولی مار دیتا جبکہ پرنس شاما کوئی مجرم یا کسی سرکاری جاسوسی تنظیم کا چیف نہیں تھا بلکہ ملک کا سربراہ تھا تو تم خود سوچو کہ بین الاقوامی سطح پر کس قدر پیچیدگیاں پیدا ہو جاتیں جبکہ سب کو معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے خلاف کام کر رہی ہے۔ ان پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے عمران نے دوسرا راستہ اختیار کیا جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ تم نے خود مجھے بتایا ہے کہ پرنس شاما اور اسرائیل کے ڈیفنس سیکرٹری کے درمیان ہونے والی گفتگو تم نے سنی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسرائیل کو معلوم ہو گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پرنس شاما کو ہلاک نہیں کیا بلکہ وہ اسے زندہ چھوڑ کر واپس چلے گئے ہیں اور پرنس شاما بخیریت اپنے شاہی محل میں موجود ہے لیکن اب جبکہ پرنس شاما دل کے دورے سے ہلاک ہو جائے گا تو ظاہر ہے اس کا الزام کسی صورت بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس پر نہیں آئے گا"...... چیف نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"دل کے دورے سے ہلاک ہو گا۔ وہ کیسے چیف"...... صفدر سے نہ رہا گیا تو وہ بے اختیار بول پڑا۔

"تم نے بتایا ہے کہ عمران نے پرنس شاما کے فون سیٹ میں ایکسپریس سپر ڈکٹا فون نصب کر دیا ہے اور وائس چیکنگ کمپیوٹر بھی اس فون کے ساتھ منسلک ہے۔اس کے باوجود تم سمجھ نہیں سکے۔ سپر ڈکٹا فون جس فون سیٹ میں نصب ہو اور اس کا لنک کسی ماسٹر کمپیوٹر سے ہو تو جیسے ہی ایکسپریس ڈکٹا فون والی کال ختم کرنے کے لئے کریڈل دبایا جاتا ہے تو ماسٹر کمپیوٹر یکلخت فل پاور ریز سپلائی کر دیتا ہے اور اس فون رابطے کی وجہ سے ایکسپریس سپر ڈکٹا فون کے اندر موجود کراسم ریز فائر ہو جاتی ہے اور کراسم ریز جہاں فائر کر دو وہاں جتنے بھی افراد موجود ہوں وہ ہارٹ فیل ہو جانے سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ بھی یہی بتاتی ہے کہ ان لوگوں کا اچانک ہارٹ فیل ہو گیا ہے اس لئے عمران نے ایسا کیا ہو گا تاکہ مشن بھی مکمل ہو جائے اور پاکیشیا بھی بین الاقوامی پیچیدگیوں میں نہ پھنس سکے"...... چیف نے کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ جناب۔ اسی لئے عمران صاحب نے کہا تھا کہ ٹی وی آن کر دیا جائے۔ کوئی سپیشل بلیٹن آ سکتا ہے"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اس کے باوجود تم نے احمقوں کی طرح مجھے کال کر

دی۔ نانسنس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹی وی پر سپیشل بلیٹن کا اعلان شروع ہو گیا اور پھر اس سپیشل بلیٹن میں بتایا گیا کہ آنگالا کے حکمران پرنس شاما شاہی محل میں اپنے مخصوص ایریئے میں مردہ پائے گئے ہیں۔ڈاکٹروں کی ٹیم نے ان کے معائنے کے بعد اعلان کیا ہے کہ وہ اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں اور پھر یہ اعلان بار بار دہرایا جانے لگا تو صفدر نے اٹھ کر ٹی وی بند کر دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ پہلے بتا دیتے تو کم از کم مجھے چیف کے ہاتھوں ذلیل تو نہ ہونا پڑتا"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاتھوں کا لفظ تم نے غلط استعمال کیا ہے۔ باتوں کہتے تو درست تھا اور دوسری بات یہ کہ تمہیں تو چیف نے سرخاب کا پر لگا دیا ہے۔ سینئر ممبر آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطاب سرخاب کے پر سے کم تو نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"حیرت ہے۔چیف کو بھی ان سائنسی آلات کی ایسی ماہیت کا علم ہے۔وہ صرف بات سن کر ہی سارے معاملے کو سمجھ گئے"۔اس بار خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے تمہارا چیف ڈی ایس سی کی بجائے ایل ڈی ایس سی

ہو"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ایل ڈی ایس سی ۔ کیا مطلب"...... صفدر نے کہا۔

"لیڈی ڈاکٹر آف سائنس ۔ اوہ ۔ اسی لئے وہ نقاب میں رہتا ہے اور پھر لیڈی ڈاکٹر سے تو کچھ بھی نہیں چھپا رہ سکتا"...... عمران نے کہا تو سب کھلکھلا کر ہنس پڑے اور عمران دل ہی دل میں ہنس رہا تھا کیونکہ اس نے یہاں پہنچتے ہی واش روم میں جا کر بلیک زیرو کو کال کر کے ساری تفصیل بتادی تھی۔

ختم شد

عمران سیریز میں خیر و شر کی آویزش پر مبنی ایک دلچسپ اور چونکا دینے والا ناول

مہاپرش

سپیشل نمبر

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

مہاپرش —— کافرستان کے شیطان فطرت پجاری کی قائم کردہ تنظیم۔

مہاپرش —— جس میں انتہائی تربیت یافتہ افراد شامل کئے گئے تھے۔

شری پدم —— جو دنیا کے قدیم ترین اور خوفناک کاشام جادو کا مہاگرو تھا۔

کاشام جادو —— جسے صدیوں بعد اس لئے زندہ کیا گیا تاکہ مسلمانوں کا خاتمہ کیا جا سکے ——؟

شری پدم —— جس نے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اغوا کرالیا۔ پھر کیا ہوا ——؟

شری پدم —— جس نے صالحہ اور جولیا کو ایک معبد کی پجارنیں بنانے کے لئے خصوصی طور پر اغوا کرایا۔ پھر کیا ہوا ——؟

عمران —— جو صالحہ اور جولیا کا انتقام لینے شری پدم کے مقابلے پر اتر آیا۔

وہ لمحہ جب مہاپرش کے تربیت یافتہ مسلح افراد اور شری پدم کی طاقتور شیطانی طاقتیں بیک وقت عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل آگئیں۔

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی طاقتوں کے خلاف ڈٹ گئے۔ پھر؟

خیر و شر کی آویزش پر مبنی ایک انتہائی دلچسپ
اور چونکا دینے والی حیرت انگیز کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان